

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226216

UNIVERSAL
LIBRARY

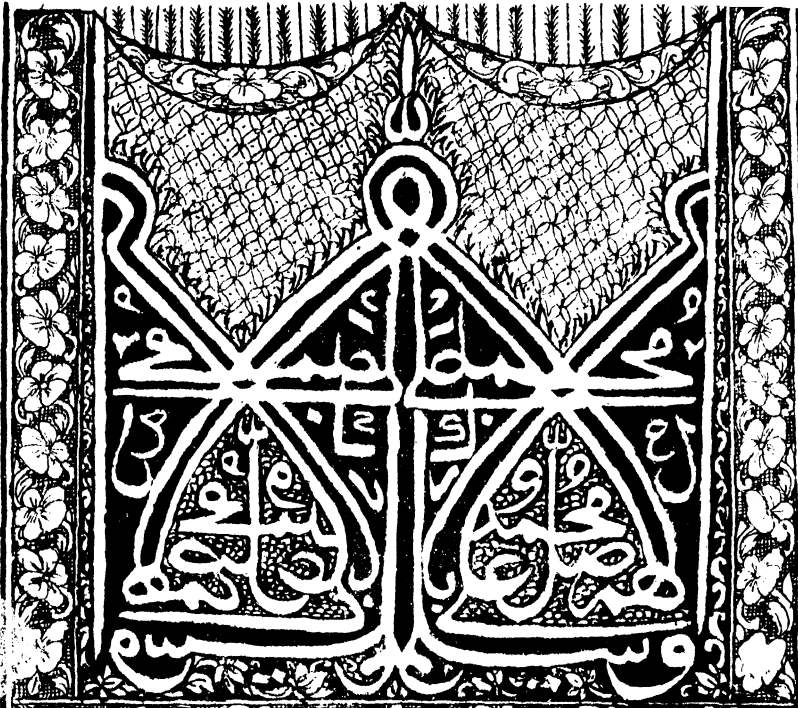
بِصَدَقَاتِهِ يَرْزُقُكَ وَاللَّهُ عَلِيمٌ غَدِيرٌ
لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَجَعَلْنَا فِيهِمْ رُوحَنَا وَتَجَمَّعُوا عَلَيْنَا يَوْمَ الْحُكْمِ

وَلَقَدْ نَادَيْنَا الْأَنْبِيَاءَ وَلَوْ كُنَّا إِلَّا بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ لَنَفَعْنَاهُمْ لَوْلَا ظَنُّوا بِرُوحِنَا وَوَعْدِ الْحَقِّ لَلْمُنَافِقِينَ

الْحَقُّ بِأَحْوَالِكُمْ ذِكْرٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَقُّ بِأَحْوَالِكُمْ ذِكْرٌ لِّمَن يَرْجُو الْفَلَاحَ

وَالْحَقُّ بِأَحْوَالِكُمْ ذِكْرٌ لِّمَن يَرْجُو الْفَلَاحَ
وَالْحَقُّ بِأَحْوَالِكُمْ ذِكْرٌ لِّمَن يَرْجُو الْفَلَاحَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أُحْمَدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ بِنِعْمَتِهِ، الْعُبُودُ بِقُدْرَتِهِ، الْمَطَاعُ
بِسُلْطَانِهِ، الْمَرْهُوبُ مِنْ عَذَابِهِ، وَسَطُوتِهِ، التَّافِدُ
أَمْنٌ فِي سَمَائِهِ، وَأَرْضُهُ خَلْقُ الْخَلْقِ بِقُدْرَتِهِ، وَمَيَرَهُمْ
بِأَحْكَامِهِ، وَأَعَزَّهُمْ بِدِينِهِ، وَأَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ
إِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
جاننا چاہئے کہ پروردگار عالم نے خلق پر انعام واکرام واسطہ ہدایت طریقتیتم

اپنی خواہشوں اپنی زندگی اپنے اعمال اپنے افعال اپنے طرز تمدن و اخلاق کو تابع حبیب کریم کر دیا اور صادقین کامل العیار محاکمہ امتحان میں جید اور کھر ثابت ہوئے اور انکو جلال و عظمت مشتری و فضیلت قیمت یعنی جنت کے متیقن ہوئی اور جو کہ حضرت صلعم اس معاملہ عقد بیع میں متوسط تھے انکی دیانت و امانت و صداقت پر اعتماد کلی ہوا تو انکا بیع کامل ہوا جب انصار رضی اللہ عنہم نے بیعت عقبہ کی تو حضرت عبدالمدین رواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد انصار کی طرف سے جناب رسالت مآب سے عرض کی کہ جو چاہئے ہم سے خدا کی واسطے اور جو چاہئے اپنے واسطے شرط قبول کر لیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے لئے یہ شرط ہو کہ خدا سے مستحق ہی کی عبادت کرو اور سکا کسی کو شریک نہ بناؤ اور اپنے واسطے یہ کہ مجھ سے اس چیز کو روکو جسکو اپنے جان و مال سے روکتے پھر عبدالمدین رواد نے عرض کیا کہ جب ہم ایسا کریں تو ہمارے لئے کیا ملیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو تمکو ملیگی جنت عرض کیا کہ کیا نفع کی تجارت ہو ہم اس سے نہ پھرین گے حضرت عطاء خراسانی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب آیت شریفہ **إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِثَمَنٍ أَحْسَنَ مِنْ النَّارِ** کی ہر کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کی اور رب مسلمانوں نے تکبیر کی اور مسجد

لے
پیش
سزا
نوں
رب
مسلمان
سے
ادائیگی
بازوں
اور مسلمان
کو
تجربہ
ج
یا
جنت

شور تکبیرات سے گونج گئی ایک انصاریؓ نے سنا اور چادر کھینچ کر پڑھنے لگا اور عرض
 کیا کہ یا حضرت کیا یہ آیت نازل ہوئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں عرض
 کیا کہ کیا نفع کی پہنچ ہو اور یہی اصحاب کبار میں جنکی شان میں خداوند عالم فرماتا ہے
 وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ جسکی تفسیر میں عطاء رضاؒ سانی کہتے ہیں کہ مراد اہل بدر ہیں
 رضوان اللہ علیہم جنسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ترقی دی اور وہ بیوجیل احادیث
 صحیح کے قطعی ثبوتی ہیں فرمایا ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَدْخُلُ الْعَادَّ
 مَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْأَوَّلُ نَبِيَّةٍ اور ارشاد فرمایا ہے اہل بدر وَجِبَتْ لَهُمُ الْجَنَّةُ
 اور حضرت رفاعہ بن رافع انصاریؓ نے روایت کیا ہے کہ آئے حضرت جبریل علیہ السلام
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا کہ کیا مرتبہ سمجھتے ہو اور کس جماعت میں
 گنتے ہو اہل بدر کو اپنے درمیان میں سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 گنتے ہیں ہم اور نکلو اپنے آپس میں افضل مسلمانوں کا یا مثل اسکی کوئی لفظ پھر کہا حضرت
 جبریلؑ نے کہ ایسے ہی وہ ملائکہ جو بدر میں حاضر ہوئے یعنی وہ ملائکہ میں منسل شمار
 ہوئے ہیں صحیح بخاری شریف میں یہ حدیث ہے اور حضرت علی کریمؑ اللہ وجہہ کی روایت
 قصہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں صحیحین میں لکھی ہے کہ بواب قول
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

بدر

اور بوقت ذکر افضل الصالحین برکات و حرمت الہی نازل ہوتی ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے

شعر

فَإِذْ كَرِهَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ	وَإِذْ كَرِهْنَا لَهُمْ تَتْلُو لَهُمْ سُورَةَ الْآحْقَافِ
وَقَبُولُهُمْ زُرَّهَا إِذَا مَا تَوَلَّى	وَقَبُولُهُمْ زُرَّهَا إِذَا مَا تَوَلَّى

نیز وہ حضرات کرام جب ان کی مدح و ثنا کیجاوے اور ان سے حب و ولایت کیا جاوے
 ضرر و موابہب و عطیات سے حاجت روائی متوسل میں توجہ فرماوین گے چنانچہ عباس
 بن مرداس نے جب اشعار مدح جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کہیں آنحضرتؐ
 نے سواوینٹ انعام عطا فرمائے کعب بن زہیر نے جب قصیدہ مدح میں پیش کیا
 آنحضرتؐ نے اپنا صلہ مبارک اوتار دیا و قس علی ہذا آخرت میں ان میں حضرات کے
 ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ حشر ہوگا جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے **الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ**
 ہر آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے محبت ہوتی ہے امام بغویؒ نے اپنی تفسیر میں
 لکھا ہے کہ حضرت ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہایت محبت و الفت
 جناب سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکتے تھے بغیر زیارت مبارک
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر کرم آتا تھا ایک روز حضورؐ میں حاضر ہوئے اور رنگ
 حضرت ثوبانؓ کا متغیر تھا اور آثارِ حزن و ملال کے ان کے چہرہ سے ظاہر ہوتے تھے

۱۔ ذکر حالت
 ۲۔ ایک گونہ کا
 ۳۔ ہمارے اور آپس
 ۴۔ اونکا ذکر کرنے سے
 ۵۔ اون میں جنتین
 ۶۔ خدا کی اور ذکر
 ۷۔ اون کی توجہ فرمائی
 ۸۔ کاپا و کجا کہتین
 ۹۔ اون کی اور
 ۱۰۔ جسی تہذیب کی
 ۱۱۔ انات کہیں
 ۱۲۔ ہر آدمی اس کے
 ۱۳۔ ساتھ ہوگا جسکو
 ۱۴۔ دست رکھو

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ شفقت و عنایت دریافت فرمایا کہ
 اے ثوبان کس چیز نے تیرے چہرہ کو تغیر کیا ہے ثوبان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم میرے کوئی درد ہی نہ کوئی بیماری ہو البتہ جب حضور کے جمال جہان
 آرا کو نہیں دیکھتا ہوں نہایت متوحش و پریشان ہو جاتا ہوں جب تک حضرت کی زیارت
 حاصل نہ ہوں خیال کرتا ہوں کہ آخرت میں حضور والا تو نبیوں کے ساتھ اعلیٰ درج
 و مراتب پر تشریف فرما ہونگے اور میں اگر جنت میں داخل بھی ہوا تو ادنیٰ مرتبہ میں یا
 بالکل جنت میں نہ گیا تو حضرت کی زیارت باسعادت سے ہمیشہ کو محروم رہا پس کیا
 ہو گا پس اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ
 أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
 وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا اہل جلا کہ کیا منازل حضور کے فادموں کے ہیں صحیح بخاری
 شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص دیہاتی جناب
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قیامت کب قائم ہوگی حضرت نے فرمایا میں نہیں جانتا اوس نے عرض کیا
 کہ آپ نہیں جانتے مگر میں اسدا اور اس کے رسول کو بدوست رکھتا ہوں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم گروہ

لہذا وہ شخص
 ہوا، مگر کون گناہ
 اور اس کی پیدائش
 ہونے سے متاثر
 لوگوں کے میں
 انعام کیا اس کے
 پیغمبروں کا وہی
 کے اور شہداء اور
 صالحین اور
 اچھے لوگوں
 دینیوں
 صوفیوں اور لوگ
 بخاری میں
 دینی کے گروہ
 سے شہداء و صحابہ
 کے پاس تشریف
 ہو کر جان نذر
 ماحیج کی جنت
 نہیں ہے ہر
 پائی ہے ہر
 مع تحقیق تو جو
 اس کے ساتھ ہو
 ہر گروہ

صحابہ نے عرض کیا کہ ہم بھی ایسے ہی ہونگے یعنی جن سے ہمکو محبت ہو انہیں کے ساتھ ہونگے حضرت نے فرمایا بیشک پس اس روز ہم سبکو نہایت شدت سے خوشی اور رحمت ہوئی صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت بابرکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا فرماتے ہیں حضور اس شخص کے حق میں کہ وہ ایک قوم کو دوست رکھتا اور ان کے ساتھ نہیں ہے یعنی عمل اور فضل میں پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اس کے ساتھ ہے جسکو دوست رکھے **فضائل صحابہ** شیخ عبداللطیف نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ بہت اولیاء اللہ کو ولایت حاصل ہوئی ہے بہر برکت اسمائے مبارک اصحاب بدر رضوان اللہ علیہم کے اور بہت مریضوں نے بتوسلہ ان کے شفا چاہی پس شفا دیے گئے اور بہت سے برہان صلی نے اپنی کتاب سیرت میں اور ذکر کیا دوانی نے کہ انہوں نے سنا مشائخ حدیث سے کہ دعا وقت ذکر ہونے اہل بدر کے قبول کی جاتی ہے اور تختہ یقین پر کیا گیا ہے اور لکھا ہے سید ابراہیم بن سیداد ریس سنوسی نے اپنے رسالہ سیف النصر بالاساذۃ الکرام اہل بدر میں اور مولوی نواب قطب الدین خان صاحب نے مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں کہ بعض عارفین نے کہا ہے کہ نہیں رکھا بیٹے ہاتھ اپنا بیمار کے سر پر پور

پڑھے بیٹے نام اوسکے یہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ تعالیٰ نے اور اگر حاضر ہوتی
 موت اوسکی تو تخفیف دیدیتا اللہ اوس مرض سے اور کہا ہر بعض صاحبین نے کہ تجویز
 کیا گیا ہر اسماء مبارک اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کا امور محمد بن ازر کو پڑھنے اور لکھنے
 کے پس نہیں دیکھی گئی کوئی دعا جلد تر اس سے قبولیت میں اور روایت کیا گیا جعفر
 بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے کہ کہا انہوں نے وصیت کی میرے باپ نے محبت رکھنے
 کی ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور توسل کرنے کی ساتھ اہل بدر کے
 جمع ہمت میں اور کہا مجھ سے کہ اے بیٹے میرے دعا وقت ذکر کرنے اہل
 بدر کے قبول کیجاتی ہو اور رضا رضوان و رحمت و برکت و غفران گہیر لیتے ہیں
 بنا کے کو جب اونکو یاد کرتا ہر پادہ کہا کہ جب دعا بتوسل اسماء اوسکے کیجاتی ہو اور
 جو شخص اسکا ذکر کرے ہر روز اور اللہ تعالیٰ سے بوسیدہ اوسکے حاجت طلب کرے
 حاجت دیا کیجاتی ہو اوسکی لیکن چاہئے جو شخص توسل چاہے اسماء مبارک
 اصحاب بدر کے ساتھ تو ہر ایک نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہے جیسا کہ میں نے
 طریق توسل میں جو نام لکھے ہیں اون میں ہر ایک نام کے سامنے لکھ دیا ہوتا کہ
 پڑھنے والے کو سہو نہو جائے اور اسماء مبارک اہل بدر کے لکھ ہوئے پاس رکھنے
 میں بہت سے فوائد و برکات عظیم ہیں محفوظ رہنا شر سے دفع اعداء و رفع ہول و آفات

کا جو شخص جس نیت سے ان اسماء کو اپنے ساتھ رکھیکا انشاء اللہ تعالیٰ مقصود
 پر نافرمان ہوگا اور تجربہ کیے گئے ہیں اسماء شریف فتح کے واسطے اگرچہ عداوت و عدو
 میں زیادہ ہوں ہر شخص کو لازم ہے کہ تقویٰ اللہ سے رکھے اور کسی شیخ عالم عامل
 اجازت بھی انکے ورد اور ساتھ رکھنے کی حاصل کر لے چنانچہ اس احقر مؤلف
 نے حضرت مولانا درشدنا ہادی الی الحق جناب مولوی شہید فضل جہاں صاحب
 مدظلہم و دام فیہنم سے جبکا شہرہ علم و فضل و ارشاد و ہدایت و حاجت روا خلق
 کا شرف سے غریب تک ہے اجازت حاصل کی اور حضرت نے مجھ کو اور میری اولاد
 و خاندان کو اور جسکو میں اجازت دوں اجازت عطا فرمائی ہے اور بعد تکمیل کے
 پھر نظر اقدس سے گذرانی جاوے گی حکایات برکت بنو سلاصحابؑ
 اب چند قصص جو صحابہ کمالین سے منقول ہیں بنظر افادہ لکھے جاتے ہیں
 حکایت زید بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بعض سنین میں عراق کی
 راہ پر خطر تھی ایک راہ میں تو درندہ جانور ستاتے تھے اور دوسری راہ میں لوہر
 لوٹ مار کرتے تھے پس جوان راہوں سے گذرتایا ہلاک ہوتا یا اوسکا مال اسباب
 غارت ہوتا بہت سی جان و مال ضائع ہو چکے تھے کہ اسی عرصہ میں عراق سے
 ایک شخص آیا اور اوسکے ساتھ بہت سا مال تجارت کا تھا اور سوائے ایک غلام کے

کوئی اوسکے ہمراہ نہیں تھا اوس شخص کو دیکھا کہ کچھ زیر لب پڑتا ہی ہم سب کو
 یا مرتجب کا معلوم ہوا پس میرے والد یعنی عقیل نے اوس شخص سے کہا کہ کیونکر
 سلامت مع اپنے مال و اسباب کے یہاں تک پہنچے تم اکیلا سفدر مال اور راہ
 بہت برسوں پر خطر ہو چور لوٹتے ہیں درندہ جانور مار ڈالتے ہیں پس اوس
 شخص نے کہا کہ میں اسی راہ سے اوس لشکر کے ساتھ گذرا جنکے ساتھ جناب
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مقابلہ اعدا میں تشریف لے گئے تھے اور خدا
 تعالیٰ نے فتح مند کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے والد نے کہا کہ تم
 کو نسا لشکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا پایا جنکے ساتھ اس راہ گذرے اوس
 شخص نے کہا کہ میں نے اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا اور انہیں حضرت
 کے ساتھ انٹھ سو و خوفناک راہ سے گذرا اور میں کسی بٹ مار و درندہ سے
 نہیں ڈرتا عقیل نے کہا کہ خدائے تعالیٰ کی واسطہ میں تم سے سوال کرتا ہوں
 کہ پورا قصہ اپنا بیان کیجے پس سافرتا جرنے اپنا حال اسطور پر بیان کیا کہ میں ڈاکو
 بٹ مار لوٹیر و کاسر دار تھا ہمارا کام یہی تھا کہ ہر شخص کو لوٹتے تھے جو سو ڈاکری مال راہ سے گذرتا
 جہیں لیتے تھے ایک رات ہمارے جاسوسوں نے خبر دی کہ ایک سوداگر
 بہت مال و اسباب تجارت کا لے جاتا ہے اور اوسکے ساتھ صرف پندرہ آدمی ہیں

یہ سنتے ہی ہم لوگ ڈاکو دوڑے اور پندرہ ہزار ہون میں سے سوداگر کے دس
 مار ڈالے تو سوداگر نے ہم لوگوں سے کہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے کیا چاہتے ہو ہم
 کہا کہ ہمکو تمہارے مال اسباب سے غرض ہے ہمکو دید و باقی ماندہ لوگ جان بچا کر
 چلے جاؤ ورنہ تمہارے ساتھ بھی وہی برتاؤ ہوگا جو تمہارے دس ساتھیوں کے
 ساتھ ہوا سوداگر نے کہا کہ تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ اہل بدر رضوان اللہ
 علیہم میں ہم نے کہا کہ ہم بدر اور صحاب بدر کو نہیں جانتے ہیں سوداگر نے کہا
 اسدا کبر اور کچھ نام پڑھنا شروع کئے جو ہم نے سنے بھی نہ تھے پس ہمارے دلوں پر
 رعب غالب ہوا اور ہم بہاگے اور ہوا تند و سخت ہم پر چلی اور کھڑ پڑ ہتھیاروں
 کی تھکوستانی دی اور نیروں کے چلنے کی آواز آئی اور سنا ہم نے کہ کوئی کہتا
 ہوا اہل بدر آؤ صبر کے ساتھ پس دیکھا ہم نے کہ عمدہ گھوڑوں کے سواروں شکیل و
 رعب والوں نے گہر لیا ہمکو پس جب میں نے یہ حال دیکھا میں سوداگر کے پاس
 گیا اور عرض کی کہ اللہ کیواسطے میں پناہ مانگتا ہوں ہمکو بچاؤ سوداگر نے مجھ سے
 کہا کہ تو بہ خالص اس فصل بدقطاع الطریق سے کر میں نے سوداگر کے ہاتھ پر
 توبہ کی اور میرے ساتھیوں میں سے بھی دس مار گئے پھر جب لوٹنے لگا سوداگر
 سے میں نے عرض کیا کہ مجھکو تعلیم فرمائیے سوداگر نے مجھکو اسماے مبارک اہل بدر تعلیم
 کئے

بیوقوف آدمی ہے کہ جہاز تباہی میں ہر خلق خدا زاری میں ہوا رہ سوتا ہے
 مینے پانوں میں ٹھوکر لگائی وہ چلتا ہوا اٹھا یم اللہ الذی لا یضر معہ
 شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم اوس سے کہا کہ اچھ
 خدا کے دیکھو کہ کیا حالت جہاز کی ہو اور سب لوگ کس پریشانی میں ہیں اوس نے
 کچھ جواب نہ دیا جب دوبارہ کہا تو اوس نے ایک کاغذ دیا کہ کنارہ جہاز پر حط
 سے طوفان آتا ہو اس کاغذ کو لیجا کر ملاؤ مینے ایسا ہی کیا ابو بھکو کچھ غفلت ہی معلوم
 ہوئی جس میں بھک کو نظر آیا کہ جہاز ایک کندہ پر کچھ لوگ کھینچنے لئے جاتے ہیں
 کنارہ ریگ کا ٹیلہ تھا وہاں لشکر جہاز کا ہو گیا دوسرے روز ہوا سے خوشگوار
 چلی اور لشکر اٹھایا گیا اوس کاغذ میں اسماء اہل بدر رضوان علیہم جمعین کے
 تھے اور ایسی بہت حکایات فضل و کرامات اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ہیں اس حقیقہ پر مثبت بذیل رسول الثقلین محمد و آلہ عوفاً حسین و لد الحجاج
 منشی امداد حسین مارہروی مولداو بریلوی موطن نے قصد کیا کہ کتب احادیث
 و سیر سے صحیح اسماء اصحاب بدر کے مع او نکی ولایت کے لکھوں اور مختصر
 حالات ہر ایک صاحب کے جہاننگ کتابوں سے معلوم ہو سکین زبان اردو

ساتھ نام اسماء کے مراد یہ ہے کہ بھروسہ کرتا ہوں۔

۲
 کتب احادیث
 و سیر
 و جہاننگ
 کتابوں
 سے
 معلوم
 ہو سکین
 زبان
 اردو

لکھوں اور نیز اسکا مبارک گو اس طرح لکھوں کہ جو شخص بوسیدہ اونکے دعا کرنا چاہا
 وہ جیسے لکھے ہیں ایسے پڑھ کر بعد کو دعا مانگے اور چند عاین جو جامع جمع مطالب کے ہیں اور
 جو خاص خاص مطالب کی واسطے ہیں اور احادیث میں جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 زبان مبارک سے ارشاد ہونا ثابت ہوا ہے آخر میں مع ترجمہ لکھوں کیونکہ وہ نسبت دیگر
 دعاؤں کے موثر زیادہ ہوتی ہیں اور جلد موثر ہوتی ہیں یا اللہ بحق سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 بجزمت آل و اصحاب سول اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے مجملہ اور میر
 والدین اور اولاد کو جمیع آفات دین و دنیا سے محفوظ رکھا و جمیع تنصا صلی علیہ وسلم
 کر اور چشم ہمارا زیر سایہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب خیار و آل اطہار
 اور جناب پیر و مرشد حضرت مولوی شاہ فضل رحمن صاحب کے کر اور جمیع مسلمان مرد و
 عورتوں کی بخشش فرمائی جنت سے اور رحم الراحمین و الحمد للہ رب العالمین نام
 اس رسالہ کا نہ کہ یہ احوال اصحاب البدل رکھا گیا ہو اسد تقا
 سب اہل اسلام کو اس سے متنبہ کرے اور حضور دین مقبول ہو و آئین یارب
 العالمین اور حسب ارشاد جناب عمونی مولوی غلام حسین امجد صاحب بسمل
 اکثر مقامات پر حوالہ کتب احادیث صحاح کبار رج کیا گیا ہے و انور و عوامان اللہ
 رب العالمین والصلوة والسلام علی سولہ الکریم الامیر بن آلہ و اصحابہ المہتدین و



سَيِّدُنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَا نَا شَفِيعُ الْمَدْنِيِّينَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ مُحَمَّدٌ
 الْمُصْطَفَى الْهَاشِمِيُّ الْمُطَلَبِيُّ الْمَكِّيُّ الْمُهَاجِرُ الْمَدَنِيُّ خَيْرُ
 الْوَرَى نُورُ الْهُدَى رَسُولُ اللَّهِ إِلَى خَلْقِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا
 ہر چند کہ احوال فیض اشمال جناب سرور کائنات محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کتب سیر میں بفضل و شرف و راجح ہیں لیکن چونکہ یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ مختصر
 حالات اصحاب بدر کے جہانک تحقیق و صیح دریافت ہو سکیں لکھے جاویں لہذا
 اول مختصر حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہرگات و تہمتا لکھوں کہ دنیا

و آخرت میں موجب صلاح و فلاح ہے سلسلہ نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 بلا خلاف اس طرح مروی ہے مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 بْنِ هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ مَنَاةٍ بْنِ قُصَيٍّ بْنِ كِلَابٍ بْنِ مُرَّةَ
 بْنِ كَعْبٍ بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبٍ بْنِ فَهْرٍ بْنِ نَضْرٍ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ
 خُزَيْمَةَ بْنِ مَدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسٍ بْنِ مُضَرِّ بْنِ نَزَارٍ
 بْنِ مَعَدٍ بْنِ عَدْنَانَ اوپر عدنان سے اختلاف حضرت اسمعیل علیہ السلام
 تک ہر گز اس میں اختلاف نہیں کہ عدنان اولاد حضرت اسمعیل بن ابراہیم
 علیہما السلام سے تھے حضرت کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ بنت وہب بن
 عبد مناف بن زہرہ بن کلاب تھیں کلاب سے اوپر وہی سلسلہ ہے جو حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے آباؤ میں مذکور ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد عبد
 مطلب پچیس برس کے تھے جب ان کے باپ عبد المطلب عبد اللہ کو ساتھ لے گئے اور
 بی بی آمنہ بنت وہب عبد اللہ کا نکاح کیا اور اسی جلسہ میں عبد المطلب نے اپنا
 نکاح وہب کی بیٹی ہالہ سے کیا وہب اور وہب دونوں حقیقی بھائی تھے حضرت
 بی بی آمنہ کے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھویں یا بارہویں بیچ الاولاد
 روزِ دوشنبہ کو بوقت صبح جس سال میں اصحابِ فیل کعبہ پر چڑھ آئے تھے اور ابابیل

نے نکریاں انہیں پرہیزگین اور اصحابِ نبیل مع فیلون کے غارت ہو کر تھے پیدا ہوئے
 اور ہالہ کے حضرت حمزہ پیدا ہوئے دودھ پلایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو ثویبہ کینز ابولہب نے اور ثویبہ نے دودھ پلایا حضرت حمزہ عم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی سلمہ پہوپی زاد بھائی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثویبہ کی بہت تعظیم فرماتے تھے اوجب
 حضرت کا نکاح ہو گیا تھا تو حضرت خدیجہ بھی ثویبہ کی تکریم کرتی تھیں بعد ہجرت کے
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحفہ دہریہ ثویبہ کو بھیجا کرتے تھے نیز
 بعد فتح خیبر مہاجرین کوئی اون کے باقی نہیں رہا پھر دودھ پیا جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حبیبہ سعدیہ کا قبیلہ بنی سعد میں پانچ برس دو روز کی
 عمر میں حبیبہ سے واپس دے گئیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی
 آمنہ کے پاس بی بی آمنہ آپ کو ساتھ لے کر اپنے مالکۃ النبی الخبار میں گئی تھیں وہاں
 بمقام ابوا جوحہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں سہ انتقال بی بی آمنہ کا
 ہو گیا اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عسکرت برس کی تھی وہاں سے حضرت
 ام ایمن جو آپ کی لونڈی فاضلہ حبیلہ تھیں پانچویں روز وفات بی بی آمنہ سے مکہ
 معظمہ میں لائیں حضرت کے والد عبداللہ توجب آپ حمل میں تھے اور لقبو لآپ

چند مہینے کے تھے انتقال کر گئے تھے عبدالمطلب آپ کے دادا نے پرورش کی جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی عبدالمطلب نے بھی وفات پائی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سپردا ابو طالب اپنے بیٹے کے کیا ابو طالب بہت دوست رکھتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت بھی بہت محبت کرتے تھے ابو طالب سے جب عمر شریف تیرہ برس کی تھی ابو طالب تجارت کو طرن شام کے گئے آپ کو ساتھ لے گئے ہجرا راہب نے کہا آپ کی خطمت رویہ نبی ہین پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی خدیجہ کی طرف سے تجارت کو گئے تھے اس وقت عمر شریف پچیس برس کی تھی تَسْطُوراً راہب نے دیکھا کہ ابراہیم پر سایہ کئے ہے اس نے کہا کہ یہ نبی ہین جب اس تجارت سے واپس تشریف لائے بی بی خدیجہ سے نکاح کیا اس وقت بی بی خدیجہ کی عمر چالیس برس کی اور حضرت کی عمر پچیس برس کی تھی جب حضرت کی عمر پچیس برس کی تھی کعبہ ازمہ نو بنایا گیا اس امر پر تکرار تھی کہ حجر اسود کون اوٹھا کر رکھے ہر ایک قبیلہ دعویٰ کرتا تھا جب حضرت تشریف لائے ہر ایک نے آپ کے فیصلہ پر رضامندی ظاہر کی حضرت نے فرمایا کہ حجر اسود ایک چادریں رکھا جاوے چادر کو سب اوٹھا کر موقع میں رکھیں جب عمر شریف چالیس برس کی ہوئی اول خواہین صحیح

دیکھنے لگے جو دیکھا وہ واقع ہوا چہ میسنے تک یہ حال رہا آپ تنہا می پسند تھے
 بروز دوشنبہ غار حرا میں تشریف لے گئے تھے کہ فرشتہ یعنی جبریل آئے اور
 کہا اِقرأ یعنی پڑھو اپنے فرمایا میں پڑھا نہیں ہوں حضرت جبریل نے حضرت سے
 معافتہ کیا اور دبوچا اور پھر سورت اِقرأ پڑھا فی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر
 میں تشریف لائے اور کہا زَمَلُونِي ذِئْبَرُونِي یعنی اوڑھاؤ چپاؤ نیچو چناؤ ہوں
 يَا أَيُّهَا الْمَدَنِيُّ قُمْ فَأَنْذِرْ نُبوتِ محض پہلے ہوئی بعد کو حکم آیا اَنْذِرْ شَيْزًا كَافِكِيْنَ
 یعنی قرابت والوں کو خدا سے ڈراؤ پھر حکم آیا فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ
 لِكُلِّ الْمَشْرِكِيْنَ تین برس تک حضرت نے منہی اپنے قرابتیوں کو تبلیغ احکام فرمایا
 بعد نزول آیتِ فَاصْدَعْ کے علی الاعلان حکم خدا سنا تے تھے جسکے سبب کفار
 مشرکین دشمن ہو گئے تھے اور آمادہ قتل ہوئے ابوطالب آپ کو بچاتے تھے
 برس تک شعب بن نجی ہاشم بنی مطلب محاصرہ میں رہے دسویں برس نبوت کے
 ابوطالب نے انتقال کیا تین روز بعد نبی بنی خدیجہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا تھا کہ تمہارے خرچ میں تخفیف کر دوں ایک کو
 اولاد اپنی سے محکوم دید و انہوں نے کہا کہ سوا سے عقیل کے جسکو چاہو لے لو
 حضرت نے حضرت علی کو لیا اور آپ سے جدا نہ کیا یہاں تک کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا

اس کو پڑھنا چاہیے
 اس کو پڑھنا چاہیے
 اس کو پڑھنا چاہیے
 اس کو پڑھنا چاہیے
 اس کو پڑھنا چاہیے
 اس کو پڑھنا چاہیے
 اس کو پڑھنا چاہیے
 اس کو پڑھنا چاہیے
 اس کو پڑھنا چاہیے
 اس کو پڑھنا چاہیے

سے نکاح کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے طائف کو گئے وہاں دعوت اسلام
 فرمائی اور لوگوں میں خیرہ دیکھی واپس تشریف لائے گیارہویں سال نبوت سے
 جنات نصیبین کے آئے اور سلمان ہوئے بارہویں سال نبوت کے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو معراج ہوئی وہیں نماز فرض ہوئی خدا تعالیٰ سے بیواسطہ گفتگو ہوئی
 حضرت صدیق نے تصدیق کی صدیق نام پایادینہ منورہ میں دو قوم آباد تھیں
 ایک اوس دوسری خزرج اور مدینہ میں یہودی بھی رہا کرتے تھے وہ تین قبیلہ
 بنی قریظہ بنی نضیر بنی قریظہ وہ قسم قبائل اوس اور خزرج مشرکین کے تھے
 ہم قسم اوس کو کہتے تھے کہ باہم معاہدہ کر لیتے تھے کہ ایک دوسرے کے دشمن پر مددگار ہو
 یہودی مدینہ کے اوس و خزرج سے کہا کرتے تھے کہ قریب ہی کہ ایک نبی مبعوث ہوگا
 اوس کے ساتھ ہو کر ہم تم سے لڑیں گے اور قبیلہ اوس قبیلہ خزرج کے لوگ حج کو
 ہر سال آیا کرتے تھے مکہ کو یہودی نہیں آیا کرتے تھے مکہ میں جب اوس کو معلوم ہوا کہ ایک
 شخص دعوت اسلام کرتے ہیں وہ سوچے کہ یہ وہی صاحب ہیں جنکا ذکر یہودی کرتے
 ہیں پس ہم سے وہ سبقت نہ لیجاوین کچھ لوگ آئے اور ان سے حضرت نے دعوت
 اسلام فرمائی اباس بن معاذ نے لوگوں سے کہا کہ یہ نبی ہیں ابوالحیسیں مارا اور کوٹا
 لے گیا اور سکے بعد ائمہ موسم حج میں چہ شخص آئے ابو امانہ عوف بن حارث رافع

بن مالک قطبہ بن عامر عقیبہ بن عامر جابر بن عبد اللہ انکو دعوت اسلام کی یہ سلمان ہوا اور بیعت کی
 یہ عقیبہ ابلی کہلاتا ہے یہ لوگ مدینہ منورہ کو گئے اور چپ چپ کیا اگلے سال بارہ آدمی
 مدینہ سے مکہ معظمہ کو آئے پانچ پہلے سواے جابر کے اور سات اور وہ بھی ایمان لائے
 یہ عقیبہ ثانیہ کہلاتا ہے ان میں سے ذکوان کہ وہ حضور کی خدمت میں رہ گئے باقی سب
 لوگ بٹ گئے اب تو مدینہ میں گھر گھر چپ اسلام کا تہا پہر اگلے سال ستر آدمی آئے اور
 بیعت کی اور عرض کیا کہ جو چاہئے ہم سے خدا کی واسطے اور جو چاہئے اپنے واسطے شرط
 قبول کر لیجئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی واسطے شرط سننے احکام
 خدا اور قبول احکام اور خیرات کرنے اور نیک کام کرنے برائی سے منع کرنے کی ہر
 اور اپنے واسطے یہ کہ جب مدینہ آؤں میری مدد کرو اور جس بات سے اپنے آپ کو
 بچاؤ مجھ کو بھی بچانا پس تم کو نبی کی ایک ایک نے جدا جدا بیعت کی یہ عقیبہ ثالثہ
 ہی بیعت عقیبہ اسی سے مراد ہے انکے ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن
 عمیر اور ابن ام مکتوم کو واسطے تعلیم احکام و قرآن کے کر دیا اگلے سال نصب مکہ کو
 واپس آئے اور بہت سے لوگ آئے بیعت کرنے کو اور سکے بعد حضرت نئے اصحاب
 کو طرف مدینہ منورہ کے رخصت کرنا شروع کیا پہلے کچھ لوگ حبشہ کی طرف ہجرت
 کر گئے تھے ایک روز تمام قریش نے مشورہ کیا کہ سب فقیہہ سے ایک ایک آدمی

جاوین اور ایکدم سے تلوارین چوڑین حضرت جبریل نے آپ کو خبر دی آپ رات کو
حضرت ابو بکر کے پاس آئے اور قصد ہجرت کا کیا حضرت علی کو اپنی جگہ سلا یا اور مشرکین
کے سر پر خاک ڈالتے ہوئے تشریف لے گئے رشیق حضرت ابو بکر اور ان کا غلام
عام بن قبیہ تھے آٹھویں بیچ الاولیوم دوشنبہ کو مدینہ منورہ قبیلہ بنی عمرو میں
پہنچے چار روز قیام فرما کر ہر روز جمعہ حضرت ابوالیوب انصاری کے یہاں مقام
فرمایا جب تک مسجد نبوی اور حجرہ آپ کا تیار نہ ہوا اور جب سے ہی سندھ جبری شروع
ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم اللہ تعالیٰ کا واسطے جہاد کے ہوا کفار مشرکین
سے تلوار سے اور منافقین سے محبت و دلائل سے اہل کتاب سے یہ کہ یا خبریہ دین
یا اسلام قبول کریں ورنہ ان سے بھی تلوار سے کفار بھی تین قسم کے تھے ایک وہ
جنہوں نے زیادتی کی اور سخت عداوت سے کام کیا یا عہد شکنی کئی دوسرے وہ جن
سے خاص ایک وقت تک کا معاہدہ ہو گیا تھا تبیرے وہ جن سے نہ معاہدہ تھا
نہ کچھ زیادتی و ظلم کیا تھا اول کی واسطے تو حکم تھا ^{لہ} فاقا لہو ہم حیث وجہ قہو ہم
اوس میں کفار قریش تھے جنہوں نے سخت ایذا پہنچائی تھی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو وطن سے جدا ہونا پڑا اور یہ وہ جنہوں نے عہد شکنی کی تھی دوسری قسم
کے واسطے حکم تھا کہ میعاد عہد پوری کرو نسبت تیسری قسم کے فریق کے حکم تھا کہ جہاد

کرو مگر پارسینے جو حرمت والے ہیں اونکی حرمت رکھو جتنک تم سے اون مہینوں
 میں نہ لڑیں تم بھی نہ لڑو پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اول حضرت حمزہ رضی
 اپنے بچا کو متبسم مہاجرین کے رمضان میں ہجرت سے ساتویں مہینے طرف قافلہ
 قریش کے جو شام سے آتا تھا مع نین سو آدمی کے اور ابو جہل بھی اون میں تھا
 بیہجا اور سفید علم ساتھ کیا جسکو ابو مرثدہ اوٹھائے ہوئے تھے جب دونوں لڑتی
 لے اور قریب تھا کہ لڑائی ہو محمدی بن عمر و تہنی در بیان میں پڑا اور بغیر لڑائی کے
 و یقین علیحدہ ہو گئے پہر شوال میں آٹھویں مہینے ہجرت سے حضرت عبیدہ بن حارث
 کو مع ساتھ مہاجرین کے بیہجا اوس قافلہ کی طرف جن میں ابو سفیان مع دو سو
 آدمیوں کے تھا اس میں بھی علم سفید تھا جسکو مسطح اوٹھائے ہوئے تھے ایک تیر
 حضرت سعد بن ابی وقاص نے پہینکایا اول تیر تھا جو خدا کی راہ میں چلا پہر لڑائی
 نہیں ہوئی پہر خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوا کو قافلہ قریش کے کہنے
 کو بارہویں مہینے ہجرت سے تشریف لے گئے لڑائی نہیں ہوئی تیرہویں مہینے بواطکو
 تشریف لے گئے اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی پھر جمادی الثانی میں سولہویں مہینے
 اوس قافلہ پہر جو شام کو جاتا تھا قصد کیا وہ نہ ملایا وہی قافلہ تھا جسکے لوٹنے پر اوسکی

لے حضرت عبیدہ چچا زاد بھائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔

حضرت مُصْطَفٰی بن عُمَیْر کے ہاتھ میں ایک سعد بن معاذ کے ہاتھ میں اور پیچھے لشکر کے حضرت قیس بن ابی صعصعہ تھے جب جنگ صفر میں پونچھے حضرت کُبَسُّ بن عمو اور حضرت عَدِی بن رَعْبَا کو خبر لینے قافلہ کے بھیجا اور او دھرا بوسفیان بن صخر کو کٹھکاتا اور پہلے جو اس قافلہ کے تلاش میں مسلمان گئے تھے اسکو وہ خبر تھی اس نے مکہ کو تشریف کے پاس آدمی نہایت شتابی سے روانہ کیا کہ پہنچو ورنہ ہم مارے جاؤ گے مال لٹ جاوے گا مکہ سے تمام رئیس و سردار سوکا ابولہب کے کہ اس نے اپنے بدلے ایک اپنے مقروض کو بھیجا تھا مکہ سے نکلا اور نہایت غصہ میں تہیاروں سے آراستہ چلے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حال معلوم ہوا تو اصحاب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اب کیا صلاح ہے مجاہدین نے کہا لڑیں گے دوبارہ پہر ہی ارشاد ہوا پہر مجاہدین نے وہی جواب دیا تیسرا بار چہرت نے فرمایا اوسوقت انصار سمجھے کہ مراد ہم سے جواب لینے کی ہے حضرت سعد بن معاذ نے عرض کیا کہ حضور کی مراد ہم سے جواب لینے کی ہے یعنی بیعت غصہ میں ہم لوگوں نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ آپ پر کوئی چڑھائی کرے گا تو ہم روکین گے اب چونکہ آپ نے قصد فرمایا ہے تو ہم سے ارشاد ہے کہ کیا کرنا چاہئے سو ہم

انصار عرض کرتے ہیں کہ ہماری سب کی گردنیں آپ کے اختیار میں ہیں جسکی چاہا
رسی کاٹ دیجئے جسکی چاہئے جڑی رکھئے جو کچھ ہمارے پاس ہے سب آپ کا ہے
جسقدر چاہئے لیجئے جو ہم کو عطا فرمائیے آپکی مرضی دنیا کے کنارہ تک
تشریف لے چلیے ہم ساتھ ہیں سمندر میں فرمائیے ہم جانے کو موجود ہیں حضرت
مفدا نے عرض کیا کہ تم مثل امت حضرت موسیٰ کے نہیں ہیں جو کہیں ^{طہ} فَاذْهَبْ اَنْتَ
وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا بلکہ ہم آپ کے دھننے اور بائیں اور روبرو اور پیچھے لڑیں گے
سُرت کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک گیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے
وعدہ فرمایا ہے کہ دونوں فرقوں میں سے ایک پر فتح ہوگی آگے چلو پر حضرت
قریب بدر پہنچے اور قریش بھی قریب پہنچے اور ابوسفیان کنارہ سمندر پر
پہنچ گیا اور سمجھا کہ اب میں بچ آیا ہر آدمی بھیجا کہ لوٹ آؤ سب نے قصد لوٹنے کا کیا
مگر ابو جہل نے نہیں مانا بنو نہرہ تو لوٹ گئے اور بنی ہاشم کو ابو جہل نے لوٹنے
نہیں دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غشا کے وقت بدر میں پہنچے
جہاں کہ پانی تھا حضرت نے اصحاب سے مشورہ اور نزلنے کا کیا حضرت جناب
نے عرض کیا کہ آگے بڑھے دہان زیادہ پانی ہے وہاں اتر لیے پر حضرت جبل

لے بنی ابوسفیان پر مال ہاتھ لگایا ابو نہرہ ابوسفیان کی مدد کو آئے ہیں کہ اوس دین کی خدمت ہوگی ۱۲

آئے اور کھارے خباب کی ٹھیک ہی پھر اسی پانی پر اور ترے کفار قتلش نو سو اور
ہزار کے درمیان تھے اسی رات کو پانی پر سا جس سے مسلمانوں نے طہارت کی اللہ
ریگ جم گیت دم جنے لگے اور کفار کی واسطے وبال تھا یہ غیر صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے
ایک ونچا مقام بنا دیا تھا کہ اوپر تشریف رکھیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تہا کہ یہاں فلان مارا جاویگا یہاں فلانا وہاں فلانا انشاء اللہ تعالیٰ اور ذرا فرق نہ ہوا
اوس جگہ سے جس جس کا فر کی جو جگہ فرمائی تھی اور حضرت نے دعا و مناجات شروع
کی رات کو ایک درخت کے نیچے آرام فرمایا صبح کو ستر ہویں رمضان روز جمعہ کو
جانبین سے صف بندی ہوئی بعد برابر کرنے صفوں کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسی بلند مقام پر قیام فرمایا حضرت ابو بکر صدیق ساتھ حضرت کے تھے اور
حضرت سعد بن معاذ کچھ انصار کے ساتھ محافظت میں تھے ابو جہل نے عمرو بن لوی
کے بھائی کو جس کا بھائی واقعہ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا حکم کیا کہ اپنے بھائی کا
عوض طلب کرے وہ چلایا اپنے بھائی کا نام لیکر کہ قوم میں جوش پیدا ہوا
غضب اور شیعہ اور ولید کفار کی طرف سے نکلے اور مقابل طلب کیا انصار میں سے
تین صاحب مقابلہ کو گئے اون سے پوچھا کفار نے تم کون ہو کہا ہم انصار ہیں کہا

کفار نے کہ ہم اپنے بنی اعلم کو چاہتے ہیں پس نکلے حضرت حمزہ اور حضرت علیؑ
 اور حضرت عبیدہ بن حارث حضرت علیؑ نے ولید کو اور حضرت حمزہ نے عتبہ کو
 قتل کیا شیبہ گئے ہاتھ سے عبیدہ بن حارث کا پانوں کٹ گیا جس سے وہ شہید
 ہوئے پھر حضرت علیؑ اور حضرت حمزہ نے شیبہ کو قتل کیا پھر یکبارگی حملہ ہوا
 اور لڑائی گرم ہوئی اور حضرت دعاین مشغول ہوئے ہاں تک کہ ردایا رک
 کندہ سے گر پڑی جو حضرت صدیقؑ نے پھراڑ ڈھائی اور حضرت صدیقؑ نے
 عرض کیا کہ خدایتعالیٰ ضرور وعدہ پورا کرے گا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑو ٹھایا
 اور فرمایا خوش ہوا صدیق اللہ نے اپنے بندے کی مدد کی اور اپنا لشکر بھیجا
 پانچزار ملائکہ خدایتعالیٰ نے مدد اہل اسلام کیواسطے بھیجے ستر کفار جو اون میں
 بڑے بڑے سردار تھے مثل ابو جہل کے قتل ہوئے ستر قید ہوئے باقی خائب
 و خاسر بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے دین کو رونق دی اور عین شدت حرب
 میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹمٹھی کنکڑیاں طرف کفار کے پسینی تہد کوئی
 شخص کفار میں سے باقی نہ رہا جس کی آنکھ میں نہ پونچھی ہوا اسکے بعد یہود بنی
 قینقل نے معاہدہ توڑا تھا اونپر غزوہ ہوا جب قریش بقیۃ السیف خائب و
 خاسر مکہ میں پونچھے ابوسفیان بن صخر نے عہد کیا تھا کہ سر پرانی نہ ڈالوں گا

جب تک بدر نہ لوں گا شوال سہ ہجری میں تین ہزار کفار مع اونکی جو روئے کے
 ابوسفیان لیکر آیا اور قریب جبل اُحُد اوترا اس غزوہ میں جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مع سات مسلمانوں کے جن میں پچاس سوار تھے برزِ شنیہ گھاٹی
 اُحُد میں پہنچے اور پس پشت جبل اُحد کو کیا اور پچاس تیر اندازوں پر عبدالمدین جبیر کو
 سردار مقرر فرما کر حکم دیا کہ اپنی جگہ سے نہ ہلے تاکہ کفار عقب سے حملہ نہ کریں اور
 بعد ازاں شروع ہوئی اور حضرات طلحہ و علی و حمزہ و ابو دجانہ و نضر بن انس
 و سعد بن مع کفار میں گھر گئے۔ ستھ پہر خوب لڑے اول روز کفار کو نہریت ہوئی
 اور مسلمانوں کے دل میں خود آیا اور وہ اچھاپ چنکو حکم ایک جگہ قائم رہنے کا ہوا
 تھا لوٹ کرنے کو دوڑے۔ ہر چند عبدالمدین جبیر نے منع کیا کسی نے نہ سنا جب کفار
 کے لشکر پر تعاقب کیا کہ کفار پھر لوٹے اور حضرت حمزہ شہید ہوئے اور مسلمان بھاگے
 کفار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئے اور ستر مسلمان شہید ہوئے
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے چہرہ مبارک پر زخم پہنچے
 کہ خود کی کرطیان رخسار مبارک میں گئی تھیں حضرت مصعب بن عمیر جنکے ہاتھ میں علم
 تھا شہید ہوئے پھر علم حضرت علی نے لیا شیطان نے باواز بلند جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیکر کہا کہ مارے گئے مسلمان پھر بھاگنے لگے کہ انس بن نضر

کہا کہ جب حضرت شہید ہوئے تو تم زندہ رہ کر کیا کرو گے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت طلحہؓ اپنے امیر پڑھا کر اوپر پہاڑ کے لے گئے ستر صحابہ شہید ہوئے اور بڑی یاد تیاں نان کفار نے کیں اور حضرت حمزہؓ کے ناک کان کاٹے پیٹ چاک کیا کہ پھر سلمان لوٹے اور ملائکہ اللہ تعالیٰ نے بھیجے اور کفار کو نہایت ہوئی جناب و خاصہ واپس مکہ کو گئے پھر بنی النضیر نے عہد توڑا سہ ہجری میں اون پر غزوہ ہوا اور وہ مدینہ چھوڑ کر بہاگے پھر غزوہ ذات الرقاع ۳۷ء میں ہوا اس میں اڑھائی انہیں ہوئی اطاعت اہل نجد نے قبول کی پھر واقعہ یر معونہ ۶۹ء میں صحابہ شہید ہوئے اور واقعہ رجب جمہیں سات صحابہ شہید ہوئے صفر ۲۳ء ہجری میں واقع ہوئی یہ دونوں واقعات ذکر احوال اصحاب میں جو شہید ہوئے مفصل لکھا گیا ہے غزوہ دوسرے الجمل ۳۵ء میں ہوا وہ لوگ بہاگ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو واپس تشریف لائے ربیع الاول میں اور شعبان ۵۱ء میں غزوہ تبوک ۵۲ء ہوا اس میں بیشتر کین متوال و قید ہوئے ایک صحابی شہید ہوا اسی غزوہ میں فضیل بن قنص حضرت عائشہؓ کا ہوا

غزوہ بنی النضیر

غزوہ ذات الرقاع

واقعہ یر معونہ

واقعہ رجب

غزوہ مدینہ

غزوہ تبوک

۱۲۱ اسکوزہ یہ بھی کہتے ہیں کہ لوگ بانو بن ہبہ پڑھ ساندھتے تھے اس سبب غزوات الرقاع کہا گیا ۱۲۲
 ۱۲۳ حضرت الجمل موضع دیندرہ نزل مدینہ کو پندرہ نزل رشتہ یعنی دریا عین ۵۴ء میں ایک میل کا نام ہے
 ۱۲۴ تبوک غیر حضرت حمزہؓ کا نہ تھا بلکہ اس میں صحابہ شہید ہوئے کہ آئی تھیں ثابت کہ آنا دیکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
 کیا اور پھر ترواوا کی مسلمان بن گئے مطلق کے بتو قیدی بندے آزاد کر دئے ۱۲۵ یہ قلعہ سال ۵۱ء میں لکھا گیا ہے ۱۲

پھر سوال شدہ ہجری میں دس ہزار کفار قریش وغیرہ جمع ہوا اور یہودیہ بنی قریظہ انہیں
 مل گئے جب چناب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہچی اصحاب سے مشورہ
 فرمایا حضرت سلمان فارسی کے کہنے سے خندق کھدوایا اور پیچھے پہاڑ آگے خندق ہاتھیں ہزار
 مسلمانوں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک اس حال میں خندق
 پر رہے اور بنی قریظہ اور مشرکین میں بگاڑ ہو گیا اس عرصہ میں ایک شجاع کفار کا
 نام یہود تھا کہ دنوں کو ملایا تا ابو سفیان چار ہزار کفار قریش لایا اور باقی بنو اسد و خزاعہ اور بنو نضیر
 اور غطفان کو بھی شریک ہو چکا سرور عربیہ بن ہشام جو مکہ بہت سے گروہ جمع ہوئے غزوہ احزاب ہی اس کا
 نام ہے **۱۷** وہ بگاڑ بنی قریظہ اور قریش کی غزوہ خندق میں امام بن قثم موزنی نے لکھا کہ ابو العباس علی بن ابی طالب
 کو ایک شخص نے کہا تم میرے معتمد ہو غطفان جسے عربین بنی ہاشم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں تم سے کیا
 بھگو جس کام کا حکم ہو گا لاؤں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم ایک کیلے ہو تم جو بن بڑاؤ اور بنی ہاشم جو جاکو
 بنیم نہ راہی قریظہ میں امام جاہلیت میں بنیم نبی قریظہ کے دوست تھے جب یہ گئے نبی قریظہ کو ان کے مسلمان ہو کمال معلوم تھا بنیم نے
 کہو غزوہ قریظہ محمد سے لڑا چاہتے ہو قریش اور وہ تو ایک ہی ہیں لڑ کر واپس جاؤ گے اور تم ماریہ میں آگے ہاتھ میں چاؤ گے ہنر یہ کہ تم
 قریش کا دشمن نہ بنو گے نہ کو خناس بن زید اور ولولہ میں آؤی تمہارا پاس نہ پہنچیں یہ راہ سے نبی قریظہ نے لیندق نور انیم تم سے کیا
 پوچھا اور ان کا کہنا کہ نبی قریظہ جو تمہارے شریک ہو کر جو کھانا کھائے اور وہ بنی ہاشم ہو کر جو کھانا کھائے نبی قریظہ تم ہی بطور فاسد اس کے
 اٹھائیں گے اور باؤی کہ تمہاریس بیکر کہ ہمیں گے اور اس طرح وہل جاؤ گے اور باہمی نبی قثم کہ کیا نہ ہے کہ قریش نے یہ بنو ہاشم کے آدمی
 ہوا کہ اب تم ہمارا پاس لینیں اگر پڑو اور پھر قریش یہود بنو ہاشم ہوا کہ جب تک تم اپنے آدمی بطور فاسد ہمارا پاس نہ ہو گے ہمیں نہیں
 لے ہم کہ نہ پہنچتے تھے اور یہ کہ کمالی کہ ہم کوئی آدمی نہ خناس بنی ہاشم کے بیٹے کہنا نہیں چکنا تھا اور اس طرح ہاشم ہو گے اور بگاڑ ہو گیا ۱۲

عمر بن عبدود ایک جماعت کو لیکر خندق کی طرف آیا اور کو حضرت علی اور حضرت
 عمر نے قتل کیا باقی بھاگ گئے پھر اللہ تعالیٰ نے کفار پر ایسی باد تند و سخت بھیجی جسکے سبب
 انکے نیچے اوکھڑ گئے دیکھیں کھانے کی لوٹ گئیں طہناہین خیموں کی سب ٹوٹ
 گئیں اور ملائکہ نے انہیں ترزل ڈالا اور ایسا خوف پیدا ہوا کہ بھاگ گئے
 جب حضرت مدینہ منورہ میں لوٹ کر آئے تو بنی قریظہ کی عہد شکنی کی سزا دینے کو حکم
 خدا ہوا اور ان پر غزوہ ہوا اور سعد بن معاذ کو حکم کیا تھا انکے حکم سے قتل ہوئے
 تی و بنی قریظہ کے غزوہ میں دس سالانہ شہید ہو چکے تھے بنی قریظہ کے سردار بنی
 پر غزوہ ہوا وہ سب بھاگ گئے غالبہ ایک موضع قریب مدینہ منورہ ہے وہاں مویشی جتا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرتے تھے شہید بن عیینہ بن حصن فزاری نے لوٹ لی
 چرواہے کو مار ڈالا اور سپر حملہ کیا ذی قردہ پر سب مویشی چھین لئے اور تین جاہلین

ذی قردہ
 ذی قردہ
 ذی قردہ

۱۰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیا اور تار کو حضرت ام سلمہ کے گھر میں غسل فرماتے تھے کہ ہر میل آئے اور کہاتے
 یہ تیار رکھ لے اور اجماع فرشتے سعد بن بنی قریظہ کی عہد شکنی کی سزا دینے چاہئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نماز
 عمر بنی قریظہ میں پڑھو اس وقت نماز ہو گیا بعض نے پڑھی کہ مراد بلدی سے نکھی نہ نماز تھا کرنے سے بعض نے
 نہیں پڑھی دونوں کا اجتہاد صحیح تھا بلکہ ان کے اس امر پر صلح ہوئی کہ سعد بن معاذ فیما کر دین وہ منظور ہوگا
 ۱۱ غصص ذکر اس غزوہ کا حضرت غلام بن مویذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محل میں کہا گیا ہے اور کسی قریب مال سعد بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ۱۲ ذی قردہ ایک کانون کا نام ہے مدینہ سے دو منزل اور میں بندر بہت ہیں "

اون لوگوں کی اذکار لائے سترہ میں سترہ حضرت عکاشہ کانس چالیس آدمی کے ٹکڑے کی طرف
 پہنچا تھا دو سو اونٹ مدینہ منورہ کو کفار کے ہانک لائے سترہ ابو عبیدہ بن جراح کو
 ذی القعدة کو بھیجا سب بھاگ گئے ایک آدمی ملا وہ مسلمان ہو گیا سترہ محمد بن مسلمہ
 کو دس آدمیوں سے بھیجا تھا سترہ میں سب شہید ہوئے محمد بن مسلمہ زخمی واپس
 آئے اور سترہ زید بن حارثہ کا عیض کی طرف بھیجا تھا جس میں ابو العاص شوہر حضرت
 زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مال قریش کا لئے جاتے تھے لے لیا تھا
 ابو العاص آئے اور حضرت زینب کے کہنے سے سب مال واپس ہوا حضرت ابو العاص
 مال قریش کا دیکر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ کو آئے سترہ عجمی بن غزوہ مدینہ
 ہوا ذی قعدة میں حضرت نے عمرہ کا ارادہ فرمایا اور پندرہ سو آدمی حضرت
 کے ساتھ تھے جب ذی الحلیفہ پہنچے احرام عمرہ کا باندھا اور جاسوس
 کعبہ کو بھیجا جاسوس نے خبر دی کہ قریش نے بڑی جماعت فراہم کی ہے
 وہ آپ کو کعبہ کو نہ آنے دین گے اور لڑیں گے اس وقت جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا اصحاب سے حضرت ابو بکر صدیق نے
 عرض کیا کہ ہم عمرہ کرنے کو آئے ہیں اگر ہم کو روکیں گے تو لڑیں گے

لے غزائے مدینہ کنوین کا نام ہے قریب کہ سنگم کے ۱۱ سالہ عین تمام ایک فتح کا کنارہ سمندر پر تیرہ بیڑے منورہ کے قریب

اول مرتبہ سترہ دوم سترہ سوم سترہ چہارم سترہ

غزوہ مدینہ

پھر آگے بڑھے قریب حدیبہ کے آیکا اونٹ رُک گیا آگے کو نہ چلا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو روکا ہے روکنے والے اصحاب فیل نے اور ایک چھوٹے تالاب پر ٹھہرے لوگوں نے حضور میں قلت پانی کی شکایت کی آپ نے ایک تیر مرتبہ فرمایا کہ اے کوہ پانی میں گاڑ دو اوسکا گاڑنا تھا کہ پانی جوش زن ہوا اور صحیحین کی حدیث مشکوٰۃ شریف باب المعجزات فصل اول میں ہے کہ حدیبہ میں لوگوں نے پیاس کی شکایت کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوہِ روضہ کے پانی کا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا کوہِ روضہ میں رکھا اور حضرت کی انگلیوں میں سے پانی جوش زن تھا مانند چشمہ کے پس سب نے پیا اور روضہ کے حضرت جابر سے پوچھا گیا کہ تم کتنے آدمی تھے جا بڑے کہا کہ اگر لاکھ ہوتے کافی ہوتا اور ہتھوپندرہ سو آدمی تھے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے کہا کہ تم جاؤ مکہ میں قریش کے پاس حضرت عمر نے عرض کیا کہ میرا کوئی شتہ دار نہیں ہے مجھ کو نایا دیجاو گی حضرت عثمان کو بھیج دیجئے اونکا کتبہ بہت ہی حضرت عثمان کو یہ پیغام لیکر بھیجا کہ ہم ٹرنے نہیں آئے ہیں بلکہ عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ کہ مکہ دارالاسلام ضرور ہو جاوے گا حضرت عثمان گئے اور روضہ علیہ السلام میں قریش سے ملے اور پیغام بیان کیا انھوں نے کہا مکہ کو جاؤ چنانچہ وہ مکہ کو

گئے پہلے تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ حضرت عثمان نے طواف کیا ہو گا حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا گمان عثمان کی طرف نہیں کر سکتا ہوں
 کہ بغیر ہمارے طواف کر لیں جب مکہ میں پہنچ کر حضرت عثمان نے بیہوش ہو کر بیان کیا وہاں کے
 مسلمان اور کافروں میں حجت اور لڑائی ہونے لگی اور بہت غل شور مچا پھر چلے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبرہ پہنچی کہ حضرت عثمان شہید ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اور وقت ایک دن رخت کے نیچے تھے پس اس وقت سب ملاؤں نے جو پندرہ سو تھیمیت
 کی کہ ہم نہیں بھاگیں گے خوب لڑیں گے اور حضرت نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ میں لیا
 اور کہا کہ یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے جب بیعت ہو چکی حضرت عثمان واپس آئے
 مسلمانوں نے چچا کہ تم نے طواف کیا عثمان نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ میں تنہا
 طواف کرتا سب سے پہلے بیعت ابوسنان اسدی نے کی اور سلمہ بن اکوع نے
 تین مرتبہ بیعت کی اس درمیان میں ہندیل بن ورقاء آیا اس سے جناب رسول اللہ نے
 فرمایا کہ ہم نے نہیں آئے صرف عمرہ کرنے آئے ہیں ہندیل نے کہا میں قریش کے پاس

۱۱ اسی بیعت کو بیعت رضوان اور بیعت شجرہ کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ قرآن میں منسبتا ہے

اَذْيَابُ يَعُونُكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا

وَمَا غَفَرَ لَكُم مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَهَوَاكَ اللَّهُ غَيْرَ آذِنًا ۝

اس وقت تک کہ
 حضرت عثمان
 نے بیعت کی
 اور لوگوں نے
 اس کا دوری
 غائب ہو گیا

جاتا ہوں اور پیغام کہتا ہوں چنانچہ گیا اور پیغام قریش سے کہا قریش کے طرف سے
 عہدہ دیکر زوسل قاصد آئے آخر صلح ٹھہری اور معاہدہ تحریر ہوا دس برس تک
 نہ لڑنے کا اور جو کفار میں سے مسلمانوں کی طرف آوے اسکو لوٹا دین جو مسلمان
 مرتد ہو کر جاوے قریش لوٹا دین اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ
 کی طرف مراجعت فرمائی اور سورہ انا فتحنا انزل ہوئی سب سے پہلے ابوبصیر مسلمان ہو کر
 آئے دو شخص قریش نے ابوبکی طلب میں بھیجے حضرت نے ساتھ کر دیا ابوبصیر نے دونوں
 کو قتل کیا اور واپس آئے جب انکو گمان ہوا کہ جھک پھر واپس کر دین گے سمندر کے
 کنارے کو چلے گئے اور جو مسلمان ہو کر آئے تھے وہ ابوبصیر کے ساتھ ہوئے تھے ایک
 جماعت نو مسلموں کی جمع ہو گئی اور جو قافلہ قریش کا شام کو جاتا تھا اسکو لوٹ
 لیتے تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد معاودت حدیبیہ سے میں ان مدینہ
 منورہ میں قیام فرمایا اور شہ عجمی کے محرم میں قصد خیبر کا فرمایا جس رات کو
 خیبر میں داخل ہوئے والے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کل کو علم آ
 شخص کے ہاتھ میں دو گنا جو خدا اور رسول اللہ کو دوست رکھتا ہے اور خدا
 اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں صبح ہوتے خیبر میں پہنچے کچھ دن بچلے منقطع
 ہوئے کہ دیکھئے علم کے ہاتھ میں دیا جاتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

مسلم ہوا

ابو بصیر

علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا معلوم ہوا کہ حضرت علی کی آنکھیں شدت سے دکھتی ہیں
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھوں میں تھو کا فورا اچھی ہو گئیں
 درد وغیرہ کچھ باقی نہیں رہا اور بیعت حضرت علی کے ہاتھ میں علم دیا اور لڑائی شروع
 ہوئی پہلے عامر بن اکوع حرب کے ہاتھ سے شہید ہوئے پھر حضرت علی و حرب
 ملے باہم جڑ پڑھے اور حضرت علی نے قتل کیا حرب کو پھر ہیر و قلع بند ہوئے اور
 ایک قلعہ سے دوسرے قلعوں میں منتقل ہوتے رہے جب سب قلعوں میں حاضر
 ہوئے تو یہود نے صلح کی اس امر پر کہ سب مال سونا چاندی ہتھیار جانور چوہے
 کرمف بدن کے کپڑے لیکر جان سے اپنی نکل جاویں اگر کچھ مال چھپاویں گے
 تو پھر بری الذمہ ہیں سلمان مجھے بن اخطب نے ایک مشک میں مال بھر کر چھپا
 دیا تھا جب معلوم ہوا تو حضرت نے ابن ابی احنیق کے دو بیٹوں کو قتل کیا اور
 انکی عورتوں کو قید کیا حضرت صفیہ بنت حُجَّے کا شوہر بھی بیٹا ابن ابی احنیق کا
 تھا جو قتل ہوا اور فتح کامل ہوئی او بہت غنیمت ہاتھ آئی جیسا کہ خدا تعالیٰ
 نے وعدہ فرمایا تھا **مَغَانِمَ كَثِيرَةً** کا اور حضرت صفیہ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ازواج مطہرات میں داخل فرمایا اسی غزوہ میں ایک یہودیہ زینب بنت
 حارث نے بکری میں زہر ملا کر دیا تھا جس جس نے وہ گوشت کھایا تھا حضرت صلی اللہ

یہاں تک
 کہ

راقیہ زینب بنت حارث

علیہ وسلم نے اوستکے پچھنے لگوادئے تھے بعض صحابہ زہر سے شہید ہو کر اکثر سلامت
 رہے اسی غزوہ میں حجاج نامی ایک صاحب لمان ہو کر مکہ سے آئے تھے
 جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتیاب ہوئے اور حجاج کا مال کثیر تھا جو اپنی
 جو رو کے پاس مکہ میں چھوڑ آئے تھے حجاج نے خیال کیا کہ قریش کو خبر فتح سے
 مدد نہ ہوگا میرا مال کہیں ضائع نہ ہو جاوے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے اجازت لے کر مکہ معظمہ کو واپس آئے اور یہ کہہ آئے تھے کہ میں اپنا مال
 لینے لئے جو مناسب ہوگا کہو نکا مکہ میں آنکر اپنی جو رو سے حجاج نے کہا
 کہ سب مال اکٹھا کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکست ہوئی اور کمال
 بیود فروخت کرتے ہیں ارزان خرید وں گا اس طرح مال فراہم کیا یہ زوجہ حجاج
 نے قول حجاج کی تمام مکہ میں خبر کی کفار بہت خوش ہوئے اور جو مسلمان
 مکہ میں تھے نہایت ٹھگین ہوئے حضرت عباس کے دروازہ پر کفار و مسلم سب
 جمع ہوئے حضرت عباس نے اپنا غلام حجاج کے پاس بھیجا حجاج نے یہ کہلا بھیجا
 کہ خبر خوشی کی ہے اور میں علیحدہ کہو نکا جب غلام نے آکر بیان کیا حضرت عباس خوش
 ہو گئے اور یہ وقت غلام کو آزاد کر دیا پھر حجاج نے مفصل حال بیان کیا اور کہا
 کہ تین روز تک آپ نے خبر کو چھپا لیا کہ میں چلا جاؤں بعد تین روز کے

حضرت عباس نے زوجہ حجاج سے اصل حال بیان کیا اور عام خبر ہو گئی مسلمانوں
 کے چہرے بشاش اور کفار کے چہرے محزون ہوئے۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی قری کے یہود پر خیر سے لوٹتے وقت شہ میں غزوہ کیا تمام
 روز لڑائی رہی دوسری صبح کو سب مال و اسباب حاضر کر کے یہود نے صلح کی چاہی
 روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور مال غنیمت کا تقسیم فرمایا اراضی باغات
 یہ یہود کو دئے اور غیر عامل اپنا مقرر فرمایا۔ اسی غزوہ سے لوٹتے ہی جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ صبح کو جاگتے رہنا جمیع اصحاب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور خود حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے بوقت نکلنے بوج
 کے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور پھر سب جاگے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اوس بوقت کو صبح کا حکم فرمایا دو رآگے چلکر حکم فرمایا کہ جنو کو رو سب نے
 وضو کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت فجر ادا کیں پھر نماز فرض باجماعت ادا فرمائی
 اور فرمایا کہ یہ جنگل شیطان کا تھا اسی شہ ہجری میں سر حضرت ابو بکر صدیقؓ کا نجد کو
 بجانب بنی قریظہ ہجرا دہان سے کافر لوگ پکڑ لائے انہیں ایک لونڈی حسین بھٹی نے
 وہ فدیہ میں سلمان قیدیوں کے جو کہ مین تھے بھیجی گئی اور سر حضرت عثمان
 کاٹ کر ہواذن کے بھیجا ہواذن کے لوگ بہاگ گئے حضرت عمرؓ واپس مینہ کو آئے

غزوہ بدری قریظہ

اول سترہ

اور شریہ عبداللہ بن رواحہ سے تیس سواروں کے جن میں عبداللہ بن انیس بھی
تھے طرف بشیر بن رارم یہودی کی خسیبہ کی طرف بھیجا بشیر بھی تیس سواروں سے
مقابل آیا مقام قرقرہ بنیار میں جو چھ میل خیبر سے ہے مقابلہ ہوا حضرت عبداللہ بن انیس
مقابل بشیر کے ہوئے بشیر کا پانچوں کاٹ ڈالا بشیر یہودی کے ہاتھ میں ایک کبری
لکڑی تھی وہ عبداللہ بن انیس کے منہ پر ماری جس سے زخمی ہوئے اور باقی یہود
مارے گئے۔ سلمان کوئی شہید نہیں ہوئے جب لوٹ کر آئے جناب سول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خنسم عبداللہ بن انیس پر تھوکا وہ اچھے ہو گئے اور مرتے وقت تک
تکلیف نہ تھی اور شریہ بشیر بن سعد انصاری کا تیس سواروں کے بنی مرہ کی طرف
خاکہ کی بجائے وہاں سے مویشی لیکر مدینہ منورہ کی طرف لوٹے رات کو کفار آپڑے
اور اکثر مسلمان شہید کئے اپنے مویشی ہانک لے گئے حضرت بشیر بن سعد انصاری
زخمی ہوئے اور فک مدینہ ایک یہودی کے یہاں رہے جب اچھے ہو گئے مدینہ منورہ
کو واپس آئے اور شریہ اسامہ بن زید حذقات کی طرف بھیجا ڈرائی ہوئی غنیمت ہاتھ
آئی اور شریہ مکر بشیر بن سعد کا تین مسلمانوں کے قریب خیبر عینہ نے لوگ
جمع کئے تھے عینہ کی جماعت ہاگ گئی درجنوں گرفتار آئے وہ مسلمان ہو گئے اور
شریہ ابوقتاوہ کو طعن اضم کے بھیجا ابوقتاوہ کے ساتھ معلم بن خثامہ صحابی تھے

بشیر بن رارم

بشیر بن رارم

بشیر بن رارم

بشیر بن رارم

بشیر بن رارم

عامر بن ابیطردودہ لیکر آیا اور بطریق اسلام سلام علیک کی محکم بن خثاریہ نے
 اسکو قتل کیا اور کہا کہ تو مسلمان نہیں ہوا اس پر یہ آیت نازل ہوئی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ**
آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْكُمْ السَّلَامَ
كُنتَ مُؤْمِنًا ائمہ بعد کو وہ لوگ طالب قصاص ہوئے سفارش جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پچاس اونٹ دیت کے لیکر راضی ہوئے اور شہر پہلا
 بن عمیر معروف ابو جبرہ واسلمی کا اسکا قصہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو خیبر پہنچی کہ ایک شخص قبیلہ جشم میں سے رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ بیت
 سے آدمی لیکر موضع غایم میں وارد ہوا ہے کہ مقابلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کیا اسطے اور لوگ جمع کرے اور وہ شخص نام آور صاحب وقار قبیلہ جشم کا ہے
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جبرہ کو بلایا اور دو صاحب صحابہ میں سے
 اور تھے تینوں کو حکم فرمایا کہ خبر لاؤ میں ایک ایسی اونٹنی ضعیف انکو ملی جو کیلینے
 سے چلتی تھی ایک صاحب او سپر سوار ہوئے اور ہتھیار تیر و کمان و تلواریں
 ساتھ لیں وقت مغرب قریب لشکر کفار کے پہنچے ابو جبرہ و ایک کمین گاہ میں
 چھپے اور دونوں ساتھیوں سے کہا کہ علیحدہ علیحدہ پوشیدہ ہوں جب یہ لوگ
 غافل ہونگے انپر حملہ کرینگے تکبیر کی آواز کے ساتھ نکل آنا جب رات اندھیری ہوگئی

۲۷
 عامر بن ابیطردودہ
 لیکر آیا اور بطریق
 اسلام سلام علیک کی
 محکم بن خثاریہ نے
 اسکو قتل کیا اور کہا
 کہ تو مسلمان نہیں
 ہوا اس پر یہ آیت
 نازل ہوئی
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ
 فِي الْأَرْضِ فَتَبَيَّنُوا
 وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ
 أَلْفَىٰ إِلَيْكُمْ
 السَّلَامَ كُنتَ
 مُؤْمِنًا ائمہ
 بعد کو وہ لوگ
 طالب قصاص ہوئے
 سفارش جناب
 رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پچاس اونٹ
 دیت کے لیکر
 راضی ہوئے اور
 شہر پہلا بن
 عمیر معروف
 ابو جبرہ
 واسلمی کا
 اسکا قصہ
 یہ ہے کہ
 جناب رسول
 اللہ صلی
 اللہ علیہ
 وسلم
 کو خیبر
 پہنچی کہ
 ایک شخص
 قبیلہ جشم
 میں سے
 رفاعہ بن
 قیس یا
 قیس بن
 رفاعہ
 بیت سے
 آدمی لیکر
 موضع
 غایم میں
 وارد ہوا
 ہے کہ
 مقابلہ
 جناب
 رسول
 اللہ صلی
 اللہ علیہ
 وسلم
 کیا اسطے
 اور لوگ
 جمع کرے
 اور وہ
 شخص
 نام آور
 صاحب
 وقار
 قبیلہ
 جشم کا
 ہے
 جناب
 رسول
 اللہ صلی
 اللہ علیہ
 وسلم
 نے ابو
 جبرہ کو
 بلایا اور
 دو صاحب
 صحابہ میں
 سے اور
 تھے تینوں
 کو حکم
 فرمایا کہ
 خبر لاؤ
 میں ایک
 ایسی اونٹنی
 ضعیف انکو
 ملی جو
 کیلینے
 سے چلتی
 تھی ایک
 صاحب او
 سپر سوار
 ہوئے اور
 ہتھیار
 تیر و
 کمان و
 تلواریں
 ساتھ لیں
 وقت مغرب
 قریب
 لشکر کفار
 کے پہنچے
 ابو جبرہ
 و ایک
 کمین گاہ
 میں چھپے
 اور دونوں
 ساتھیوں
 سے کہا کہ
 علیحدہ
 علیحدہ
 پوشیدہ
 ہوں جب
 یہ لوگ
 غافل
 ہونگے
 انپر
 حملہ
 کرینگے
 تکبیر
 کی آواز
 کے ساتھ
 نکل آنا
 جب رات
 اندھیری
 ہوگئی

بعد عشا کے کفار کے مویشی کا ایک چرواہا تھا وہ چلا یا رفاعہ بن قیس مستعد ہو گیا
 کہ چرواہے کو کوئی واقفیت پیش آیا ہے میں جاتا ہوں اور تلوار لیکر چلا اور لوگ مانع
 بھی ہو مگر وہ نہ مانا ابو جحدر کو جس طرف تھے اس طرف سے گذرا ابو جحدر نے ایک
 تیر لگا یا رفاعہ کے جگر کے پار ہو گیا بغیر آواز نکالے ٹھنڈا ہو کر گر پڑا ابو جحدر کو
 نے اس کا سر کاٹ لیا پہ ابو جحدر نے لشکر کفار پر پہنچ کر تکبیر کہی وہ دونوں حساب
 بھی پہنچ گئے اور تکبیرات کمر خوب داد شجاعت دی اور بہت کفار قتل کئے اور بہت
 غنیمت کا مال اور بہت سے اونٹ اور عورتیں اور بچے مدینہ منورہ کو لائے اور
 سر پہی رفاعہ کا لائے تیرہ اونٹ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جحدر کو
 عنایت فرمائے اور سر پہی عبد اللہ بن خدا فہ سلمیٰ ان حضرت کو سہارا فرما کر بیجا تھا اور
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تاکہ انکی اطاعت کرنا یہ حضرت ہم
 سے ناراض ہوئے حکم دیا کہ لکڑیاں جمع کرو سب نے لکڑیاں جمع کیں پر حکم دیا
 کہ اسے جلاؤ جب خوب آگ ہو گئی تو حکم دیا کہ سب اس میں گس جاؤ اس وقت
 ایک نے دو سر کی طرف دیکھا اور کہا کہ ہم لوگ آگ سے بچنے کے واسطے
 امت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہوئے ہیں ہم آگ میں داخل
 نہونگے پھر غصہ عبد اللہ کا بھی فرو ہو گیا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو جحدر

کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر آگ میں چلے جاتے پھر نہ بھگتے یعنی دوزخی ہوتے
 اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ امر خلاف شریع و مسلم مثل خودکشی وغیرہ میں اطاعت حاکم
 ضرور نہیں ہے۔ ذلیقہ دہشت میں عمرہ حضرت نے ادا فرمایا اور حضرت بیہونہ المکونین
 سے عقد ہوا موضع شرف میں شب زفاف ہوئی خدا کی شان و ہین مزار مبارک
 حضرت بی بی بیہونہ کا ہوشہ ہجری جمادی الاول میں غزوہ موتہ ہوا مصفا
 بلقا ملک شام میں سبب اسکا یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے نامہ مبارک بنام قیسروم بدست حارث بن عبید از دی کے بھیجا تھا تمہیں
 بن عمرو نے گرفتار کیا اور حارث کو شہید کیا سو اسے حضرت حارث کے کوئی
 قصد جنایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قتل نہیں ہوا تھا جب حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو خبر پونچھی سخت ملال ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر و اتین
 ہزار صحابہ کا روانہ کیا زید بن حارثہ کو سردار کیا اور حکم فرمایا کہ زید شہید ہوں
 تو جعفر بن ابی طالب سردار ہوں وہ بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ سردار
 ہوں جب لشکر روانہ ہو کر موضع معان میں پونچھا خبر ملی کہ ایک لاکھ فوج
 مخالفت کی موجود ہے روم سے اور ایک لاکھ نخم و یلعان وغیرہ کی دو لاکھ کی
 جمعیت ہے دور و زوہان قیام کر کر شور رہ کیا بعض کی اسے ہوئی کہ جناب

خدا اللہ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ

بیہونہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دینا چاہئے اور مدد طلب کرنا چاہئے
 عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ ہم عرد و قوت پر نہیں اڑتے بلکہ جس دین کا اللہ تعالیٰ
 نے ہم پر فضل کیا ہے اس کے واسطے اڑتے ہیں دو نیکیوں میں سے ایک ضرور ملیگی
 یا شہادت یا فتح بس اللہ کا نام لے کر بڑھے موضع موتہ پر تکبیر کہتے ہوئے پونچے
 وہاں مقابلہ کفار کا ہوا خوب خوب جاننا زبان مسلمانوں نے کین نیزہ زید بن حارثہ
 کے ہاتھ میں تھا فوج کفار نے نزعہ کر لیا اور تیروں سے بدن مبارک چبکے حضرت
 زید گھوڑے سے شہید ہو کر گرے اور وقت نیزہ حضرت جعفر برادر
 شیر خدا حضرت علی نے لیا اور خوب لکھو لکھو لڑے حضرت جعفر کے گھوڑے کی
 کوچین کفار نے کاٹ ڈالین پیدل لڑے داہنا ہاتھ کاٹ گیا تو نیزہ بائیں ہاتھ
 میں لیا اور لڑے جب بائیں ہاتھ بھی کاٹ گیا گرے اور شہید ہو کر پرنیزہ
 عبد اللہ بن رواحہ نے لیا اور خوب لڑے اور شہید ہوئے پہر ثابت بن ارقم
 نے لیا اور کہا کہ کسی کو سہرا پسند کرو میں سرداری نہ کروں گا پرنیزہ حضرت خالد
 بن ولید نے لیا اور کفار میں نہر میت پڑی مسلمان بھی اس بل چل سے بھاگے
 غزنہ دو لون شکر ایک دوسرے بھاگے فتح و شکست کسی کی نہیں ہوئی
 عین بروز واقعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو کل واقعہ سے مطلع فرمایا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو دکھائے گئے جعفر وزید اور ابن
 رواحہ موتی کے خیمہ میں ہر ایک ایک لک تخت پر جلوہ افروز ہیں اور جعفر کو اللہ تعالیٰ
 نے بدلے ہاتھوں کے دو پر عطا فرمائے جس سے جنت میں اڑتے پھرتے ہیں
 جب ہی سے جعفر طیار مشہو ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم یحییٰ بن یونس نے جب موت سے
 واپس آکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر بیان کرنا چاہی تو حضرت نے
 فرمایا کہ چاہے تم بیان کرو یا میں بیان کروں یحییٰ نے عرض کیا کہ حضور ہی ارشاد
 فرماؤ میں حضرت نے تمام واقعات بیان فرمادیئے اٹھنے سے عرض کیا کہ اللہ کوئی بات
 بھی آپ نے بیان سے فرو گذاشت نہیں فرمائی جمادی الثانی سنہ ہجری میں غزوہ
 ذات السلاسل ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ قضاۃ کے لوگ
 جمع ہوئے ہیں اور مدینہ منورہ پر حملہ کیا چاہتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
 عمرؓ کو بلا لیا اور علم سفید اور نیزہ سیاہ اوٹکو مرحمت کیا اور بنی مہاجرین
 انصار و انصار ساتھ کئے اور تیس گھوڑے اور یہ کم فرمایا کہ غدرہ و بلقان سے مدد
 لینا یہ صاحب رخصت ہوئے راتوں کو چلتے تھے دن میں ٹھہرتے تھے جب
 قریش کے کفار کے پیچھے معلوم ہوا کہ کفار کی جماعت بہت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب
 نے خاص طرف جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ کیا جناب رسول اللہ

غزوہ ذات السلاسل

ملہ اور من
پاک کردی جانی
محقق الدیہ
مکرم کسہ والا

علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ رضی بن جراح کو مع دو سو اخیر انصار و مہاجرین جن میں
حضرت ابوبکر صدیق و عمر بن خطاب بھی تھے روانہ فرمایا جب یہ اون سے مل گئے
تو حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح نے یہ ارادہ کیا کہ خود امانت کریں حضرت عمرو بن
العواس نے فرمایا کہ میں سردار لشکر ہوں اور تم نفع میرے کر کے بھیجے گئے ہو حضرت
ابوعبیدہؓ نے قبول فرمایا اور اتفاق ہو کر حملہ کیا اور قضاہ کے شہزاد پر غالب
آئے اور آخر تک انکو بھگا دیا ذات السلاسل نام اس غزوہ کا اسوجہ سے ہے
کہ ایک نہر جسکا نام سُلْسُل تھا اس پر یہ لوگ ٹھہرے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ لشکر
نے آپس میں ایک دوسرے کو پکڑ کر باندھ لیا تھا اس وجہ ذات السلاسل نام رکھا گیا
اسی غزوہ میں حضرت عمرو بن العاص کو احستلام ہوا تھا رات میں بہت سردی
تھی تب تم سے صبح کی نماز پڑھانی جیبتینہ منورہ کو لوٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے صحابہ نے عرض کیا کہ اس طرح پر حالت جنابت میں حضرت عمرو بن العاص نے
نماز پڑھانی حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو تم نے بحالت جنابت نماز پڑھانی حضرت
عمرو نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْلُوبُواْ اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا بوجہ زیادہ سردی ہونے کے میں تمیم کر کر نماز پڑھانی
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کچھ نہ کہا عرض کہ اس سے یہ

بات سامت ثابت ہے کہ اگر سردی زیادہ ہو اور طبیعت کو احتمال ضرر ہو تو تیمم کر لے اور نماز صبح ادا کرے نہ ایسا کہ جیسے کہ اس وقت کے اکثر لوگ کاہلی کرتے ہیں اول تو بخوف سردی کے نہاتے نہیں اور وقت صبح کا قضا کر کے نہاتے ہیں اور پھر قضا ادا کرتے ہیں یہ بالکل خلاف کرتے ہیں بلکہ اونکو چاہئے کہ ایسی حالت میں تیمم کریں اور نماز کو قضا نہ کریں اور وقت پر نماز ادا کریں جب شہ میں مسرت ابو عبیدہ بن جراح کا جنکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع تین سو مہاجرین و انصار کے جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے طرف ایک گروہ حبشہ کے موضع قبیکہ کو قریب سمندر کے مدینہ منورہ سے پانچ شب کی راہ پر بھیجا کہ قافلہ کفار و لشیر سے مقابلہ کریں راہ میں اصحاب کو بھوک شدید معلوم ہوئی اپنے ذخیرت کے کھائے پھر تین تین اونٹ تین روز تک قربانی کے حضرت ابو عبیدہ نے قربانی کرنے سے منع کیا کہ سواری کو نہیں رہتے سمندر نے ایک جانور مردہ جس کا نام عنبر تھا باہر پھینک دیا پندرہ روز تک تمام اصحاب نے اسی میں سے کھایا ٹرائی تھیں ہوئی جب مدینہ منورہ کو واپس آئے حضور میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرض کیا حضور نے فرمایا کہ وہ رزق اللہ تعالیٰ نے مشکوٰۃ مرحمت فرمایا کچھ باقی ہے تو ہمکو بھی کھلاؤ چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اوسمین سے تناول فرمایا اسی سے حلال ہونا دریا میں مری
 ہوئی مچھلی کا ظاہر ہوا اور میتہ جو حرام ہے اوسمین مچھلی داخل نہیں ہے بلکہ
 اللہ تعالیٰ نے بلفظ طعام بحر حلال فرمایا اَحَلَّ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ حضرت
 ابوبکر صدیق و حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جو مچھلی دریا میں مری
 ہو وہ طعام بحر ہے دسویں رمضان شہہ ہجری کو جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے قصد مکہ معظمہ کا واسطے خالی کرانے کے کفار سے فرمایا اس
 دن سے چند روز پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم
 تیاری کا فرمایا تھا لیکن یہ کہ ارادہ فلان طرف کا ہے مخفی رکھنا تھا اور اپنے
 اہل کو بھی اپنے سفر کے سامان کرنے کا حکم فرمایا تھا مگر نظام مراد کسی کو معلوم
 نہ تھا حتیٰ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی جناب بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے
 اور پوچھا کہ کہاں کے واسطے سامان ہوتا ہے حضرت بی بی عائشہ نے ارشاد
 فرمایا کہ مجھ کو خبر نہیں پھر حضرت نے اصحاب سے ارشاد فرمادیا تھا کہ مکہ کا قصد ہے
 اور دعارفانی کہ یا اللہ آنکھیں اور خبر بن قریش کی بن ہو جاوین جب تک ہم
 اوسکے شہر میں نہ پہنچیں۔ حضرت عاتب نے قریش کو خط لکھا جو پکڑا گیا جس کا
 پورا قصہ احوال حضرت عاتب بن ابی بلتعین لکھا گیا ہے حضرت رسول اللہ

حلال کیا
 گناہ سے
 واسطہ شمار
 دیا کا اور
 طعام دیا کا

روزِ جمعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع دس ہزار لشکر حجاز را صاحب اختیار مسلمانان فی زقار
 کے منزل بمنزل کوچ فرماتے تھے حضرت عباس چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے مع اہل و عیال مسلمان ہو کر ہجرت کئے ہوئے طرف جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے آتے تھے راستہ میں صحفہ میں ملے اور ابوسفیان بن حارث
 چچا زاد بھائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے بیٹے جعفر کے
 اور عبداللہ بن ابی امیہ بیوی زاد بھائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے عاتکہ اونکی والدہ تھیں مقام ابوامین مسلمان ہو کر ملے ان سے حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا بوجہ اسکے کہ حالت کفر میں ایذا پہنچائی تھی جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوسفیان نے اشعار جو کہ تھے اور عبداللہ نے
 کہا تھا کہ اے ایلمن نہ لاوین گے جب تک زمین سے شیمہ نہ جاری کر دین حضرت
 ام سلمہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے جناب عبداللہ کی تھیں اور حضرت علی نے فرمایا کہ سامنے
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاؤ اور وہی کہو جو حضرت یوسف کے بہائیوں
 نے کہا تھا پس ایسا ہی کیا اور سامنے سے آکر پڑھا تَاَلَلّٰہُ لَقَدْ اٰتٰہُ اللّٰہُ عَلَیْہِا
 وَاِنْ کُنّا لَنَاجِیْہِ عِیْنِ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 لَا تَزِیْبَ عَلَیْکُمْ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِ یعنی وہی جواب جو حضرت

۱۰
 معاصرین

۱۱
 انتہی

۱۲
 حیدر آباد

۱۳
 حیدر آباد

۱۴
 حیدر آباد

۱۵
 حیدر آباد

۱۶
 حیدر آباد

۱۷
 حیدر آباد

۱۸
 حیدر آباد

۱۹
 حیدر آباد

۲۰
 حیدر آباد

۲۱
 حیدر آباد

۲۲
 حیدر آباد

۲۳
 حیدر آباد

۲۴
 حیدر آباد

۲۵
 حیدر آباد

۲۶
 حیدر آباد

۲۷
 حیدر آباد

۲۸
 حیدر آباد

۲۹
 حیدر آباد

۳۰
 حیدر آباد

یوسفؑ نے فرمایا تھا پھر ایسے پکے مسلمان ہوئے کہ ابوسفیان بن حارث نے کبھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر اٹھا کر بات نہیں کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جنتی فرمایا اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو اسید ہے کہ فیہ تم مقام حمزہ رض کے ہیں جب انکا وقت وفات ہوا لوگوں سے کہا کہ مجھ پر مت روؤ میں جب سے مسلمان ہوا کوئی خطای تو لی بھی مجھ میں نہیں ہوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ فہرست مکہ شہر میں ہوتا ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منظر ان مقام پر پہنچے سبکو حکم فرمایا کہ آگین روشن کرو دس ہزار جگہ آگ روشن کی گئی اور بہرکت دعا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وقت تک قریش کو مطلق خبر ارادہ اور روانہ ہونے لشکر اسلام کی نہ پہنچی تھی ابوسفیان بن صخر بن حرب اور بیل بن دغاشب کو پہرنے کو مکہ سے نکلے تھے اور خون نے آگین روشن دیکھیں وہ آپس میں کہتے تھے کہ اس سے پہلے اس قدر روشنی کبھی نہیں دیکھی اس طرف سے حضرت عباسؓ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر بن جناب رسول اللہ کے سوار ہو کر اس تلاش میں نکلے کہ کوئی ملجاوے تو قریش کو کھلا بھیجوں کہ عائد حاضر ہو کر اطاعت قبول کریں درمیں مسیح کو قہر و غضب کے ساتھ لشکر اسلام آہور

ہو گا کہ آواز ابوسفیان بن صخر بن حرب کے گوش مبارک حضرت عباس
 مین پونجی پہنچا کر آواز دی ابوسفیان بن صخر بن حرب نے بھی حضرت عباسؓ کی
 آواز پہنچی اور پوچھا کہ یہ کیا سحر ہے حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع افواج اختیار ماہرین و انصار بقصد فتح وغالی
 کرانے بیت اللہ کے اشرار و اصنام سے تشریف لائے ہیں صبح کو انشاء اللہ تعالیٰ
 فتح ہوگی اور تمہاری گردنیں ماری جاوین گی ابوسفیان بن صخر بن حرب نے
 کہا کہ قربان تم پر میرے مان اور باپ اب کیا کروں جس سے جان بچے حضرت
 عباسؓ نے فرمایا کہ میرے پیچھے خچر پر سوار ہو چنانچہ ابوسفیان سوار ہوا جس لشکر
 کے سامنے سے ہو کر گذرتے تھے لوگ خچر جناب سوال سد کا پہچانتے تھے اور
 حضرت عباسؓ کو پہچان کر کہتے تھے کہ حضور کے چچا حضور کے خچر پر ہیں جب حضرت
 عمرؓ کے لشکر پہنچ گئے حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور ابوسفیان بن حرب کو
 پہچان کر کہا کہ دشمن خدا پر احمد مند کہ قدرت حاصل ہوئی اب اسکی گردن مارو گا
 اور یہ کہ حضرت عمرؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلے اور
 حضرت عباسؓ بھی جیٹ کر حضور مین حاضر ہوئے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ابوسفیان
 کے گردن مارنے کی اجازت فرمائیے حضرت عباسؓ نے عرض کیا کہ میں امان دے گا

حجت جب زیادہ ہوئی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو عباس
 کا ایمان زیادہ دوست و محبوب ہے بہ نسبت اسکے کہ خطاب پدر عر ایمان لائے
 اور حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ شب کو اپنے پاس رکھو صبح کو حاضر کرو جب
 صبح کو حاضر کئے گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ افسوس
 نبی پر ابوسفیان کہ تو نہیں سمجھتا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں اور نہ سوا اللہ کے
 کوئی لائق عبادت اور پوجنے کے ہے ابوسفیان نے کہا کہ میں ایسا ہی سمجھتا ہوں
 پھر ارشاد ہوا کہ افسوس نبی پر نہیں سمجھتا کہ میں رسول اللہ ہوں دین حق پہلے آتا ہوں
 ابوسفیان نے کہا کہ آپ کو حلیم و کریم جانتا ہوں مگر رسول اللہ ہونے کی بابت دل
 میں کچھ اب تک شک ہے حضرت عباسؓ نے کہا جھڑک کر اسلام قبول کر اور کہہ
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَبْلُ اس سے کہ گردن ماری جاوے
 پس اسلام قبول کیا اور کلمہ شہادت پڑھا اور سوقت حضرت عباسؓ نے حضور میں
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرض کیا کہ یہ سردار قوم ہے اسکو
 کچھ اعزاز دینا چاہئے حضور نے حکم نافذ فرمایا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر
 میں داخل ہوا اسکو امان ہے جو اپنا دروازہ بند کر لے اسکو امان ہے جو کوئین
 داخل ہوا اسکو امان ہے اور حضرت عباسؓ کو یہ حکم فرمایا کہ ابھی انکو اپنی حرمت

بین رکھو جب تک لشکر انکے سامنے سے گذرین پہلے شکر جزا اصحاب خیار مہاجرین
 و انصار تیار ہو کر یکے بعد دیگرے چلنا شروع ہوئے اور ہر ایک قبیلہ قبیلہ
 کا لشکر سامنے سے ابوسفیان کے گذر مٹاتا تھا اور ہر ایک کو ابوسفیان حضرت
 عباس سے پوچھتا تھا کہ یہ کون اور یہ کون حضرت عباس ہر ایک کو بتاتے
 تھے سب سے اخیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر مہاجرین و انصار
 میں تشریف فرما ہوئے کہ ان سب اصحاب کی شان و فز و سلاح کی چمک دمک سے
 آنکھیں خمیرہ ہوتی تھیں ابوسفیان نے پوچھا یہ کون ہیں کہ انکے متابلاً
 کی کسی کو بھی طاقت نہیں حضرت عباس نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم مع مہاجرین و انصار کے ہیں ابوسفیان نے کہا کہ اے عباس
 آج بڑا ملک تمہارے ہتیجے کا حضرت عباس نے فرمایا یہ شان نبوت ہے نہ بادشاہی
 علم انصار رضی اللہ عنہم کا سعد بن عبادہ کے ہاتھ میں تھا جب سعد ابوسفیان
 بن مخرنہم کے سامنے آئے تو کہا کہ آج ذلیل کیا اللہ نے قریش کو
 جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے سامنے ہوئے ابوسفیان
 نے شکایت قول سعد کی کہ یہ کہا حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ
 نے بھی عرض کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ نے

عظمت نبی کعبہ کو آج وہ روز ہے کہ عزت دی اللہ تعالیٰ نے قریش کو بہر
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم سعد بن عبادہ سے لیکر انکے بیٹے قیس کو دیا
 اور ابوسفیان نے مکہ میں پہنچ کر بہت بلند آواز سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی
 ایسے لشکر جہار کے ساتھ کہ کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں
 داخل ہوا و سکوا مان ہے جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے اسکو امان ہے جو مسجد
 حرام یعنی کعبہ میں داخل ہوا و سکوا مان ہے یہ سن کر بہت لوگ اپنے اپنے
 گھر بن میں داخل ہوئے اور دروازے بند کر لئے جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور خالد بن ولید
 کو بستی کے ایک طرف سے حکم داخل ہونیکا فرمایا اور دوسری طرف سے
 حضرت زبیر کو اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو جنگل کے راستہ کی طرف
 متعین فرمایا خالد بن ولید کو حکم فرمایا کہ جو تم سے مقابل ہوا و سکوا کاٹ
 ڈالو اور حضرت ابو ہریرہؓ کو بلا کر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ انصار حاضر ہوئے اور گرد
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ کر کے کھڑے ہوئے چند اوباش قریش
 بسر پستی عکرمہ بن ابی حبل و صفوان بن امیہ و عقیل بن عمر و کئے مقابل ہوئے
 اور لڑائی شروع ہوئی حضرت خنیس بن خالد بن ربیعہ اور کرز بن جابر قریشی

مسلمانوں کی طرف سے شہید ہوئے اور بارہ کفار قتل ہوئے عکرمہ و سفوان
 بہاگ گئے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم کرم میں داخل ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا طواف کعبہ کیا اور کمان حضور کے
 ہاتھ میں تھی گرد کعبہ اور کعبہ کے اوپر تین سو ساٹھ بت تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کمان سے بتوں کو گراتے تھے اور فرماتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
 إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ
 اور بت اوندھے گرتے تھے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ اور حاکم نے
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ایک بت اور کعبہ کے تھا حضرت علی سے جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت علیؑ بیٹھ گئے قدم مبارک دو دنوں شانوں پر اون کے
 رکھے اور ارشاد فرمایا کہ اوٹھو حضرت علیؑ باریت زانو ٹھاسکے جب حضرت علی کے
 ضعف کو دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو دنوں حضرت علی سے اوترے
 اور خود بیٹھے اور حضرت علی کو دو دنوں مبارک چڑھ بیٹھایا اور کھڑے ہوئے اور
 فرمایا کہ بت اوپر سے پھینک دو وہ بت تانبے کا تھا اور بوسے کی بیخون سے زمین تک
 گڑا ہوا تھا حضرت رسول اللہ فرماتے تھے آتِ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ انْخ

سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۹

لَا تَدْعُ إِلَى الْبَاطِلِ
 بَدَلِ تَعْلِيمِ نَبِيِّكَ

عسین بیہا کرتا
 پہلی بار باطل کو
 اور نہ دوبارہ کرنا
 ہے ۱۱۵ لیا
 حق اور گمراہ
 باطل ۱۱

۴۴
نہایت
مہر و کرم

تشریش تم کیا سمجھتے ہو میں نہتہ کرخ میں کیا کروں گا سب نے
عرض کیا کہ آپ بھلائی کریں گے بھائی کریم ہوا اور اولاد کریم بھائی
کی ہو نہ ریا کیا کہ میں تم سے وہ کہتا ہوں جو حضرت یوسفؑ نے
اپنے بھائیوں سے کہا تھا لَا تَزْنِیْ عَلَیْکُمْ الْیَوْمَ تم سب جاؤ مختار
و آزاد ہو پھر بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں اور عثمان بن
طلحہ کو جو پہلے سے چابی بردار تھے کبھی کعبہ کی عطا فرمائی
اور نہ ریا یا لے اسکو ہمیشہ کیواسطے نسلا بے نسل کوئی تہہ سے
نہ چھینے گا مگر ظالم جب عثمان بن طلحہ کبھی لیکر تھوڑی دور چلے
کہ حضورؐ نے پھر پکارا اور فرمایا کہ میں نے تم سے قبل ہجرت کے

ایام جاہلیت میں خانہ کعبہ و شہزاد و پرنسپس کو کہولا جاتا تھا ملامت ان ایام کے ایک و رنجاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے نشر یف لائے اور عثمان بن طلحہ سے خانہ کعبہ کے
کوئلے کو فرمایا عثمان بن طلحہ نے سختی سے جواب دیا تھا تو حضرت نے حکم کیا اور فرمایا تھا کہ ایک
روز کبھی میرے ہاتھ میں ہوگی جسکو چاہو نگادو نگا عثمان بن طلحہ نے کہا تھا کیا اوس روز
قریش ذلیل و خوار ہو جاویں گے کیا مر جاویں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تا نبین بلکہ مغز و موت رہو گئے اوس روز وہ بات یاد دلائی ۱۳

کہ تھا کہ ایک روز یہ کبھی میرے ہاتھ میں ہوگی جس کو چپ ہونگا
 دوں گا عثمان بن طلحہ نے عرض کیا صحیح فرمایا حضور نے اَشْهَدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
 اور حکم فرمایا حضرت بلال نے خاند کعب کے اوپر اذان کہی میدان میں قریب خانہ
 کعب کے ابوسفیان بن صخر بن حسرہ و عتاب بن اسید اور حارث بن ہشام اور
 چند اشراق قریش کے بیٹھے تھے عتاب نے کہا کہ اے اللہ نے اکرام کیا سر دار پر
 ہماری باتیں اونکے کان تک نہیں پہنچتی ہیں اگر کوئی خلاف شان بات کہی
 اے تو سن لیں گے حارث نے کہا کہ اگر مجھ کو رسول برحق ہونا ثابت
 ہو جاوے تو میں اطاعت کروں ابوسفیان نے کہا کہ ان باتوں کی نگرانی
 حضرت کو خبر دیدین گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب باتیں ان لوگوں سے بیان
 فرمادیں کہ یہ تم نے کہا تھا حارث و عتاب نے اوس وقت کلمہ شہادت پڑھا اور
 بصدق دل ایمان لائے اور عرض کیا و اے کوئی شخص ہم سے اوٹا بھی نہیں
 جو ہم سمجھیں کہ کسی نے کہا یہاں ہوگا یہ حضرت حضور کا معجزہ ہے اسکے بعد حضرت
 اپنی بیوی ام ہانی کے گھر تشریف لے گئے غسل فرمایا اور آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی
 جب فتح کامل ہو چکی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو امان دی سو آ
 نو اشخاص کے جنہیں تین عورتیں اور چھ مرد تھے اونہیں سے عَبْدُ اللّٰہِ سُرَی

بن خطل اور رعارث بن نفیل و یس بن صباہ اور ایک لونڈی قتل ہوئی باقی
 سب سلمان ہو اور خون معاف ہوا دوسرے روز فتح کے جناب سول الصلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا پہلے حمد و ثناء سے خداوند عالم ادا
 فرمائی پھر فرمایا کہ اللہ نے مکہ کی حشر فرمائی ہے جس روز اللہ تعالیٰ نے
 زمین و آسمان پیدا کئے جو شخص کہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہو اسکو
 حرام ہو خون بہانا و زنت کا ٹٹا اگر کوئی دلیل پکڑے رسول اللہ کے قتال
 کی تو اسکو جواب دو کہ ایک وقت خاص کے لئے اپنے رسول کو اجازت ہی
 تھی خدا نے پھر حشر مکہ کی بدستوری بعد فتح کے انصار رضی اللہ عنہم
 باہم تذکرہ کرنے لگے کہ اب اپنا طون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ
 میں آگیا اپنی قوم کی محبت دل میں آگئی اب واپس مدینہ کو تشریف نہ لیجاویں گے
 پس وحی نازل ہوئی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے پوچھا کہ کیا ذکر
 کرتے تھے انصار نے عرض کیا کہ پیغمبر میں حضرت نے باصرار پوچھا جب حال
 عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ اللہ زندگی تمہارے پاس
 اور موت تمہارے پاس انصار نے عرض کیا کہ واللہ مجھے بوجہ بخیلی کے کہا یعنی اچھا
 بخیلی محبت میں ضرور ہوتی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے شعر غیر تم باتو جانا ست کہ گزرت دھندل
 نہ گذارم کہ در آئی بخیلیاں و گران۔

نہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا اور کے پاس رہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اللہ اور رسول اللہ تصدیق تمہارے قول کی کہتے ہیں اور تمہارا عند
 قبول کرتے ہیں یہ طلب حدیث صحیح مسلم روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر جناب ہوا اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم طواف کعبہ کر رہے تھے کہ فضالہ بن عسیر نے قتل کیا
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حضور نے فرمایا کیا فضالہ ہے عرض کیا ہاں فضالہ ہوں
 فرمایا کہ تو اپنے دل میں کیا باتیں کرتا تھا عرض کیا خدا کو یاد کرتا تھا پس ہنسے جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا استغفر اللہ اور فضالہ کے سینہ پر ہاتھ رکھا
 کہ فضالہ کے قلب کو تسکین ہوئی فضالہ کہتے ہیں کہ کبھی کوئی چیز منفرح نہ ہو شکار
 جب سے میں پیدل ہوا دست مبارک سے زیادہ مجھ کو نصیب نہیں ہوئی اتنی
 یہ فضالہ اپنے گھر کو لوٹے راستہ میں ایک عورت جس سے اونکا تعلق تھا
 بلانے لگی حضرت فضالہ نے کہا کہ اللہ اور اسلام اب تیرے پاس آنے سے
 منع کرتے ہیں اور چند اشعار اسی مضمون کے پڑھے سناں اللہ و بھکدہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام شہر مکہ معظمہ میں منادی کرادی کہ جو
 شخص خدا تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لایا ہے وہ اپنے گھر میں بت نہ رکھے جو بت
 ہوں وہ توڑ ڈالے اسکے بعد شہرہ خالد بن ولید ۲۵ رمضان سنہ کو طرف

بت کے جس کا نام عُمّی تھا ستریس سواروں کے اصحاب سے بیجا خالد بن ولید نے
 اسکو توڑ ڈالا اور حضور میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر
 عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ کچھ اور بھی دیکھا خالد بن ولید نے عرض کیا کہ اور تو
 کچھ نہیں دیکھا ارشاد ہوا کہ بت نہیں ٹوٹا پھر خالد بن ولید لوٹے اور نہایت
 غیظ میں تلواریں برہنہ کر لی سامنے سے دیکھا کہ ایک زن برہنہ سیاہ فام بال کبیرہ
 اور پجاری بت کا چلانا ہوا چلی آتی ہے حضرت خالد بن ولید نے اللہ اکبر
 کہہ کر تلوار ماری اور دو ٹکڑے اس زن ناپاک کے کر دیئے اور پھر حاضر ہو کر
 واقعہ عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب عُمّی توڑا گیا
 اور اب اللہ تعالیٰ سے اسید ہے کہ اس ملک میں بت پرستی نہوگی سترہ حضرت
 عمر بن عاص طے بٹ کے جس کا نام سَوَاع تھا بیجا اسکو پجاری نے کہا کیا
 ارادہ ہے عمر سترہ کہا اسکو توڑیں گے پجاری نے کہا کہ تمہارا منقہ و زمین حضرت
 عمر بن عاص نے کہا کہ اب تک تم لو اعتقاد پر قائم ہو کیا یہ بت سننا ہی یاد دیکھتا ہے
 اور اسکو توڑ ڈالا خزانہ اسکا خالی تھا پجاری سے کہا دیکھا تو نے کیسے ٹوٹا
 وہ ایمان لے آیا سترہ سعید بن زید اشملی کو طرف بت مناتہ کے بیجا وہ بت
 اس دشمن زرج قوموں کا تھا یہ صاحب میں سواروں سے گئے اسکو پجاری

سترہ دوم

سترہ سوم

بی پوچھا کیا ارادہ ہے وہی جواب پایا کہ اسکو توڑ بیگا ارادہ ہے پوجاری نے
 کہا تمہاراوریہ حوصلہ سعید ابن زید اوسکی طرف کو بڑھے کہ ایک زن ناپاک
 بہت ہو پریشان چلاتی سینہ کو پیٹتی سامنے سے نمود ہوئی پوجاری نے کہا کہ اے
 مٹا اپنے دشمنوں کو لے سعید نے ایک ہی تلوار سے اوسکا کام تمام کیا اوبھر
 بت سنگی کو توڑا خزانہ خالی پایا ستر یہ خالد بن ولیدؓ کا کمر بعد اندام عزیٰؓ مضر
 بنی جذیہ کے سر سارے تین سو مہاجرین و انصار کے اور مع قبیلہ بنی سلیم کے
 واسطے دعوت اسلام کے بھیجا قبیلہ بنی جذیہ پر پونچھے اوسے پوچھا تم کون ہو
 کہا مسلمان نماز پڑھتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق سمجھتے ہیں مسجدیں بناتے
 اذان ہوتی ہے حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا پھر سلاح بندی کی کیوں ہر شخص اس
 قبیلہ بنی جذیہ نے کہا کہ ایک قوم عرب ہے ہم سے عداوت ہے ہم سمجھتے تم لوگ
 وہی ہو خالد بن ولیدؓ نے ہتھیار رکھنے کا حکم دیا بنی جذیہ نے ہتھیار ڈال دئے
 حضرت خالدؓ نے اونکو قید کرکرا اصحاب کے سپرد کر دیا صبح کو خالد بن ولیدؓ حکم دیا کہ
 جسکے پاس جو قیدی ہو قتل کر ڈالو بنی سلیم نے تو قتل کئے باقی اصحاب نے چھوڑ دئے
 حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس باب
 میں مناقشہ بھی ہوا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پونچھی تو حضرت

حضرت
 خالدؓ

مشرک تھا ہتھیار عاریت مانگے اوس نے سوزرہ اور تواتر دمیون کے لائق ہتھیار
 دیئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مع دس نہار مہاجرین انصا
 اور دونہار راہل مکہ اور انسی آدمیوں کے جو اس وقت تک مشرک تھے انہیں میں صفوان
 بن امیہ و شکیبہ بھی تھے کوچ فرمایا مشرکین مقابل نے خبر کوچ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مع مہاجرین و انصار دونوں مسلمان قریش جمعیت کثیرہ مستعدی
 لشکر ہزار کی سنی مستعد ہو گئے اور گھاٹیوں کا بند و بست کر لیا اور جا بجا چوہرے
 تھے جو لشکر اسلام پونچھا چاروں طرف سے یکبارگی دھاوا کیا چونکہ مسلمانوں
 کے دلوں میں اپنی کثرت جماعت و دلاوری کا غور تھا اللہ تعالیٰ جل شانہ
 نے اپنی حکمت کاملہ سے کہ غور ٹوٹے اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہو و
 مسلمانوں کے دلوں پر سواے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 ایک ہیبت پیدا کی اور حسین گریا گری حیرت میں مسلمانوں میں بہا گڑ بڑ گئی
 صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ میں حضرت ابوبکر و حضرت
 عمرؓ اور خاندانی حضرات میں علیؓ و عباسؓ اور ان کے بیٹے فضلؓ اور ابوسفیان بن
 حارثؓ مع اپنے بیٹے کے اور ربیعہ بن حارثؓ و اسامہؓ بن زیدؓ و زیدؓ بن
 ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہم قائم رہے ایمن وہاں شہید ہوئے ایک آدمی مشرکین
 فاضلہ جلیہ لونڈی آزاد بنیہ رسول صلی

میں کا جس کے ہاتھ میں علم سیاہ نیزہ پر تھا اور سرخ رنگ اونٹ پر سوار تھا
 سامنے سے آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو گرا لیا اور قتل کیا اور وقت میں جہنم گون
 کے دل میں کچھ تھا اپنی اپنی باتیں بنانے لگے ابوسفیان بن صخر بن حربؓ کہا کہ اب
 سمندر پر رہی بھاگے ہوئے دم لہن کے ابن ہشام نے کہا کہ جادو باطل ہو گیا
 ایک شخص شیبہ بن عثمانؓ چچی کہتا تھا کہ میں تمام قریش کا بدلہ اکیلا لوں گا اور تمام
 عبر و عجم سمان ہو جاؤں میں کبھی سمان نہ لوں گا جب عین گرامری لڑائی کی تھی
 شیبہ نے تلوار نکالی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑا اور
 تلوار اٹھائی کہ ایک شعلہ ایسا نمود ہوا کہ آنکھیں شیبہ کی بند ہو گئیں پس رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے شیبہ کو آواز دی اور پاس بلایا اور اس کے سینہ پر ہاتھ رکھا اور
 فرمایا یا اللہ اس کو شیطان سے محفوظ رکھ شیبہ نے کہا کہ کوئی چیز خفی کہ مجھ کو
 اپنی جان اور کان و آنکھ بھی ایسی خوشگوار نہ تھی جیسا کہ دست مبارک پہر شاد
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ لڑو شیبہ کہتے ہیں کہ میں
 ایسے جوش سے لڑا کہ اگر میرا باپ بھی زندہ ہو کر مقابل ہوتا اور مشرک رہتا اس کو بھی
 قتل کرتا اور بڑے فضلاء صحابینؓ ہو اور جناب رسول اللہ نے شیبہ سے فرمایا
 کہ اللہ کا ارادہ تیرے ارادہ پر غالب یا شیبہ نے عرض کی کہ میرے واسطے استغفار

فرمائیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفرَ اللہُ لَکَ اے نبی تجھ کو
بخش دیا حضرت عباس سے روایت ہے کہ میں لگام رہا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکڑے ہوئے تہا جب حضرت نے دیکھا لوگوں کا بھاگنا تو آواز دیا
کہ اے گروہ انصار اے اصحاب بیعت رضوان اور حضرت عباس بلند آواز تھے اوں سے
ارشاد فرمایا کہ تم پکارو حضرت عباس نے باواز بلند انصار و اصحاب بیعت رضوان کرا
پکارا یہ آواز پہونچتا تھی کہ سب اصحاب لوٹے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قریب پہنچے اور قلب کو اوستے تسکین ہوئی اور نہایت استقلال سے لڑے
اور خدا تعالیٰ نے ملائکہ مدد کیواسطے بھیجے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ قَاتِلِ اللہ
سَکِیْنَتَہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَّ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُودَ الْکَرَمِ وَہَا اور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رہوار سے اوتر کر کنکریاں لیکر کفار کیٹ
پھینکیں اور فرمایا شَہِیْدِ الْوُجُوْہِ اَنْھُمْ مُؤَاکِفُوْیْ شَخْصٍ بَاقِیْ نَرٰہُمْ حَسْبِیْ اَنْکُمْ
میں کنکریاں نہ پہونچی ہوں پس بھاگے کفار بے سرو پیا اور چھوڑ دیا سب
مال و اسباب و عیال اپنے کو اور منظر مضمور کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم کو
اور غالب کیا اسلام کو اور کر دیا کفار کو ذلیل و خوار و راندہ کے واسطے
ہمیشہ کو پاک کر دیا عرب کو شرک و کفر سے حکم فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ

یہاں اور دوسری روایتیں
ابن عباس سے روایت ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
آواز بلند کرنا شروع کیا
اور یہ کہ انصار و اصحاب
بیعت رضوان کو پکارا
تہا کہ تم لوگ آواز بلند
کرنا شروع کرو
اور یہ کہ انصار و اصحاب
بیعت رضوان کو پکارا
تہا کہ تم لوگ آواز بلند
کرنا شروع کرو

علیہ وسلم نے جمع کرنے غنائم اور قیدیوں کا پس چہ ہزار عورت و بچہ اور چھوٹی لڑکیاں
 اونٹ اور چالیس ہزار سے زیادہ بیٹر مگرمی اور چار ہزار نیلی چاندی کی فراہم
 ویکجا جمع ہوئے وہ سب مسلمانوں تقسیم کئے اور نو مسلموں کو زیادہ دے دیے
 پر سوال شہ عری میں قصد فرمایا جہان قوم ثقیف کے کفار قلعہ بند ہو گئے تھے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا اور دو نیچے ازواج مطہرات کیواسطے کہ حضرت اسلمہ
 و حضرت زینبہؓ تہمتیں کھڑے کر دادئے تھے اٹھارہ روز محاصرہ رکھا اور قلعہ
 پر پتھر برسائے قلعہ میں سے بھی پتھر آئے اون سے بارہ اصحاب شہید ہوئے بعدہ
 محکم حرا واپس ہوا اور احرام باندھ کر عسمرہ ادا فرمایا اور دعا فرمائی کہ یا اللہ قوم
 ثقیف کو ہدایت کرا اور لاؤنگو ہمارے پاس پھر مدینہ منورہ کو واپس تشریف
 لائے منورہ مدینہ منورہ میں داخل نہوے تھے کہ عروہؓ سردار قوم ثقیف کا حاضر
 ہوا اور ایمان لایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اپنی
 قوم میں ہدایت کرنے کو جاتا ہوں ارشاد ہوا کہ تجکو تیری قوم مار ڈالے گی عروہؓ نے
 عرض کیا کہ قوم مجھ کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتی ہے آخر عروہ کے امرا
 سے اجازت ہوئی عروہ نے جب اپنی قوم کو ہدایت کی تمام قوم نے ملکر شہید
 کیا اونکی قوم نے پوچھا تھا کہ قتل ہونے سے تجکو کیا فائدہ ہے کیوں اپنا دین چھوڑتا ہے

عروہ نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل کیا ہے اور مرتبہ حاصل ہو گا جہاں اور شہداء
 اسلام دفن ہیں وہاں مجھ کو دفن کرنا ایک مہینا بعد شہید کرنے عروہ کے قوم ثقیف خاموش
 رہی پھر سوچا کہ ہمیں طاقت مقابلہ عرب کی نہیں ہے صلاح یہ ہے کہ قاصد بجا جائے اور
 صلی اللہ علیہ وسلم بھیجیں عرب یا لیل جو ہم عمر عروہ کا تھا سب نے کہا عبد الیل نے انکار
 جانے سے کیا اور ڈرا کہ میرے ساتھ بھی وہی معاملہ ہو جو عروہ کے ساتھ ہوا پھر
 چہ آدمی مشورہ تمام قوم ثقیف سے منتخب ہو کر واسطے حاضر فی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے چلے اور اس سے پہلے بد شہادت عروہ کو نکال دیا اور ہتھیار اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر
 مسلمان ہو گئے تھے جب یہ گروہ پونچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے واسطے
 خیمہ کھڑا کر دیا اور خالد بن سعید ابلیجی تھے اہل ثقیف یہ چاہتے تھے کہ تین برس تک
 اونکابت لات نہ توڑا جاوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہ کیا پھر سال بھر کی مہلت
 چاہی وہ بھی قبول نہ ہوئی پھر ایک مہینے کی وہ بھی قبول نہ ہوئی اور ابوسفیان بن خسر
 بن حرب و غیرہ بن شعبہ کو واسطے توڑنے بت کے بیجا دوسرا سوال اونکایہ تھا کہ نماز کو
 معاف ہوا اور اپنا بت اپنے ہاتھ سے نہ توڑیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 اے مردی ہے کہ جب جناب رسول اللہ کو عروہ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی فرمایا کہ عروہ کی مثال مسابین
 کی سی ہے وہ بھی اندر سے قوم تھے ایمان لانے پر قوم نے اونکی شہید کیا۔

کہ خیریت تمہارا شمار ہوتا ہے نہ توڑواوین گے مگر نماز نہیں معاف ہو سکتی
 جس میں میں نماز نہیں ادا کرتا میں خنسی میں بدلتا تمام حجت کے جو لوگ آئے تھے
 مسلمان ہوا اور ابوسفیان منسیر بن شیبہ کو ساتھ لے کر روانہ ہوا اور پھر
 بیت توڑے اور بنون کا زیور و مال جمع کیا اور سین سے قرضہ ڈنگی عروہ شہید
 اور ان کے بھائی کا ادا ہوا اور اسلام طائف میں پھیل گیا سہ ہجری میں محرم
 میں صدقہ و زکوٰۃ لینے کے واسطے اصحاب مقرر کئے اور بجا مسلمان قبیلوں
 اعراب پر بھیجے اسی محرم میں سرہ عیینہ بن حصن کو مع پچاس سواروں کے بنی تمیم
 کی طرف بھیجا انہیں کوئی مہاجرین و انصار میں سے نہیں بھیجے تھے وہ لوگ
 مویشی چراتے تھے شکر کو دیکھ کر ہاگے انہیں سے گیارہ مرد اور اکبرس
 عورتیں اور تیس لڑکے گرفتار کر لائے اور حضور میں جناب سولہ صلی علیہ وسلم
 کے حاضر کئے پھر رؤسا بنی تمیم آئے حضرت اندر مکان کے تشریف رکھتے تھے یا محمد
 باہر آؤ کہہ کر پکارا حضرت باہر تشریف لائے اور تھوڑی باتیں کہیں کہ ظہر کی زمانہ
 ہوئی بعد فراغ نماز ظہر صحن مسجد میں بیٹھے اور حضرت صلی علیہ وسلم نے خطبہ
 فرمایا اور نصیحت کی ان کے ساتھ کے ایک شاعر نے فخریہ اشعار پڑھے جواب میں طرحت
 جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے حضرت حسان بن ثابت نے فی البدیہہ اشعار پڑھے

وہ لوگ قائل ہوئے کہ ہم سے زیادہ فصیح تمہارا شاعر ہے اور بلند آواز و فنی عربی
 پس سب بیان لے آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سب قیدی
 واپس کئے اور اسی پکار نے پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ
 مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۚ وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا
 حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّھُمْ وَاللّٰهُ عَفُوٌّ رَّحِیْمٌ سر یہ قطب بن عامر کو منہ نہ
 میں طرف بنی ختم کے بیجا بنش آدنی دس اونٹ پر تھے وہ ان غوب لڑائی ہوئی
 تین زخمی ہوئے اور بہت آدمی قبیلہ بنی ختم کے قتل کئے گئے اور بہت مال و
 اسباب غنیمت اور عورتیں لیکر چلے قبیلہ بنی ختم نے تعاقب کیا خدا تعالیٰ نے
 ایک بڑا اہلسل عظیم بھیجا جو درمیان مسلمانوں اور قبیلہ کے حامل ہو گیا وہ لوگ
 دیکھتے رہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نظر سے غائب ہو گئے اور
 مدینہ منورہ پہنچ گئے سر یہ علقمہ بن محرز کو مع تین سو آدمیوں کے طرف حبشہ
 کے بیجا وہ لوگ ہاگ گئے بعض اصحاب نے لوٹنے کی جلدی کی لوٹ آئے یہ سر یہ
 ربيع الاول ۳۰ میں بیجا تھا سر یہ نضاک بن سفیان ربيع الاول ۳۱ میں طین
 بنی کلاب کے بیجا اور لشکر ساتھ کباب اوس لشکر میں انس بن سلمہ بھی تھے نرج
 بن بنی کلاب سے مقابلہ ہوا پہلے بنی کلاب کو دعوت اسلام کی جب انھوں نے انکار کیا

میں علقمہ بن محرز
 لوگ بیجا رہے
 علقمہ بن محرز
 انھوں نے تعاقب کیا
 خدا تعالیٰ نے
 ایک بڑا اہلسل
 عظیم بھیجا
 جو درمیان
 مسلمانوں
 اور قبیلہ
 کے حامل
 ہو گیا
 وہ لوگ
 دیکھتے
 رہے
 اصحاب
 رسول
 اللہ
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 ان کی
 نظر
 سے
 غائب
 ہو گئے
 اور
 مدینہ
 منورہ
 پہنچ
 گئے
 سر یہ
 علقمہ
 بن
 محرز
 کو
 مع
 تین
 سو
 آدمیوں
 کے
 طرف
 حبشہ
 کے
 بیجا
 وہ
 لوگ
 ہاگ
 گئے
 بعض
 اصحاب
 نے
 لوٹنے
 کی
 جلدی
 کی
 لوٹ
 آئے
 یہ
 سر یہ
 ربيع
 الاول
 ۳۰
 میں
 بیجا
 تھا
 سر یہ
 نضاک
 بن
 سفیان
 ربيع
 الاول
 ۳۱
 میں
 طین
 بنی
 کلاب
 کے
 بیجا
 اور
 لشکر
 ساتھ
 کباب
 اوس
 لشکر
 میں
 انس
 بن
 سلمہ
 بھی
 تھے
 نرج
 بن
 بنی
 کلاب
 سے
 مقابلہ
 ہوا
 پہلے
 بنی
 کلاب
 کو
 دعوت
 اسلام
 کی
 جب
 انھوں
 نے
 انکار
 کیا

وہ لوگ قائل ہوئے کہ ہم سے زیادہ فصیح تمہارا شاعر ہے اور بلند آواز و فنی عربی

توڑانی شروع ہوئی اصید بن سلمہ کا مقابلہ اونکے باپ سے ہوا سلمہ کے گھوڑے
 کے پانوں کاٹ ڈالے سلمہ اوندھے مونہ پانی میں گرا اُصیب دنگر کھڑے رہے
 ایک اور مسلمان نے اوسکو قتل کیا شہر یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو طرف قبیلہ
 کے واسطے اندام بت کے بھیجا ج ڈیڑھ سو سواروں کے سو شتر سوار اور پچاس
 گھوڑے کے سوار تھے علم سفید و نیزہ سیاہ ہمراہ تھا وہاں پہنچ کر بت منہدم کیا
 بہت سال واسباب قیدی جن میں حاتم کی بیٹی بھی تھی ہاتھ آئے عدی بن
 حاتم ملک شام کو ہاگ گیا جب قیدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش ہوئے
 حاتم کی بیٹی نے عرض کیا کہ میں بوڑھی ہوں لائق خدمت نہیں ہوں مجھے احسان
 کرو خدا تمہارا احسان کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو آزاد کیا پھر عدی بن حاتم
 بھی حاضر ہوا بغیر پہلی تحریر یا امان کے حضرت مسجد میں تھے لوگوں نے عرض
 کیا کہ یہ عدی بن حاتم ہے حضرت نے اوسکا ہاتھ پکڑا اور اندر مکان میں تشریف
 لے گئے خود بیٹھے اور عدی سامنے بیٹھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حمد ثنا خدا تعالیٰ کی سنوائی اور فرمایا کہ کیوں بھاگا تھا آیا کلمہ لا الہ الا اللہ
 سے بھاگتا کیا کوئی سوائے اللہ کے لایق عبادت ہے عدی نے کہا نہیں پھر فرمایا
 کلمہ اللہ اکبر سے بھاگ کیا کوئی اللہ سے بڑا ہے عدی نے کہا نہیں پھر فرمایا یہود

مَعْضُوبٌ عَلَيْهِمْ هَیْنٌ اَوْ رِضَا رِیْءِی لَیْنٌ هَیْنٌ عَدِی نَیْ عَضُی کِیَا کِیَا مِیْنِ خَالِصِ
 سِلْمَانِ هَیْنِ جَنَابِ رَسُوْلِ اَمَدِ صِلِی اَمَدِ عَلِیْہِ وَسَلَمِ کا چہرہ نہایت بشاش ہوا عدی ایک
 انصار کے گھر ٹھہرے اور صبح و شام حضور مین حاضر ہوتے تھے اسی سہ مین کعب
 بن زہیر شاعر جو پہلے جو کہتا تھا حاضر ہوا اور تائب و مسلمان ہوا اور مشہور قصیدہ لایمہ
 بانفت سعاد پیش کیا۔ رجب ۹۰ مین جناب رسول امد صلی امد علیہ وسلم نے راؤ
 غزوہ تبوک کا فربا موسم گرمی کا تھا اور فصل خرمای کی قریب تیاری کے تھی اور وقت
 بعض منافقین نے بعض سے کہا لَا تَنْفَرُوا فِی الْحَرِّ اِنَّہِمْ جَنَابِ رَسُوْلِ اَمَدِ صِلِی اَمَدِ عَلِیْہِ
 وَسَلَمِ نے اہل دولت کو سامان مہیا کرینکا حکم فرمایا چنانچہ حضرت عثمان نے چہرہ سوناٹ
 مع جبکہ سامان اور ہزار دینار راہ خدا مین جہاد کی واسطے دئے ساتھ صحابہ روئے ہوئے
 آئے کہ ہکو سامان ملے تو ہم حلیین حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سواری نہیں جو
 منگو و دون وہ روتے ہوئے واپس ہوئے شب کو حضرت علیہ بن زریہ نے جو انہیں
 رونے والوں مین سے تھے ناز پڑھی اور خوب رونے اور کہا کہ یا امد تو نے حکم جہاد کا
 فرمایا اور میرے پاس کچھ نہیں کہ تیری راہ مین تیرے رسول کے ساتھ جاؤں اور
 تیرے رسول کے پاس بھی کچھ نہیں جو ہکو لے چلیں اور مین اپنے آپ کو تصدق کرنا ہوں

نہ او نہ فدا کا
 قہر تو ہوا
 بیٹا ہوسا
 فقیر بابت سار

عند وہ تبوک لکھ

ہر مسلمان پر صبح کو جب سب جمع ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سا
 تصدق ہو نیز الا کوئی نہ ادا ٹھاپہر حضرت نے فرمایا تو حضرت علیؓ اوٹھے اور رات کی
 زاری و مناجات کا حال عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہوا
 قسم او سکی جس کے اختیار میں جان محمد کی ہر چیز تصدق ہونا قبول ہوا۔ جب حضرت
 روانہ ہوئے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی رہ گئے اور مسلمانانِ نیرا
 میں سے بغیر کسی وجہ کے کعب بن مالک و ہلال بن امیہ و مرارہ بن ربیع نہیں گئے اور
 ابولکابہ بھی نہیں گئے تھے اور بعض بوجہ عذر معقول کے نہیں گئے تھے اور ابو خثیمہ اور
 ابو زریجی رہ گئے مگر پیچھے سے روانہ ہو کر ساتھ ہو گئے تیس ہزار مجاہدین اور
 دس ہزار گھوڑے ہمراہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غزوہ میں تھے
 بدینہ منورہ پر محمد بن مسلمہ کو چھوڑا تھا اور اپنے عیال پر حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کو
 منافقین نے طعن کیا حضرت علیؓ کو طعن سے غیرت معلوم ہوئی اور بارادہ شرکت غزوہ
 کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہ میں پہونچے جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ٹوٹا دیا اور فرمایا کہ اَفَلَا تَرَوْنَیْ اِنْ تَکُوْنَ مِنْہِیْ مُعْتَرِلَہٗ
 هَاؤُنْ مِنْ مُّوْسٰی اَلَا اَنْتَ لَا تَنْتَیْ بَعْدَہٗ ابُو خَثِیْمَہٗ کا یہ حال ہوا کہ اونکے ویسیاں تھیں
 اونہوں نے مکان کو ٹھنڈا کیا تھا اور ٹھنڈا پانی اور عمدہ کھانا ابو خثیمہ کو دیا اسطے

یہ سب صحیح ہے
 رضی اللہ عنہما
 کے کہ جو صحیح ہے
 ہر قسم کا غلط
 اور نہ ہی
 ہے اگر تحقیق
 فرق نہ ہو کر
 ہر دو کا بعد
 ہے

رکھا تھا جب ابو خثیمہ مکان میں گئے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور دیکھ کر کہا کہ انیسویں
 ابوشیمہؓ اہوا اور عورتوں میں کے پاس ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے
 اور گرمی میں ہوں یا وسیع وقت روانہ ہوئے راہ میں عبید بن جہش بھی مل گئے
 وہ بھی جاوید میں شریک ہونے کو جاتے تھے جب قریب پہنچے دوسرے لوگوں نے
 دیکھ کر عرض کیا کہ کوئی سوار آتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشیمہؓ
 جب اور قریب آئے ابوشیمہؓ ہی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا
 حیرن اور نکلے واسطے جب حجر دیا رتھو دین پہنچے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حکم فرمایا کہ کوئی شخص یہاں کا پانی نہ پیے اور نہ وضو کرے اور اکیلا کوئی شخص
 نہ جاوے سب نے تعمیل حکم کی دو شخص ایک رفع حاجت کو اکیلا گیا اور سکو خفاق
 ہو گیا دعا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آرام ہو گیا دوسرا اونٹ ہونٹ
 گیا اور سکو ہوانے اوٹھا کر طے کے پہاڑوں میں پہنچا دیا جب مدینہ میں جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو طہر سے بھیجا گیا ایک منزل میں پانی نہ ملا
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے شکایت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دعا فرمائی پانی برس اسب سیراب ہو اور پانی بھر لیا ایک منزل میں جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ناقہ گم ہو گیا منافقوں نے کہا کہ انکو اونٹ کی خبر نہیں آسمان کی

خبر پہن بتاتے ہیں حضرت نے فرمایا میں اسے مقتدر جانتا ہوں جس قدر اسے تعالیٰ تبتا رہا
جاؤ غلام گمانی میں درخت نے اونٹ کو ہلکا لیا ہے حضرت حارث بن عسکر اونٹ
کو جاکر لائے اور دھیا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی پایا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ
کا اونٹ نہیں چلتا تھا انہوں نے اسباب بنی میٹھ پر لاوا اور پیچھے پیچھے چلے آتے تھے
ایک منزل میں لوگوں نے عرض کیا کہ کوئی شخص اکیلا چلتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ابو ذر موجود دیکھا تو ابو ذر تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ذر
اکیلا چلتا ہے اکیلا مر گیا اکیلا ہی مبعوث ہو گا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک منزل پر تبوک کی پونچھ توڑے سے پانی پر ضمیمہ زن ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے چٹو بھر پانی لیکر پانی میں کھلی ڈالی چشمہ بھر گیا اور اب تک ویسا ہی ہے جب
تبوک میں داخل ہوئے تو ایلہ اور جربا اور اذرج کے باشندوں نے صلح کر لی اور بڑی
متبول کیا اور حضرت نے امان کی اونکو تحریر فرمائی اور حضرت خالد بن ولید کو طرف

چٹا چٹا ویسا ہی ہوا ریزہ ایک مقام پر جب پونچھ ایک غلام اور بیوی اونکے ساتھ تھیں حضرت ابو ذر نے کہا
کہ بھوکو غسل کو فرج کر رہی تھی کہ دینا جو کوئی پھٹا آئے اوس کہنا کہ ابو ذر صحابی رسول اللہ کے گھر ہیں اس کے ذہن میں دو
یکہ روفا ت پانی ۲۵۰ عجمین اور خزانہ کفار استپر کہدیا عبد بن سعود رضی اللہ عنہ منہ ایک فادہ عراق کے گھر کے خزانہ
سہرا کہدیا کہ غلام کہدیا کہ ابو ذر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ذریعہ کیا

اکیدرین عبدالملک کے جو نصرائی بادشاہ تھاکندہ اور دوسرے کا بیجا اور فرمادیا تھا جناب
 رسول اللہ نے کہ وہ تم کو گامے کا شکار کرنا ہوا بلکہ خالد بن ولید روانہ ہوا اس طرف
 اکیدر کے دروازہ محسوس پر ایک گامے اپنے سینک مارتی تھی اکیدر کی جو رنج
 کہا کہ کہی ایسا نہیں دیکھا اکیدر سوار ہوا اور ہتھیار لگائے اوسکا بھائی
 اور اور لوگ ساتھ ہوئے اور گامے کے پیچھے چلے چاندنی رات تھی کہ لشکر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا اکیدر کا بھائی مارا گیا اکیدر کو گرفتار کر کر
 حضور میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر کیا اور جزیہ مقرر کر کر
 چوڑ دیا گیا تنوک میں حضرت نے خطبہ فرمایا وہ خطبہ بعض جگہ جمعہ میں پڑھا جاتا ہے
 خطبہ جو تنوک میں فرمایا بعد حمد و ثنا کے

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَحَدًا حَدِيثَ كِتَابِ اللَّهِ وَأَوْثَقَ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَىٰ +

بعد حمد و ثنات کے معلوم ہو کہ تحقیق بڑی سچی بات اس کی کتاب اور بڑا مضبوط وسیلہ بہتر گامی کا کلمہ ہے
 وَخَيْرُ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ + وَخَيْرُ السَّنَنِ سَنَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

اور بہترین ملتوں کی ملت ابراہیم ہے اور بہترین طریقہ کا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
 وَأَشْرَفُ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللَّهِ + وَأَحْسَنُ الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ + وَخَيْرُ الْأُمُورِ

اور سب باتوں میں بہترین ذکر ذکر ہے اور سب قصوں میں بہترین قصہ قرآن ہے اور بہترین کاموں کی

عَوَازِ مَهَا + وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا + وَاحْسَنُ الْهُدَى هُدَى الْأَنْبِيَاءِ +

آئینوں میں اور بدترین کاموں کی محدثات اس کے ہیں اور بڑی اچھی ہدایت ہدایت نبیوں کی ہے
 وَاشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشَّهِدَاءِ + وَاعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى +

بڑی اچھی موت قتل ہونا شہیدوں کا ہے اور نابینائیوں میں بڑی نابینائی گمراہی ہے جو بعد ہدایت کے ہو

وَخَيْرُ الْأَعْمَالِ مَا نَفَعَ + وَخَيْرُ الْهُدَى مَا اتَّبَعَ + وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ +

اگر بہتر اعمال میں سے جو نفع دے اور بہتر ہدایت وہ ہے جس کا اتباع کیا جاوے اور بدترین نابینائی نابینا ہونا قلب کا ہے

وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى + وَمَا قُلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ +

اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور جو چیز توڑی کہ کافی ہو بہتر ہے اس سے زیادہ

وَالْهَى + وَشَرُّ الْمَعْدِرَةِ حِينَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ + وَشَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ +

اور ہوسنا اور بڑی وہ معذرت ہے کہ وقت حاضری ہو کہے ہو اور بڑی شرمندگی قیامت کے دن کی ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي الْجُمُعَةَ إِلَّا دُبْرًا + وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَذْكُرُ اللَّهَ +

اور بعض آدمیوں سے وہ شخص ہے کہ نہیں آتا ہے جمعہ میں مگر پیچھے اور بعض ان میں وہ ہیں کہ نہیں ذکر کرتے اللہ کا

إِلَّا هَجْرًا + وَمِنْ أَعْظَمِ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُّبُ + وَخَيْرُ الْغِنَا

مگر ہجو ہو کر اور بڑی خطاؤں میں زبان سے جھوٹ بولنا ہے اور بہتر دولت مندی

غِنَى النَّفْسِ + وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَى + وَرَأْسُ الْحِكْمِ حِفَاظُ اللَّهِ +

غنی ہونا نفس کا ہے اور بہتر زادہ پرہیز گاری ہے اور سر حکمتوں کا ادب و زکرت سے خوف کرنا ہے

عَسَ وَجَلَّ + وَخَيْرَ مَا وَفَّرَ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِينَ + وَالْأَرْثَابُ مِنَ الْكُفْرِ

اور بہتر اور سب سے زیادہ جو دل میں ڈالی جاوے یقین ہے اور شک کرنا کفر سے ہے

وَالنِّسَاخَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ + وَالْعُلُولُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ +

اور ناسخ کرنا جاہلیت کا کام ہے غنیمت میں خیانت کرنا حرارت جہنم سے ہے

وَالْكَزْبُ كَيْفَ مِنَ النَّاسِ + وَالشَّعْرُ مِنَ ابْلِيسَ + وَالْخَمْرُ جَمَاعُ

اور خزانہ داغ ہے آگ سے اور شعرا ابلیس سے ہے اور خراب جمع کرنیوالی

الْأَنْعَامِ + وَشَرُّ الْمَأْكَلِ مَا كَلَّ مَالُ الْيَتِيمِ + وَالسَّعِيدُ مَنْ

گناہوں کی ہے اور برکات گناہ گناہ مال یتیم کا اور نیک بخت وہ آدمی ہے

وَعِظَ بَغِيرِهِ + وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ + وَإِنَّمَا يَسِيرُ

بہش نصیحت بکری پیغمبر سے اور بد بخت وہ ہے جو بد موافقی مان کے پیٹ میں سے سوا اسکے نہیں نکلتا

أَحَدٌ كَعُرٍّ إِلَى مَوْضِعِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ + وَالْأَمْرُ إِلَى الْآخِرَةِ +

ایک نعلین جگہ بارہا تھ کے پہننے قبر کے اور کام طرف آخرت کے ہے

وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ + وَشَرُّ الدُّوَايَا الْكَذِبُ + وَكُلُّ

اور مدار عمل کا خاتمہ ہے اور روایتوں میں بُری بھوٹی روایتیں ہیں اور جو چیز

مَأْهُوَاتٍ قَرِيبٌ + وَسَبَابُ الْمُؤْمِنِ فَسُوقٌ + وَقَالَ الْكُفْرُ + وَكُلُّ حَمَامَةٍ

آلے والی ہے وہ قریب ہے اور سلمان کو گالی دینا بدکاری ہے اور او کا قتل کرنا کفر ہے اور ہر گالہ

مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ + وَحَرَمَةَ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ + وَمَنْ سَيَّئَلْنِي عَلَى اللَّهِ

یعنی غیبت کرنا لگانا کرنا ہوا اور حرمت اس کے مال کی مثل حرمت اس کے خون کے ہوا اور جو شخص تاویل کرتا ہوا اس پر

يُكَلِّمُهُ + مَنْ يَغْفِرْ يَغْفِرْ لَهُ + وَمَنْ يَعْصِ يَعْصِ اللَّهَ عَنْهُ + وَمَنْ يَكْظُمُ الْغَيْظَ

جسدا تاویل کو اور جو شخص بخشا ہوا بخشش اس کے لئے کجائی ہوا اور جو شخص سبوتا کرتا ہوا اس کو سبوتا کرتا ہوا اور جو شخص کوکھاتا

يَأْجُرُهُ اللَّهُ + وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرِّزْيَةِ يَعْوَذْهُ اللَّهُ + وَمَنْ يَتَّبِعِ السَّمْعَةَ لِيَسْمَعَ

اس کو ایسا پور دیتا اور جو صبر کرتا ہے معصیت پر عفو میں تیار ہوا اس کو اسد اور جو شخص اتباع کرتا ہوا سماعت کا

اللَّهُ بِهِ + وَمَنْ يَصْبِرْ يَضَعِ اللَّهُ لَهُ + وَمَنْ يَعِصِ اللَّهَ يَحْبِبْهُ اللَّهُ +

اسد اس کی سنتا ہوا اور جو صبر کرتا ہوا خدا کو اسد اور جو نافرمانی کرتا ہوا اس کی عذاب دیتا ہوا اس کو اسد

پہر تین بار استغفار فرمائی قریب مینے کے قیام فرما کر قصد معاویہ بنہ منور کا فرمایا راستہ میں اوسی

مشق میں ایک چشمہ تھا بناب سوال مند نے ارشاد فرمایا تاکہ ہر قسم پہلے جو کوئی اوس

پانی پر پہنچے اوسمیں سے نہ پے چند منافقین پہنچے اور انہوں نے پانی لینا چاہا

اوسمیں کچھ بھی نہ تھا جب جناب رسول امد صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے پوچھا ہمسے پہلے

کون آیا اور پانی پینا چاہا عرض کیا گیا فلان و فلان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لغت

کی اور بد دعا دی اودہم تمہا پنا اوس چشمہ میں رکھا اور چشمہ جوش زن ہوا اور آواز

جوش مارنے پانی کی نکلی اور سب نے پیا اور سیراب ہوئے فرمایا جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سے جو باقی رہا وہ اس وادی کو سیراب ہمیشہ سنے گا تبوک
 سے لوٹتے وقت ایک تو عام راستہ تھا اور ایک گھاٹی تنگ ^{میں} ہو کر راستہ تھا جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب فرائض راستہ کو جاؤ اور خود اوس گھاٹی
 کو تشریف لے چلے چند منافقین نے ارادہ قتل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 کیا اور اوس گھاٹی میں کوئٹہ چپا کر پیچھے ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ صرف حضرت خذیفہ و عمار بن یاسر تھے عمار مہارنا قہقہے ہوئے تھے اور
 خذیفہ چھپے سے ہانکتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز معلوم ہوئی
 غصہ میں آئے اور خذیفہ کو حکم فرمایا کہ لوٹا دے حضرت خذیفہ نے اونپر تیرہ پینکے اور زبرد
 منافقین پر غالب ہوا اور سمجھے کہ راز کھل گیا اور بہاگ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے خذیفہ سے پوچھا کہ کون کون تھے دو ایک نام بتائے اور کہا کہ وہ منہ چپائے ہوئے
 تھے اکثر کوئٹہ میں نہیں پہچانے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ارادہ کی خبر
 دی خذیفہ نے عرض کیا کہ انکی گردنیں مار دوں حضرت نے منع فرمایا کہ مشہور ہو گا کہ اپنے
 اصحاب کو قتل کرتے ہیں اور سب کے نام حضرت نے خذیفہ کو بتا دیئے تھے حضرت عمر
 اور اوس صحابہ جب کسی کی نسبت شک منافق ہونے کا ہوتا تھا تو منظر رہتے تھے اگر حضرت

۱۔ اسی سبب سے حضرت خذیفہ صاحب سر رسول اللہ مشہور تھے ۱۲

خدیفہ نماز جنازہ اوسکی نہ پڑھتے تو سنا فی سمجھ لیتے اگر نماز پڑھتے شک رفع ہوتا جب میں
 منورہ میں داخل ہوئے مسجد میں پہنچ کر دو رکعت نماز پڑھی اور بیاسی آدمی جو
 مسلمانوں میں سے غزوہ تبوک میں جانے سے روکے اوسمیں سے بعض ایسے
 تھے جنکے عذر معقول تھے لیکن ایسے تھے جنہوں نے جھوٹ عذر کئے اور کعب بن لکھ
 و مرارہ بن ربیع و ہلال بن امیہ نے اقرار اپنی خطا کا کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ان سے بولنے اور بات کرنے کو منع فرما دیا اور چالیس روز
 کے بعد انکی زوجات کو علیحدہ رہنے کا حکم دیا تھا اور حضرت ابوبکرؓ نے ستون
 مسجد سے اپنے آپ کو بند ہوا دیا تھا کہ جب تک توبہ قبول نہو گی نہ کماؤنگا نہ پیونگا
 اسی طرح بند بارہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اس حال میں کہتے
 تھے اور فرماتے تھے میں انکو نہ کہوں گا جب تک خدا تعالیٰ انکو نہ چھوڑے جسکے عذر
 معقول تھے انکی توبہ اوس روز قبول ہوئی جس روز مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور جو مسجد سے بند ہے تیرہ ساتویں روز انکی توبہ
 قبول ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی **وَالَّذِينَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا**
صَالِحًا وَآخِرُ سَيِّئًا عسی اللہ ان یتوب علیہم **اِنَّ اَوْسَتُونَ** سے کہو لے گئے

مسجد نبوی میں سنون ابولبابہ انکے مشہور ہے جس ستون سے بند ہے تھے ۱۲

اور دو سو
 وہ لوگ جنہوں نے
 توبہ کر لیا اپنے
 عذر کو چھوڑا
 مسجد کا میں
 درجہ پر پہنچا
 قریب ایک سو
 توبہ قبول کر کے
 رہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور خطبہ فرمایا جسکا یہ مضمون تھا
 کہ ایک بندہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ یا تو قبول کرے کہ اللہ تعالیٰ
 ناز و نعمت دنیا کی جسقدر چاہے اور سکو عطا فرماوے یا قبول کرے جو کچھ اللہ
 پاس ہے یعنی ثواب آخرت تینوں آخرت کی پس اختیار کیا بندے نے اسکو
 جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یہ سنکر حضرت ابو بکر صدیق روئے اور عرض کیا کہ ہم
 اپنے مان اور باپ آپ پر خدا کرین دیگر اصحاب تعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ دیکھو
 ان بوڑھے کو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندہ کا ذکر فرماتے
 ہیں جسکو خدا نے مجتہد فی اختیار کیا ہے اور یہ کہتے ہیں فُذِّبْنَا بِمَا بَاغَيْنَا
 وَأَمَّا تَيْنَا ابْنِ سَعْدٍ خَذَرْنِي كَقَتْلِهِ هُنَّ کہ وہ بندہ مختار جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ سمجھتے تھے یہ حدیث صحیح بخاری
 صحیح مسلم دونوں میں ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کی قبروں پر
 تشریف لے گئے جیسے رخصت ہوتے ہیں انھیں برس غزوہ احد کو ہو چکے تھے
 وہاں سے لوٹ کر منبر پر گئے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے فرط یعنی پہلے سے سنا
 درست کر رہے ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں (یعنی ایمان و طاعت کا)
 اور تحقیق وعدہ گاہ تمہارا حوض کوثر ہے اور تحقیق میں عرض کوثر کو دیکھ رہا ہوں

۹
 قرآن کریم
 آیت پر ہم اپنے
 باپوں اور ماں کو
 سزا

اور یہاں موجود ہوں اور تحقیق مجھ کو دی گئی ہیں کنبیان خزانوں زمین کی اور
 میں اس تو نہیں ڈرتا کہ بعد میرے تم شرم کرو گے لیکن ڈرتا ہوں تم پر دنیا کی محبت
 سے کہ نیل کرو طرف اوسکے اور بعض روایت میں اس قدر زیادہ ہے پس قتل کرو اور
 ہلاک ہو جاؤ جیسے ہلاک ہوئے تم سے اگلے یہ حدیث بھی متفق علیہ ہے دو روز
 صفر سالہ کے باقی تھے تو مرض آپکو شروع ہوا آپ حضرت ام المومنین میمونہ کے گھر
 تھے پھر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے گھر تشریف لے آئے اور شدت مرض
 کی ہو گئی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا کہ
 میں پاتا ہوں اثر اوس زہر کا جو میر بن بکری میں یہودیہ نے دیا تھا اور رگ
 جان کی کٹتی ہے اوس زہر کے اثر سے صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ کی
 روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی میرے گھر میں
 میری باری کے روز اور دریاں منسلی اور سینہ میر کے اور اللہ تعالیٰ نے جمع
 کیا میرا اور جناب رسول اللہ کا تو کہ بوقت وفات حضرت کے یہ ہوا کہ عبدالرحمن
 بن ابوبکر میرے پاس آئے اور اونسکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکبیر تھی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی میں نے دیکھا کہ حضرت دیکھتے ہیں طرف عبدالرحمن کے میں سمجھی
 کہ حضرت مسواک چاہتے ہیں میں نے پوچھا کہ مسواک آپ کے واسطے لے لوں میرا اشارہ

فرمایا کہ ہاں میں سوک لیکر دی وہ سخت معلوم ہوئی میں نے کہا کہ نرم کر دوں
حضرت نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں میں اپنے منہ میں لیکر نرم کر دی اور پھیری
حضرت نے سوک دانتوں پر حضرت کے سامنے ایک برتن میں پانی رکھا
ہوا تھا اوس میں بار بار ہاتھ ڈبوتے تھے اور منہ پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بیشک موت میں سکرات میں پھر ہاتھ اٹھائے اور فرماتے تھے
کہ شامل کر مجھ کو مسیحی علی بن یسائی کہ قبض روح ہوا اچکا اور نیچے کو آگئے
ہاتھ آپ کے حضرت بی بی فاطمہ اچکا کرب دیکھ کر کتنی تہین و آہ ہے کرب باپ
میرے پر حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے کرب تیرے باپ پر بعد آجکے دن کے
پھر جب وفات ہو گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فاطمہ نے فرمایا اے
باپ میرا اجابت کی اور گئے طرف پروردگار کے بلایا اپنے حضور میں اے
میرے باپ جنت الفردوس میں جگہ آپ کی طرف جبریل کے پونچھتے ہیں ہم
خبر آپ کی موت کی جب دفن کر چکے حضرت کو تو نبی بی فاطمہ حضرت انس سے کہا کہ کیا
گوارا ہوا تم لوگوں کے نفسوں کو کہ ڈالو تم پیغمبر خدا پر ٹی بارہویں ریح الاول
روز دوشنبہ کو وفات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی
اشعار جو بی بی فاطمہ نے مرثیہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہے مشہور ہیں اشعار

مَا ذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تَرْبَةَ أَحْمَرٍ

خود پر خوشنویس سونگے تربت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو

صَبَّتْ عَلٰی مَصَابِبَ لَوَانِهَا

ڈالی گئیں پیر مصیبتیں اسی کر اگر وہ مصیبتیں

أَنْ لَمْ يَشْمِ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

یک نہ نہ سونگے ایک آنکھ اور خوشبو میں

صَبَّتْ عَلٰی الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

ڈالی جاوین دنوں پر تو ہو جاوین راتیں

چند اشعار اس شریف کے جو بی بی صفیہ بیوی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہے دیکھ جائیں

أَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتَ رَجَاءَنَا

اے رسول اللہ کے تم سچے ہماری امید گاہ

فَدَىٰ لِرَسُولِ اللَّهِ أَحْمَىٰ وَخَالَتِي

قربان رسول خدا پر میری مان اور خالہ

صَدَقْتَ وَبَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ صَادِقًا

سچے ہو تم اور پہنچائے حکم خدا کے سچے

وَلَوْ أَنَّ رَبَّ النَّاسِ أَبْقَىٰ نَبِيَّنَا

اور اگر پروردگار آدمیوں کا زندہ رکھتا ہمارے نبی کو

عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ السَّلَامُ تَحِيَّةٌ

تم پر اللہ سے سلام و تحییت

وَكُنْتُ بِنَا بَرًّا وَلَمْ تَكُ حَافِيَا

تھے تم ہم پر نیکی کرنے والے اور نہ تھے تم سنگار

وَعَمِّيَ وَأَبَايَ وَنَفْسِي وَمَالِيَا

اور میرے چچا و باپ دادے اور میری جان مال

وَمِنْ صَلِيبِ الْعُودِ أَبْلَجَ صَافِيَا

اور بنی عود سے بھی زیادہ روشن اور صفا

سَعِدْنَا وَلَكِنْ أَمْرُهُ كَانَ مَاضِيَا

نیک بنی ہوئی ہماری دین کم خدا کا یوں ہی جاری ہوا

وَأَدْخَلَتْ جَنَاتٍ مِّنَ الْعَذْرَا ضِيَا

اور تم داخل کئے گئے جنات جن میں تھیں عذرائے

ابوقت وفات عمر شریف تریستہ برس کی تھی موافق اکثر صحیح روایات کے نماز جنازہ
 پہلے پڑھی حضرت علی و عباس و بنی ہاشم نے پہرہ ماہرین نے اویچھا انصار نے پہرہ مخوفین
 نے پھر لڑکوں نے دفن میں آپ کے شریک تھے حضرت عباس و علی اور حضرت عباس کے بیٹے
 تھم اور فضل اور اس بن خولہ اور اسامہ بن زید دفن کئے گئے حضرت شہنشاہ کو بوقت سہ پہر
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی قدر حالات اس مختصر میں لکھنا کافی سمجھا گیا ورنہ حالات و جزئیات
 و اخلاق و عادات و صفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور احوال ازواج مطہرات
 و اولاد کے لکھے جاویں تو نہایت بڑی کتاب ہو و غزوات مختصر لکھنے کی یہ ضرورت بھی
 گئی کہ اکثر اصحاب بدر رضوان اللہ علیہم دیگر غزوات میں بھی شریک تھے اور جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جس قدر تبلیغ و اعلیٰ کلمۃ اللہ میں کوشش فرمائی
 اوس میں سے کسی قدر مختصر ذکر ہو جاوے سیدنا عبد اللہ بن عثمان ابوبکر الصديق
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام حضرت ابوبکر صدیق کا ایام جاہلیت میں عبد البکیر تھا
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ نام رکھا حضرت ابوبکر کے والد کا نام
 عثمان اور کنیت ابو قحافہ تھی حضرت ابوبکر کی تین پشت اصحاب سول اللہ تھے یعنی
 ابو قحافہ باپ اور خود اور حضرت ابوبکر کی اولاد یہ خصوصیت صرف حضرت ابوبکر کو تھی مرنے
 بالغ میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ایمان لائے تھے سب سے پہلے نماز جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی بوقت ہجرت رفیق صرف حضرت ابو بکر صدیق
 اور ان کا غلام عامر بن نفیرہ تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کو صاحب رسول اللہ
 قرآن میں فرمایا اور امد توالے نے اپنا اونکے ساتھ ہونا ارشاد فرمایا اِذْ يَقُولُ
 لِصَاحِبِهِ لَا تُخْزِنُ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا جَنَابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو
 خوش معلوم ہو عنیق من النار کو دیکھنا وہ دیکھے ابو بکر کو عنیق من النار کے معنی
 آزاد و زرخ سے اسوجہ سے عنیق ہی مشہور ہو یہ حدیث ترمذی میں ہے ہر آج کے
 سہ سے پہلے تصدیق کی ہمیشہ سچ بولتے تھے صدیق خطاب پایا تمام مال اپنا
 راہ خدا میں حاضر کیا اور کملی کا فرقہ پینا اس میں تک نہ تھے کانٹوں سے تلکون کا
 کام لیا ذوالخلال لقب پایا حضرت بلال کو خرید کر آزاد کیا اللہ تعالیٰ نے اونکے حق
 میں فرمایا وَبِشَجَّتْهَا الْاَقْتَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَنْزِلُ وَمَا لِحَدِّ عِنْدَهُ
 مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزَى اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى صحیح ترمذی
 میں ہر روایت ابو ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کسی
 کی عطا میرے پاس لگے کہ بار لاؤنا رہے ہمنے اوسکا سوا ابو بکر کے تحقیق ابو بکر
 کے واسطے ہمارے پاس نعمت ہے کہ پورا بدلہ دے گا اوسکو خدا تعالیٰ دن قیامت
 کے اور نہ نفع دیا ہمکو کسی کے مال نے جو نفع دیا ہمکو مال ابو بکر نے صحیحین میں یہ حدیث

جب کہ تھا ایسا
 ساتھی سے سنت
 عنیق من النار
 اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا اسکو
 دیکھنا وہ
 دیکھے ابو بکر
 کو عنیق من
 النار کے معنی
 آزاد و زرخ
 سے اسوجہ سے
 عنیق ہی مشہور
 ہو یہ حدیث
 ترمذی میں ہے
 ہر آج کے
 سہ سے پہلے
 تصدیق کی
 ہمیشہ سچ
 بولتے تھے
 صدیق خطاب
 پایا تمام
 مال اپنا
 راہ خدا میں
 حاضر کیا
 اور کملی کا
 فرقہ پینا
 اس میں تک
 نہ تھے
 کانٹوں سے
 تلکون کا
 کام لیا
 ذوالخلال
 لقب پایا
 حضرت بلال
 کو خرید کر
 آزاد کیا
 اللہ تعالیٰ
 نے اونکے
 حق میں
 فرمایا
 وَبِشَجَّتْهَا
 الْاَقْتَى
 الَّذِي يُؤْتِي
 مَالَهُ يَنْزِلُ
 وَمَا لِحَدِّ
 عِنْدَهُ
 مِنْ نِّعْمَةٍ
 تُجْزَى اِلَّا
 ابْتِغَاءَ
 وَجْهِ رَبِّهِ
 الْاَعْلَى
 وَلَسَوْفَ
 يَرْضَى
 صحیح ترمذی
 میں ہر
 روایت ابو
 ہریرہ رضی
 سے کہ
 فرمایا
 رسول اللہ
 صلی اللہ
 علیہ وسلم
 نے کہ
 نہیں
 کسی کی
 عطا میرے
 پاس لگے
 کہ بار لاؤ
 نا رہے
 ہمنے
 اوسکا
 سوا ابو
 بکر کے
 تحقیق
 ابو بکر
 کے واسطے
 ہمارے
 پاس
 نعمت ہے
 کہ پورا
 بدلہ
 دے گا
 اوسکو
 خدا
 تعالیٰ
 دن
 قیامت
 کے اور
 نہ نفع
 دیا
 ہمکو
 کسی
 کے مال
 نے جو
 نفع
 دیا
 ہمکو
 مال
 ابو بکر
 نے
 صحیحین
 میں
 یہ حدیث

بروایت عمرو بن عاص کے ہے عمرو بن عاص نے پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ کون شخص آپ کو پیارا ہے فرمایا عائشہ پھر عمرو بن عاص نے پوچھا مردوں میں فرمایا اوسکے باپ پھر عرض کیا اوسکے بعد فرمایا عمرؓ صحیح ترمذی میں یہ حدیث بروایت ابن عمرؓ کے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے کہ تم یار و صاحب میرے تھے غار میں اور یار و صاحب ہو گے حوض کوثر پر حضرت ابوبکر صدیقؓ جمیع غزوات میں شریک تھے غزوہ احد و جندل میں ثابت قدم اور پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے تھے حالت مرض میں بنی سبر صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے واسطے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا حضرت عائشہؓ کی حدیث ترمذی میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں اللہ جس قوم میں ابوبکرؓ ہوں امامت ہو اسے اس کے اور کوئی کہے صحیحین میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک عورت آنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت سے بات کی کسی معاملہ کی پس حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہر آنا اوس عورت نے عرض کیا کہ میں آؤں اور حضرت کو نہ پاؤں اوسکے ذہن میں پڑی کہ آپ کی وفات ہو چکا و فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر آنا ابوبکرؓ کے پاس = باجماع صحابہ ابوبکر صدیقؓ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

خليفة ہوسے سب صحابہ نے بیعت کی حضرت ابوبکرؓ نے جہاد کیا مگر تدوین پر چھوٹنے
 نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تا جہاد کیا، اسی نبوت مسیلمہ کذاب پر دو برس تین
 ہجرت خلافت کی بروز جمعہ ۲۳ جہادی الشافعی سلمہ مجری مین وفات پائی اور پاس
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن ہوئے پورے فضائل اور احادیث جلنکی
 شان مین مین نہ لکھ سکا = سیدنا عمر بن الخطابؓ ابی الدرداءؓ و ابی القحیفہؓ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر اشرف قریش مین عمری بن کعب کی اولاد مین
 ۱۰ ایام جاہلیت مین سفارت کا کام کرتے تھے جب اربابی کسی قوم سے چھڑتی
 تھی اور مخالفت کی ضرورت ہوتی تھی یہ بھیجے جاتے تھے مسند امام احمد و ترمذی
 مین حدیث ابن عباسؓ کی ہے کہ زیاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی
 تھی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابو جہل بن ہشام سے یا عمر بن خطابؓ سے فقط
 یہ دعا قبول ہوئی دوسرے ہی روز عمر بہدایت اپنی بہن فاطمہ اور ہنوی سعید
 بن زید کے مسلمان ہو گئے انکے اسلام کا یہ ہے جیسا کہ دلائل النبوة مین ابن
 عباسؓ مروی ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ جو کوئی قتل کرے مجھ کو پسو سکی سپر ذمہ
 سوا و سنیان اور ہزارا و قبیہ چاندی کے ہونگے عمرؓ نے کہا کہ یہ وعدہ سچ ہے

ابو جہلؓ کا نام نہ تھا کہ نبوت ابو اکرمؐ تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت ابو جہل مقرر فرمائی تھی

ابو جہل نے کہا کہ فوراً دو ٹکڑا بلا تاخیر پس بارادہ فاسد عمر چلے عمر کو ایک شخص راہ میں ملا
 اور پوچھا کہاں جاتے ہو جواب دیا کہ محمد کے پاس قتل کرنے کو اوس شخص نے کہا کہ کیا
 بنی ہاشم سے نذر ہوئے کہ تم کو اپنے دین سے شاید نکل گیا ہے اوس شخص نے کہا
 کہ اس سے بھی عجیب بات سناؤں تمہاری بہن اور بہنوئی ہی اپنے دین سے نکل گئے اور
 ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں پس چلے عمر اپنی بہن کے مکان کی طرف وہ سورہ
 طہ پڑھ رہی تھیں عمر سنتے رہے پھر دروازہ کھٹکٹایا اور بہن کے پاس گئے پوچھا کہ
 کیسی تھی یہ آواز بجا اب اونکے ظاہر کیا بہن نے پڑھنا قرآن کا اور ایمان پس رات بھر
 عمر غمگین رہے سو کر رہے صبح کو بہن و بہنوئی کے اٹھنے اور سورہ طہ پڑھنا شروع
 کیا جب سنا عمر نے کہا کہ مجھ کو کتاب اور خود پڑھنے لگے جیسا آیت تک پہنچے گا لا الہ
 الاہو لا الا سماء الحسنیٰ کہ یا اللہ تو ہی لائق ہو اسکے کہ نہ عبادت کیجاو
 سوا تیرے اشد ان لا الہ الا اللہ وَاَنْتَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ اور رات بھر جاگ کر
 گزاری تھی عمر نے بار بار کہتے تھے واشوقا لہ محمد یا تاک کہ صبح ہوئی پھر آئے
 حضرت جناب بن اکتہ اور کہا کہ اسے عمر رات گزاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے مناجات میں اللہ تعالیٰ سے کہ غالب کرے دین کو بسبب پیرا ابو جہل کے
 میں نہیں کرتا ہوں کہ تیرے حق میں دعا قبول ہوگی پھر چلے حضرت عمر گلے میں تلوار

۷۷
 بیچ کوئی
 مسعودی
 اسناد صحیح
 واسطہ میں
 جامعہ نجف

ذال کرج پہنچے دارا رقم پر جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے نکلے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے اور فرمایا کہ اے عمر اسلام لاؤرنہ تیرے
 اوپر عذاب نازل ہو گا پس کانپنے لگے مونڈھے حضرت عمر کے اور گر پڑی تلوار
 اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ جناب رسول اللہ
 نے تین مرتبہ اونکے سینہ پر ہاتھ مارا اور تین مرتبہ دعا کی کہ یا اللہ اسکے دل بڑائی دو کر
 اور بدل دے ایمان پہ عرض کیا حضرت عمر نے کہ لات وعزی کی پشتش تو پہاڑوں پر چڑھ کر
 اترتے تھے یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں ہم پوشیدہ و اسد ہم آج سے پوشیدہ
 عبادت نہیں کریں گے چالیس مرد اور گیارہ عورتوں کے بعد نبوت سے پاؤں
 برس ایمان لائے تھے انکی کنیت ابو حفص تھی = ایک منافق اور یہودی
 کچھ ہنگڑا ہوا یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کرنے کو مانتا تھا اس
 سبب کہ حضرت حق کرتے اور منافق کتنا تھا کہ کعب بن اشرف یہودی نے فیصلہ
 کر دیا کیونکہ وہ قرشی تھا بالآخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں نے
 حکم دیا آنحضرت نے یہودی کے حق میں فیصلہ کیا یہودی حق پر تھا منافق راضی نہوا
 اور حضرت عمر انکی طرف رجوع کی یہودی نے قضیہ فیصلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کا بیان کیا حضرت عمر نے منافق سے پوچھا اس نے کہا کہ سچ ہے حضرت

عمر نے کہا کہ ٹھہرو میں آتا ہوں یہ کمر گھر میں سے تلوار لاسے اور منافق کی گردن
 مار دی اور کہا کہ اسی طرح فیصلہ کرونگا اس شخص کا جو راضی ہوگا حکم اللہ اور
 اوسکے رسول پر پس نازل ہوئی یہ آیت **لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ أُولَٰئِكَ لَئِيْزٌ**
أَعْمٰوُ ۖ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّيسَ كُلَّهَا وَيُنْزِلَ إِلَيْكُم مِّن سَمٰوٰتٍ مَّدَنًا ۚ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن قَبْلِكَ يَرِيدُ أَنْ يَمُزَّجَ كُمُ
إِلَى الْكَافِرَاتِ ۚ وَاللَّهُ عَزِيزٌ عَلِيمٌ نے کہ عمر فرق کرنے والے ہیں حق و باطل میں اور
 لقب فاروق مقرر ہوا صحیحین میں حدیث جابرؓ کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ میں جنت میں گیا اور ملا ^{وہ} عورت ابوطالب سے اور سنی میں نے
 اہمٹ پانوں کی پوچھا میں نے کون ہے پس کہا فشریہ نے یہ بلال ہے اور دیکھا
 میں نے ایک محل کہا اوسکے قریب ایک چوڑی کٹری ہے پوچھا میں نے کس کا محل ہے پس کہا
 لوگوں نے کہ عمر بن خطاب کا میں نے ارادہ اوس میں جانے کا کیا کہ دیکھوں اندر پس
 جھکوا دانی تمہاری غیبت راؤ عمر پس عرض کیا حضرت عائشہؓ کہ آپ پر قربان
 میں سے مان پاپ کیا آپ سے غیرت کرونگا میں حضور کی بدولت اللہ نے مرتبہ دیا
 حضور کے ہی وسیلہ سے اللہ نے ہدایت کی جھکوا صحیحین میں حدیث ابو ہریرہؓ
 کی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں سوتا تھا میں نے دیکھا اپنے آپ کو

۱۔ ایسا ہی تفسیر ابن عباسؓ نے دل آیتیں لکھا ہے سورہ نسا پارہ ۴ ان بنی کا ذکر حال ابوطالب رضی اللہ عنہ لکھا ہے ۱۲

۱۔ یہ سب نبین
 دیکھتا ہوں
 لوگوں کے
 میں نے
 کہہ دیا
 میں نے
 جابواری
 میں نے
 ان کی
 خیمہ سے ارادہ
 کہہ دیا
 میں نے
 ان کی

ایک کنوین بغیر من پرکہ او سپر ایک ڈول ہے پس کہینچا مینے پانی او سمین سے جہنہ
چاہا اللہ نے پہر لیا ڈول بیٹے ابی قحافہ نے پس کہینچا ایک یادو ڈول اور کہینچے بن
ضعف ہے خدا بخشنے او نیکے ضعف کو بچر ہو گیا ڈول چسپس پر اور لیا او سکو بیٹے خطا
نہ پس نہیں دیکھا مینے کسی قوی آدمی کو کہ کہینچتا ہو کو مثل کہینچنے عمر کے یہاں تاک
سیراب کئے لوگون نے اونٹ اپنے اور بٹھائے اونٹ اور جگہ نشست اونٹوں
کی مقرر کر لی سنن ابی داؤد میں بروایت ابو ذر رضیہ حدیث ہے کہ سر ریا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکھا حق اللہ نے زبان عمر پر کہ کتا ہے
حق کو صحیحین میں حدیث ابو سعید کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ دیکھا مینے خواب میں کہ مجھ پر آدمی پیش کئے جاتے ہیں او نیکے کرتے ہیں کہ کسی
کے سینہ تک پہنچے ہیں بعن اس سے بھی کم اور عمر بن خطاب پیش کئے گئے کہ او نکا
کرتے ہے بڑا کہ کہینچتے ہیں او سکو یعنی زمین میں صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تعبیر ہے اسکی
فرمایا کہ علم۔ ترمذی میں عقبہ بن عامر سے حدیث ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ اگر میرے بعد نبی ہو تا عمر ہو تا فضائل حضرت کے بہت زیادہ ہیں میں اسی قدر

لے مراد اس سے ہدایت اور سیرابی دین کی ہو اور حضرت ابو بکر کا دو ڈول کہینچتا دو سال خلافت ہو اور حضرت

عمر کی کوشش رحمت اور او نیکے زمانہ خلافت میں دور دور اسلام کا پہلنا تعبیر تھی ۱۲

اس مختصر میں لکھتا ہوں۔ بروز وفات حضرت ابو بکر صدیق ۲۳ جمادی الثانی ۳۱ کو باجماع صحابہ خلیفہ
 ہوئے صحابہ نے بیعت کی ان کے زمانہ خلافت میں اسد ثنائی فتح کئے مسلمانوں پر ملک و شام
 و عراق ایران و ہندوستان میں اسلام۔ ابو لؤلؤ نصرانی غلام منیرہ بن شیبہ نے ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ ہجری
 کو بوقت نماز صبح مسجد نبوی مدینہ منورہ میں زخمی کیا حضرت عمر کو اور شہید ہوئے
 سَيِّدُنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حضرت عثمان بن عفان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی پھیا ام حبیبہ
 بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے ابتدا سے اسلام میں قبل تشریف لیجانی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے دارا رقم میں حضرت ابو بکر کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں رقیہ و ام کلثوم یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئیں اور
 فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہو گا دوزخ میں جو میرا ماد
 ہے یا جس کا میں داماد ہوں حضرت عثمان نے ہجرت میں اولین اول طرف شام دوبار ہجرت
 مدینہ منورہ کے غزوہ بدر میں اس سبب نہیں گئے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بوجہ بیماری نبی رقیہ کے اونکی خبر گیری کو حضرت عثمان کو مدینہ میں چھوڑ گئے
 تھے مگر غنیمت میں حصہ ان کا لگایا تھا اس سبب اہل بدر میں شمار ہوئے۔ رومہ
 نام ایک کنوان بڑا مدینہ میں وادی عقیق میں ہے پانی اس کا نہایت شیریں اور لطیف

وپاکیزہ ہے ملکیت ایک یہودی کی تھا وہ مسلمانوں کے ہاتھ پانی پیتا تھا جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی رومہ کو خرید کر سب مسلمانوں کا ڈول و زمین
 ڈولوائے یعنی وقف کر دے پس اس کو ملے گا مشرب جنت میں حضرت عثمان یہودی کے
 پاس گئے اور خریداری چاہی کل بیچنے سے انکار کیا نصف بیچا حضرت عثمان نے خرید
 کر وقف کیا اور یہ ٹھہرا کہ ایک روز مسلمان پانی بہرین کے دوسرے روز یہودی - اور
 وہ یہودی سمجھا تھا ایک نے مسلمان پانی بہرین کے دوسرے روز زمین پانی مسلمانوں کے
 ہاتھ بیچ لگا مسلمان اپنی باری کے روز دور روز کا پانی بھر لیتے تھے آخر وہ نصف باقی
 بھی یہودی نے بیچا اور حضرت عثمان نے خرید کر وقف کیا ملا علی قاری رحمہ اللہ نے
 لکھا ہے کہ پینتیس ہزار درہم کو خریدا اور مسجد نبوی میں گنجائش کم تھی فرمایا جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی شخص جو خریدے زمین اور بڑھا و مسجد میں
 اس کو ملے خیر جنت میں حضرت عثمان نے زمین خرید کر مسجد میں شامل کر دی غزوہ
 تبوک کیا اسٹے نو سو چاس اونٹ مع جہول اور سامان کے اور پچاس گھوڑے مع
 ساز و یراق اور نہار و بنار دئے تھے ترمذی میں حدیث عبدالرحمن بن خواب
 کی ہے کہ جب اونٹ دینے گئے تھے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اترتے
 ہوئے دوسرے فرمایا کہ نہیں نقصان کر لی عثمان جو چیزیں بجا اسکے امام احمد نے

عبدالرحمن بن سمرہ کی حدیث لکھی ہے کہ حضرت عثمان ہزاروینار واسطے تیاری
 لشکر بنوک کے لائے اور گودین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈال کر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیناروں کو لوٹ پوٹ کرتے تھے اور فرماتے تھے نہ ضرر
 کریگا عثمان کو کوئی عمل بعد آج کے دن کے دوبار فرمایا ایک روز جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مع ابوبکر و عمر و عثمان کے بیشہ پہاڑ مکہ پر تھے کہ پہاڑ کو زلزلہ ہوا اور
 ایک پتھر اوپر سے گرا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ پر پانوں مارا
 اور کماٹھمہ پتھر ہے نبی اور صدیق اور دو شہید خلافت حضرت عثمان پر بیعت ہوئے
 یکم محرم ۳۱ کو بعد دفن حضرت عمر کے حضرت عثمان نے محمد بن ابی بکر کو نصر کو بھیجا
 تھا اس سبب سے کہ عامل مصر کی شکایت ہوئی تھی مروان نے پیچھے سے ایک
 حکم واسطے قتل محمد بن ابی بکر کے لکھ کر ایک غلام کے ہاتھ نصر کو روانہ کیا راہ میں محمد
 بن ابی بکر نے غلام کو کپڑا اور وہ حکم دیکھ کر لوٹے اور عمائد صحابہ کو حضرت عثمان کے
 پاس بھیجا حضرت عثمان نے اس حکم کے لکھے جانے کی خبر ہونے سے انکار کیا اور

مروان بیٹا حکم کا تھا حکم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا وطن کر دیا تمام مروان
 اس کے ساتھ تھا حضرت عثمان نے اپنے عہد خلافت میں بلال لیا اور اپنا منشی مروان کو مقرر کیا
 اس نے ابتداء میں فساد محمد بن ابی بکر کے ساتھ شروع کیا اور بعد میں یزید بن معاویہ کے نژاد بادشاہ ہو گیا
 تھا اس کی جو روئے مار ڈالا جو تے مارتے مارتے ۱۱

مترکہ کو کہا کہ مروان کے پاس رہتی ہے مروان کو محمد بن ابی بکر نے طلب کیا اوسکے
 دینے سے حضرت عثمان نے انکار کیا اسوجہ سے کہ خود خلیفہ تھے سزا خود دیتے اس پر لوہ
 ہوا اور ۴۹ روز حضرت عثمان کا محاصرہ ہوا ترندی وابن ماجہ میں حدیث حضرت عائشہ
 کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا تھا کہ اگر تاپنا دگا
 خدا تجھ کو پہنچاؤ تا زنا اوس کرتے کو اگر چاہیں لوگ اور جبر کریں۔ چنانچہ بموجب
 ارشاد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر چند لوگ جبر ہو آپ نے خلافت
 نہ چھوڑی اور نہ حکم ٹرنیکا دیا بالآخر ۲ ذی الحجہ ۳۵ھ کو شہید کئے گئے۔

سَيِّدُ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حضرت علی بن ابیطالب بن عسّم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے نو عمر لوگوں میں سے
 اول ایمان لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتی چند روز اپنے پاس
 ایمان پوشیدہ رکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے کہا تھا کہ میں
 تمہارے خرچ میں تخفیف کر دوں ایک کو اپنی اولاد میں سے مجھ کو دید و ابوطالب نے
 کہا کہ سو اعقیل کے جسکو چاہو لے لو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
 علی کو لے لیا اور ساتھ رکھا بوقت ہجرت اپنی جگہ پر چھوڑا تھا حضرت علی حملہ غزوات میں

لے کرتے سے مراد خلافت ہے ۱۱

شریک تھے غزوہ بدر میں عمر حضرت علیؑ کی بیس برس کی تھی سترہ ہجری میں حضرت
 علیؑ کا نکاح حضرت جناب سیدہ نسراہل البیت فی الدنیا والآخرہ فاطمۃ الزہرا سے
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرویا فضائل و مناقب حضرت علیؑ کے اس
 مختصر میں گنجائش نہیں غزوہ تبوک میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ کو
 نہیں لے گئے تھے عیال پر محافظت کو چھوڑا تھا منافقین نے طعن کی حضرت علیؑ
 کو جو شش آیا اور راہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے حضرت نے فرمایا کہ لو
 جاؤ منافق جوٹ کہتے ہیں میں تمکو قائم مقام اپنے حفاظت عیال کو چھوڑ آیا ہوں
 اور فرمایا کہ تم میرے بمنزلہ ہارون کے ہو ہو سنی سے لیکن بعد میر کوئی نبی نہیں ہے
 صحیحین میں حدیث بروایت سعد بن ابی وقاص کے ہے اور صحیحین میں حدیث میل
 بن سعد کی ہے کہ غزوہ خیبر میں فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبح
 کو علم اس شخص کے ہاتھ میں دو نکا جسکے ہاتھ پر فتح ہوگی اور وہ اللہ و رسول
 کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول کو دوست رکھتے ہیں صبح کو اس شخص منتظر
 ہنا کہ کو علم نصیب ہوتا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں
 علیؑ لوگوں نے عرض کیا کہ او کی آنکھیں کتنی ہیں پھر بلوایا انکو اور تھوکا پیغبر
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کی آنکھوں میں فوراً آنکھیں اچھی ہوئیں گویا کبھی

درد ہوا ہی نہیں تھا پس غنایت فرمایا اونکو علم عرض کیا علی نے کہ میں اون سے جا کر
 لڑوں یہاں تک کہ چوبیسین مثل ہمارے فرمایا حضرت نے کہ جاؤ اوپر نری اور استغنی
 کے یہاں شک کہ او تروا و کنی زمین میں پھر ملکاؤ اونکو طرف اسلام کے اور خیر لوگوں
 چیز سے کہ واجب ہوا و پرتحق خدا سے و اللہ اگر ہدایت کرے اللہ بسبب تیرا ایک مرد کو
 بہتر ہوا اس سے کہ ہوں تمہارے واسطے سرخ رنگ کے چوپائے اور اونٹ
 حدیث ترمذی و مسند امام احمد بن زید بن ارقم سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کا مولیٰ ہے مولیٰ کے معنی
 دوست مددگار کے ہیں حدیث ترمذی و امام احمد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دوست رکھتا علی کو منافق اور نہیں
 دشمنی رکھتا علی سے مومن صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ قسم اس خدا کی
 جس نے پھاڑا دانہ کو اور ادا گایا درخت کو اور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق
 حکم کیا اور وصیت کی نبی اُمّی نے مجھ سے کہ دوست نہیں کریگا جھکو مگر مومن اور
 دشمن نہیں کریگا جھکو مگر منافق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت
 جوانی حضرت علی کے اونکو طرف میں کے واسطے فیصلہ نزاعات معاملات اہل میں
 و نافذ کرنے احکام بھیجتا تھا حضرت علی نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا کس طہر

فیصلہ کرتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے سینہ پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ یا اللہ ہدایت کرا سکے دل کو اور شایہ کہ اسکی زبان کو حضرت علی کہتے تھے کہ کبھی دو شخصوں میں فیصلہ کرنے میں اوسے روز سے ہم کو تردد و شک نہیں ہوا چنانچہ روایت ہے کہ دو شخص ممد کے رہنے والے سفر میں تھے ایک کے پاس تین روٹیاں اور ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں ساتھ کھانے کو بیٹھے کہ اس میں ایک اور شخص آگیا تو اضع کی گئی وہ بھی کھانے کو بیٹھ گیا جب کھانے سے فارغ ہوئے تیسرے مسافر نے آٹھ درہم دونوں روٹی والوں کو دے دی اور چلا گیا پانچ روٹی والا خود پانچ درہم لیتا تھا اور تین روٹی والے کو تین درہم دیتا تھا تین روٹی والے نے کہا کہ انصاف سے لوں گا نوبت محاکمہ حضرت علی تک پہنچی حضرت علی نے فیصلہ کیا کہ تین روٹی والے کو ایک درہم ملنا چاہیے اوس نے وجہ پوچھی وجہ یہ بیان کی کہ آٹھ روٹیوں کے تین شخصوں میں ۲۴ تہت ہوئے ہر ایک نے کھانے والوں میں آٹھ تہت کھائے تین روٹی والے کے ۹ تہت تھے آٹھ خود کھائے ایک درہم پانچ روٹی والے نے کھایا پانچ روٹی والے کے پندرہ تہت تھے آٹھ خود کھائے سات درہم دینے والے نے کھائے تو سات جس شخص کے کھائے اوسکے سات درہم ہوئے جسکا ایک کھایا اوسکا ایک درہم ہوا راضی ہو کر چلے گئے ایک روز حضرت

علی کرم اللہ وجہہ حضرت بی بی فاطمہ کے پاس مسجد میں آئے اور صحن میں لیٹ گئے چادر
 علیحدہ ہو گئی تھی بیٹھتے ہیں مٹی لگ گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
 اور بی بی فاطمہؓ سے پوچھا کہ کہاں ہیں اس عسم میرا بی بی فاطمہ نے عرض کیا کہ مسجد میں ہیں
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے اور مٹی بیٹھتے حضرت علی سے جھڑپتے تھے
 اور فرماتے تھے اوٹھو ابوتراب اوس روز سے لقب ابوتراب ہوا اور یلقب حضرت علی کو
 بہت پیارا تھا بیعت خلافت حضرت علیؓ پہ ہوئی ۲۴ ذی الحجہ ۳۰ کو ۳۰ برس تک جبل
 اور ۳۰ برس تک صفین حضرت علیؓ اور معاویہ سے ہوئیں بعد مسجد کوفہ میں ایک خارجی
 عبدالرحمن ابن ملجم کے ہاتھ سے ۱۸ رمضان ۴۰ کو حضرت علیؓ شہید ہوئے۔

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْأَلِفِ

مَسِيدُ نَا أَبِي بَرَكَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عقبہ ثانی میں ایمان لائے انکی شان میں جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقْرَأُ الْمُتَنَبِّئِ اَبِي بَرَكَةَ كَعْبٍ یعنی سب سے زیادہ

قاری قرآن شریف ابی بن کعب ہیں میری امت میں جب سورہ لَحْدٌ یٰکُنِ الذِّیْنِ

نازل ہوئی حضرت جبریل علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَبی کو یہ سورہ پڑھاؤ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابنی رضہ سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ کہا ہے ابی رضہ نے عرض کیا کہ کیا میرا ذکر وہاں ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نَعَمْ یعنی ہاں پس رو ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کاتب وحی بھی تھے وفات پائی ۱۹ ہجری خلافت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں انکی کنیت ابو طفیل اور ابو نذر تھی ابی بن کعب نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اپنی دعا کے اوقات میں سے کس قدر درود پڑھنے میں مقرر کروں ارشاد ہوا جس قدر چاہو کعب نے کہا کہ ایک ربع فرمایا حضرت نے کہ جس قدر چاہو مگر زیادہ کرو تو بہتر ہے پھر عرض کیا کہ نصف فرمایا کہ جس قدر چاہو مگر زیادہ کرو تو بہتر ہے ابی رضہ نے عرض کیا کہ کل وقت آپ کے درود کے واسطے مقرر کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب تیرے سب غم دور ہو اور سب گناہ معاف ہوے ترمذی و حاکم و امام احمد نے روایت کی ہے۔

سَيِّدُنَا ابْنُ مَعَاذٍ النَّصَارِيُّ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حضرت ابی بن معاذ انصاری اور ان کے بھائی انس غزوہ بدر میں شریک تھے دونوں بھائی واقعہ بیرونہ میں شہید ہوئے صفر ۳۰ھ میں واقعہ بیرونہ کا فضل حال حضرت کعب حنفی کا بیان ہو گا وہاں دیکھا جاوے۔

سَيِّدُنَا إِيَّاسُ بْنُ الْبَكَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے اور دارا رقم میں جہان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شخصی دعوت اسلام فرماتے تھے ایمان لائے تھے انکے بھائی خالد و عاقل
و عامر سب اصحاب بدر تھے وفات انکی ۳۳ھ میں ہوئی۔

سَيِّدُنَا اَنَسُ بْنُ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے غزوہ احد میں انھیں بن شریق کے
ہاتھ سے شہید ہوئے۔

سَيِّدُنَا اَنَسُ بْنُ مُعَاذٍ التَّجَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت سب غزوات بدر و احد میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
واقعہ بیر معونہ میں مع اپنے بھائی اُبی کے شہید ہوئے صفر ۳۳ھ میں واقعہ
بیر معونہ ذکر کعب حزن کاف میں مذکور ہے۔

سَيِّدُنَا اَوْسُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حضرت اوس بن ثابت غزوہ بدر میں شریک تھے انکے بیٹے شداد بھی صحابہ میں تھے
اور اوس بن ثابت قبیل مجرت مکہ معظمہ میں جا کر ایمان لائے تھے اور غزوہ احد
شہید ہوئے انکے بھائی حسان بن ثناء تھے اور ثناء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور تھے۔
سَيِّدُنَا اَوْسُ بْنُ خُوَلِّیٍّ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بدر و تمام غزوات میں شریک ہوئے اور غسل و دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم میں سب انصار کی طرف سے شریک تھے خلافت حضرت عثمان میں ناپائی
سَيِّدُنَا اَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت بدر و احد اور سب غزوات میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک
تھے عُبَّادُ بْنُ صَارِتِ انکے بہائی بھی غزوہ بدر میں شریک تھے حضرت عثمان کی
خلافت میں وفات پائی شاعر بھی تھے۔

سَيِّدُنَا اسْعَدُ بْنُ يَزِيدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت اصحاب بدر میں ہیں۔

سَيِّدُنَا الْأَرْقَمُ بْنُ أَبِي الْأَرْقَمِ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت قدیم الاسلام تھے چمہ مسلمان ہو چکے تھے ساتویں یہ حضرت ایمان لائے
الحاکمان جبل صفا پر یکہ معظمہ میں تاجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش سے چمکر
اتم رہے گے گھر میں دعوت اسلام فرماتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر کے ایمان لانے
سے چالیس سال ہو گئے اور دعوت اسلام علی الاعلان شروع ہوئی اور تم رض
نے بروز وفات حضرت ابوبکر صدیق رض کے وفات پائی۔

سَيِّدُنَا الْأَسْوَدُ بْنُ سَرِيدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بھی اصحاب بدر میں ہیں بنی عبید بن عدی میں سے تھے =

سَيِّدُنَا اِيْمَانُ بْنُ وَرْقَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت انصاری خزرجی بنی سالم اصحاب بدر میں ہیں روز جنگ یمامہ شہید ہوئے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مقابلہ میں کذاب ساکن یمامہ پر سلسلہ میں جہاد کیا تھا =

سَيِّدُنَا اَنْثَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے جو کوئی حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اونکی اطلاع و اجازت لینے کے واسطے مامور

تھے غزوہ بدر واحد میں شریک تھے خلافت حضرت ابوبکر صدیق میں وفات پائی =

أَصْحَابُ الْبَدْرِ مَجْرِفِ الْبَاءِ

سَيِّدُنَا بِلَالُ بْنُ رَاحِجٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سب سے پہلے جو سات مسلمان ہوئے ان میں سے تھے اور عذاب کئے جاتے

تھے شکر کون کے ہاتھ سے لوہا پٹاتے تھے انکو اور دھوپ میں بٹاتے تھے اور تھی

انکے گلے میں ڈالکر مکہ معظمہ کی گلیوں میں پھرتے تھے اور لوٹے اور لوٹے انکو کہینچتے

اطفال

پہرتے تھے اور حضرت بلال کی زبان پر جاری تھا اللہ اللہ احد احد جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس مال ہو تو میں بلال کو خریدتا

یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق نے عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 چچا سے جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے کہا کہ میرے واسطے بلال کو خرید لاؤ
 عباس مالک کے پاس گئے اور خواہش خریداری کی اور اس نے کہا تم کیا کرو گے حدیث
 ہے عباس نے خرید کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالہ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آزاد کیا
 اور اپنا خرانچی بنایا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن اپنا بنایا۔ اور حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای بلال کوئی عمل جہاد سے افضل نہیں پس جہاد
 کئے بلال نے اور جہاد غزوات میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اُمیہ بن خلف
 نے بہت ایذا و عذاب بلال رضی اللہ عنہ کو دئے تھے بروز غزوہ بدر اُمیہ بن خلف بلال رضی اللہ عنہ
 کے ہاتھ سے مقتول ہوا بعد وفات جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات
 کے بلال رضی اللہ عنہ نے قصہ سفر شام کا کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مانع ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ
 کہ اگر آپ نے مجھ کو اپنے واسطے آزاد کیا ہے تو رہنے دیجئے اور اگر خدا تعالیٰ کی واسطے
 آزاد کیا ہے تو مجھ کو چھوڑ دیجئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت دی شام کو چلے گئے
 اور ۲۰ ہجری میں دمشق میں وفات پائی اور باب صغیر میں دفن ہوئے قصہ مشہور مدینہ
 میں وفات کا غلط ہے فضائل انکے بہت ہیں صرف اس قدر لکھنا کافی ہے کہ فرمایا
 یہ حدیث تیس بن ابی حازم سے صحیح بخاری شریف میں ہے اور مشکوٰۃ شریف باب من المناقب فی فضل میری میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سابقون چار میں سابق عرب میں ہوں اور سابق حبشہ کا بلال اور سابق روم کا صہیب اور سابق فارس کا سلمان = اُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ = سَيِّدُ نَابِجَيْرِ بْنِ أَبِي الْبَجَيْرِ الْجَحْمِيِّ النَّخَّارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ صاحب جلیف بنی دینار بن نجار کے تھے اس سبب سے نجاری مشہور ہوئے۔
ہم تم
بدر و احیدین شریک تھے =

سَيِّدُ نَابِجَاتِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ حضرت اور ان کے ہمائی عبد اللہ بن ثعلبہ شریک بدر و احد کے تھے =

سَيِّدُ نَابِسَبَةَ بْنِ عَمْرِو الْخَزَرَجِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ان حضرت کو بسبس بھی کہتے ہیں اور ابن بشر بھی کہتے ہیں ان صاحب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع عدی بن واسطہ لینے خبر قافلہ ابوسفیان کے بھیجا تھا جسکی تلاش کیوجہ سے یہ غزوہ واقع ہوا جیسا کہ غزوات میں مذکور ہوا =

سَيِّدُ نَابِشَرِّ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ حضرت بنی سلمہ میں سے تھے تمام غزوات میں شریک تھے یعنی بدر و خندق و احد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی سلمہ کے لوگوں سے پوچھا کہ کون تمہارا تمہارا ہے انھوں نے غمض کیا جد بن قیس جو بخیل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا بخل سے زیادہ کون مرض ہے سردار تمہارا بٹہ زین برا ہے کٹ میری نکتا
پانی بوجہ زہر کے جو بکری مسموم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانی تھی جو
ایک یہودیہ نے خیمہ میں دی تھی۔

سَيِّدُ نَاصِرِ بْنِ سَعْدِ الْخَزَرَجِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت اور ان کے ہمائی اساک بن سحاشریک بڑھے حضرت ابوبکر صدیق رضی کی خلافت پر سب
اول انھیں صلائے بیعت کی تھی خلافت حضرت ابوبکر میں شہید ہوئے خالد بن ولید
کے ساتھ تھے عین التمرین =

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ التَّاءِ الْمُتَشَابِهَةِ

سَيِّدُ نَاصِرِ بْنِ بَعَّازِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَيِّدُ نَاصِرِ بْنِ غَنَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے اور غلام سعید بن خثیمہ کے تھے جو عبیدہ
بنی غنم میں سے تھے =

سَيِّدُ نَاصِرِ بْنِ خِرَاشٍ بْنِ الصَّمَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت مع اپنے آقا خراش بن الصَّمَّةِ رضی کے غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور حضرت

تیم غزوہ احد میں بھی شریک تھے۔

أَصْحَابُ الْبَدْرِ حَرْفِ الثَّاءِ الْمَثَلَّةِ

سَيِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ جَدْعَةَ الَّذِي هُوَ ثَعْلَبَةُ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مکہ منظمین دوسری بار جسکو عقبہ ثانیہ کہتے تھے جا کر ایمان لائے تھے اور

سب غزوات میں شریک تھے اور بروز غزوہ طائف شہید ہوئے شوال ۴ھ میں

اور اوس روز بارہ صحابہ شہید ہوئے تھے۔

سَيِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ هُرَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت حبشہ غزوات میں شریک تھے اور بروز جنگ یمامہ شہید ہوئے

کذاب پخلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں جہاد ہوا ۱۳ھ ہجری میں =

سَيِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے اور ابن عامر

بھی وں کو کھسا جاتا ہے۔

سَيِّدُنَا ثَابِتُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّضَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت انصاری بخاری ہیں غزوہ بدر و احد میں شریک تھے بروز جنگ یمامہ

بقابلہ مسیلہ کذاب خلافت حضرت ابوبکر میں شہید ہوئے ۱۳ھ ہجری میں =

سَيِّدُ نَاثَايْتُ بْنُ خُسَاءٍ النَّجَّارِيُّ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت بھی نجاری ہیں اور انکے والد کا نام حسان بھی کہا گیا ہے۔

سَيِّدُ نَاثَايْتُ بْنُ أَقْرَمٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت سب غزوات میں شریک تھے اور بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طلحہ بن خویلد مرتد ہو کر مدعی نبوت ہوا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خالد بن ولید کو مع صحابہؓ ہجرتی میں واسطے جہاد کے بھیجا حضرات ثابت اور عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما شہید ہوئے طلحہ بن خویلد اور اس کے بہائی کے ہاتھ سے اس جہاد میں خالد بن ولید فتحیاب ہوا اور طلحہ مع اپنے ہمراہیوں کے شام کو ہلاک کیا پھر سلمان ہو کر مدینہ آیا۔

سَيِّدُ نَاثَايْتُ بْنُ عَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے اور جنگ صفینؓ میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُ نَاثَايْتُ بْنُ عَمَّةٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
ان حضرت نے قبل ہجرت مکہ معظمہ میں آ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی سب غزوات میں شریک تھے غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُ نَاعِلَةَ بْنِ عَمْرِو النَّخَّارِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت سب غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ۳۳ ہجری
 کے رمضان میں بروز قسطنطنیہ حبیب بن مسعود شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاعِلَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر واحد تھے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاچا ہی تھی کہ میرے
 پاس مال زیادہ ہے تو میں اس کی راہ میں بہت سادوں حضرت نے دعا کی کہ یہ کچل اور ان کا یاد رکھا
 کہ وہیں جا کر جب اس وقت کو کوہ طلب کی گئی تو کہا کہ یہ تو بخریہ ہے اور نہ دیا پھر لیکر حضور میں جاتا

۱۔ واقعہ یہ تھا کہ خالد بن ولید کو حضرت ابوبکر صدیق نے ایران و عراق پر بھیجا تھا پھر حضرت ابوبکر صدیق کا انتقال ہو گیا اور
 حضرت عمر خلیفہ ہوئے حضرت عمر نے خالد بن ولید کو معزول کیا اور ابوعبیدہ بن مسعود کو سردار مسلمانوں کا جو سپر
 کیا رمضان ۳۳ ہجری میں اور ابوعبیدہ نے حکم کیا خاقان مقابل ہوا اس کا شکستہی اور بہت کافر قہر کئے خاقان
 ہما کا یہ اقتریب ہا دیکھ ہوا تھا خاقان ہماگ کر زور دے کہ پاس پہنچا اور زور دے کہ شکستہ عظیم صبح کیا اور مقابلہ ہو گیا
 بی گئے بڑے پیچھے دیرانا اور اوپر لپک تنگ پل باز کردہ تھے جب مقابلہ ہوا تھا تب شجاعت مسلمانوں نے دی یہاں تک کہ ابوعبیدہ
 ہاتھی کو گر دیا تھا اور ابومحس نے ایک ہاتھی کی سوڈ کاٹ ڈالی تھی آخر ابوعبیدہ شہید ہو گیا اور ہمارے مسلمان شہید ہو گئے اور بارہ سو
 غنیمت دیا ہوا ہو سکے ابوعبیدہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو سردار مقرر فرما کر حضرت عمرؓ بھیجا اور اس وقت ایران فتح ہوا اور
 علم اسلام کا گڑا گیا مختار جو بخیلہ بدل لینے شہادت امام حسینؓ کو فیوں پر حملہ آور ہوا تھا اس میں ابوعبیدہ کا بیٹا تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئے حضرت نے نہیں لیا اور آیت **مِنْهُمْ مِنْ عَاهَدَ**
اللَّهُ لَئِنْ آتَيْنَا مِنْ فَضْلِهِ لَنُصَدِّقَنَّ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ
فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُّعْرِضُونَ ہ
 نازل ہوئی خلافت حضرت عثمان میں وفات پائی =

سَيِّدُ نَاقَتِ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت اور اس کے بھائی بد لاج غزوہ بدر میں شریک تھے اور حضرت نقت غزوہ
 احد میں شہید ہوئے =

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْجِيمِ

سَيِّدُ نَاجِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 غزوہ بدر واحد میں شریک تھے =

سَيِّدُ نَاجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت انصاری کئی ہیں جسدہ غزوات میں شریک تھے اور انصاری میں سے
 سب سے پہلے ایمان لائے تھے ترمذی میں حدیث ہے کہ حضرت جابر نے کہا کہ
 چاہی میکرو واسطے رسول اللہ نے پچیس بار **سَمِعْتُهُ** میں مدینہ منورہ میں چورانوے
 برس کی عمر میں وفات پائی مدینہ میں جو صحابہ مرسب میں اخیر یہ حضرت مدینہ میں مکر =

بعض نبین
 ہے وہ ب
 جینج
 کی تہا اسکا
 ریکہ اگر یکا یک
 انہیں فضیلت
 البتہ علیہ السلام
 تمام راہبست
 ہو جاوین گئے
 جنہ یکا یک
 کہنا اولیٰ
 ہیں جب یہاں
 فضل ایسا نہ
 بخشی کی خاطر
 اسکا اور ہر
 اردو ترجمہ میں
 واسطین ۱۱

سَيِّدُ نَاجِيَّارِ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت نے مکہ معظمہ میں جا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی غزوہ بدر میں شریک تھے اور وقت انکی عمر ۳۲ برس کی تھی سترہ ہجری میں نبی مہینہ فاطمی سیدنا جابر بن ابیاس الْأَنْصَارِيُّ الزُّرَقِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَيِّدُ نَاجِيَّارِ بْنِ عَتِيكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
ان حضرت کے نام میں جابر و جبریر بھی کہا گیا ہے بدر اور جمیع غزوات میں شریک رہے ۱۶ ہجری میں ۹۱ برس کی عمر میں وفات پائی =

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْحَاءِ

سَيِّدُ نَاسِيْدُ الشَّهَادَةِ عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حضرت حمزہ چچا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور انکی والدہ ہالہ

بنت وہیب اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ بنت وہب
چچا زاد بہن تینیں اور ثویبہ ابولہب کی لونڈی کا دودہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا تارضا عی بہائی بھی تھے دوسرے

سال نبوت سے اسلام قبول کیا اور سب جہاد کیواسطے حضرت حمزہ کو نذر
مقرر کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں مہینے ہجرت سے بیعت
کو قافلہ قریش کی طرف بھیجا تھا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بدر میں شریک تھے عتبہ
بن ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ اور سبباغ خزاہی کو قتل کیا بعد اسکے غزوہ احد میں
شریک ہوئے اور دتلواروں سے لڑتے تھے شہید کیا اور انکو وحشی حبشی نے اکتیس
مہینے بعد ہجرت کے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اعضا کان ناک ہندہ نے
کاٹے اور شکم چاک کر کر جگر نکال کر چاہا اور تھوکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روئے
اپنے چچا پر اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الشہداء یا خیر الشہداء اور خطاب یا ہوتا
اور انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ واسر رسول اللہؐ

سَيِّدَنَا حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حضرت حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش کے تھے اور غزوہ بدر و مدینہ میں
شریک تھے ان حضرت رضی اللہ عنہ کے ایمان کی قرآن شریف میں شہادت ہے
تقصیہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ معظمہ پر غزوا کا قصد کیا
تو اس ارادہ کو مخفی کیا تھا حضرت حاطب نے یہ جھگڑا کہ میں قریش کے ساتھ احسان
کر دوں گا اور انکو اطلاع دوں گا تو وہ میرے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کریں گے

الحمد لله
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
وآله الطيبين
الطاهرين
المرسلين
السلام

خط مشعر اطلاع ارادہ لکھکر ایک عورت کے ہاتھ روانہ کیا حضرت جبریل علیہ السلام
نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال کی خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ
و نقدا و رضہ کو تلاش میں روانہ کیا و رضہ خانہ میں جو در میان مدینہ منورہ و مکہ معظمہ
کے ہے اوس عورت کو پایا اور اوس سے خط واپس لائے جب حاطبؓ لکھا گیا تو
اونہوں نے عذر کیا کہ میں نے دین سے مرتد ہو کر یہ کام نہیں کیا حضرت عمرؓ قتل
حاطب پر آمادہ ہوئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
مطلع ہوا اہل بدر کے حال پر پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کرو جو کچھ چاہو واجب
ہوئی تمہارے لئے جنت اور یہ آیت نازل ہوئی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عِدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ الْغُلَامِ بَلَفْظُ مَوْنٍ** خطاب فرمایا یہ حدیث
صحیحین میں ہے اور غلام حاطب کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا اور کہا کہ حاطب جنت میں نہیں جاوے گا وہ ظالم ہے حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں داخل ہوگا دوزخ میں جو بدر و حدیبیہ میں شریک ہوا
ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ ہجری میں حاطب بن ابی بلتعہ
کو بھیجا تھا طرقت مقوقس بادشاہ مصر و اسکندریہ کے وہاں سے ہدایا لائے اور

اسیہ حدیث صحیح مسلم شریف میں بروایت جابر بن عبد اللہ شریف باب جات النبی فی ثانی من ہے ۱۱

حضرت ماریقہ طیلید اور شیرین کو بھی ہدیہ میں لائے تھے حضرت ماریہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور سچے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جو ترکین میں مگر اور شیرین حسان شاعر کو عنایت فرمائی تھی اور سچے عبدالرحمن بن حسان ہوئے =
 سَيِّدُ نَاجِيْبٍ بَنُ الْأَسْوَدِ مَوْلَى الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ان حضرت کو بن اسلم بھی کہا گیا ہے =

سَيِّدُ نَاجِيْبٍ بَنُ زُهَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت سح اپنے بہائی عبداللہ کے شریک بدر تھے اور یہ حضرت احمد میں بھی شریک تھے =

سَيِّدُ نَاجِيْبٍ بَنُ رُبَيْعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ ابْنُ سُرَاقَةَ شَهِيدٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ربیع انکی والدہ کا نام تھا جو حضرت انس بن مالک کی چوپی تھیں اور سہرا قہ انکے باپ کا نام تھا یہ حضرت کم عمر تھے صرف دیکھنے کو گئے تھے حیان بن غزوہ نے تیرا مارا سب سے اول انصاری بن سے یہی شہید ہوئے انکی والدہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا بیٹا جنت الفردوس میں ہے =

سَيِّدُ نَاجِيْبٍ بَنُ حُمَيْدٍ الْأَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ان حضرت کا نام حمزہ اور فارحہ بھی کہا جاتا ہے =

سَيِّدًا لِّحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ التَّجَسَّارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
ان حضرت نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے ساتھ بات کرتے دیکھا
اوسوقت اس خیال سے سلام نہ کیا کہ باتوں میں ہرج ہوگا جب لوٹے تو
سلام کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ جاتے وقت تم نے
سلام کیوں نہ کیا عرض کیا کہ آپ ایک شخص کے ساتھ کلام فرماتے تھے
میں سمجھا کہ آپ کی باتوں میں ہرج ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اوس شخص کو تم نے
بھی عرض کیا کہ ہاں دیکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ یہ جبرئیلؑ تھے اگر تم سلام کرتے وہ تمکو جواب سلام کا
دیتے اور یہ حضرت اپنی ماں کے ساتھ بہت خدمت و سلوک کرتے تھے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خواب میں جنت کو دیکھا
ورآواز قرآن پڑھنے والے کی سنی میں پوچھا کہ کون فارسی ہے تو مجھ سے
کہا گیا کہ حارثہ بن نعمان ہے پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نیک ایسے ہی ہوتے ہیں حارثہ بن نعمان آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے تو
اپنے پاس چھوارے رکھتے تھے اور اپنے مصلے سے دروازہ تک ایک
دیوار بنوالی تھی جب کوئی سائل آتا چھوارے لیکر دیوار کو کپڑے ہوئے

در وازہ تک خود جا کر دیتے تھے اور انکے اہل خاندان نے کہا کہ کیا ہم یہ نہیں کر سکتے ہم دے آیا کر سینگے تو جواب دیا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خود دست بہ دست دینا سکین کو دفع بُرائی موت کے واسطے کافی ہوتا ہے ان حضرت نے امارت معاویہ کے وقت میں وفات پائی ہے =

سَيِّدُنَا حَارِثُ بْنُ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت پیغمبر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھے بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے اٹھائیس سال برس کی عمر میں =

سَيِّدُنَا حَارِثُ بْنُ أَنَسٍ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت شریک بدر تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا حَارِثُ بْنُ الصَّمَّةِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَتَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حارث بن الصمہ یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں ثابت قدم رہے تھے واقعہ بیرونہ میں صفر مکہ ہجری میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا حَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ الْقَيْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت چچا حضرت خوات بن جریہ کے تھے غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَيِّدُ نَاحَارِثُ بْنُ خَرْمَةَ الْخَزَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت جمیع غزوات میں شریک تھے انکی کنیت ابوبشیر تھی غزوہ تبوک میں ناقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گم ہو گیا تھا تو منافقوں نے کہا کہ جبکہ اپنے اونٹ کی خبر نہیں کہ کہاں ہے وہ آسمان کی خبر کیا جانیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کچھ نہیں جانتا مگر جو اللہ چھکوتا دیتا ہے اور اونٹ کو جھگل کی ایک گھاٹی میں درخت نے ہلکا لیا ہے حضرت حارث بن خزرجی جاکر لائے اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی پایا وفات پائی حضرت حارث نے سترہ ہجری میں ۶۷ برس کی عمر میں =

سَيِّدُ نَاحَارِثُ بْنُ حَاطِبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کی واسطے مدینہ منورہ کو بھیجا تھا لڑائی میں شریک نہیں تھے مگر حصہ انکا غنیمت سے دیا گیا اور شیل شہر کا بدشمار ہوئے جمیع غزوات میں شریک تھے غزوہ خیبر میں ۳۰ میں شہید ہوئے قلعہ پر سے پتھر ان پر پھینکا گیا =

سَيِّدُ نَاحَارِثُ بْنُ عَرْفَجَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت قبیلہ اوس میں سے شریک بدر تھے =

سَيِّدُ نَاحِطَبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْوَسَّي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے =

سَيِّدُ نَاحِطَبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الشَّامِسِ الْعَامِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت قبل تشریف لیجانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں ایمان لائے تھے اور حبشہ کی طرف دومرتبہ مکہ سے ہجرت کی تھی شمر کا سے بدر میں ہیں =

سَيِّدُ نَاحِطَبُ بْنُ عَمْرِو الشَّامِلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے ان کا وطن شمالہ از دین تھا =

سَيِّدُ نَاحِطَبُ بْنُ حَارِثِ الْمُطَّلَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے اور ان کے دو بھائی حقیقی طفیل اور عبیدہ سب شمر کا سے غزوہ بدر تھے عبیدہ بدر میں شہید ہو حصین اور طفیل نے

۳۳ ہجری میں وفات پائی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین =

سَيِّدُ نَاحِطَبُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے دی تھی کہ بدر میں فلان پانی پر نزول اجلال فرمائیے پھر حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اسے حجاب کی ٹھیک

ہے یہ حضرت سب غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں وفات پائی

سَيِّدُ نَاحِرَامٍ بْنُ مِلْحَانَ النَّجَّارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت مع اپنے بھائی سلیمان بن ملحان کے شریک بدرستہ حضرت انس بن مالکؓ کے امون
تھے واقعہ بیرسونہ میں حضرت سہم جہری بن شہید ہوئے سرین تیر لگاتار =

اصْحَابُ الْبَلَدِ بِحَرْفِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ

سَيِّدُ نَاحِيبِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

غیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شریک غزوہ بدر تھے بعد اسکے واقع رجیع میں
حضرت سہم جہری بن سات آدمی گئے تھے اکثر شہید ہوئے اور حضرت غیب اور زید بن دثنہ

قید ہو گئے حضرت غیب کو عقبہ بن حارث نے خرید کیا جسکا باپ غیبؓ کے ہاتھ سے مارا
گیا تھا غزوہ بدر میں۔ جب انکو کفار مکہ سے قتل کیا واسطے لیکر چلے تو کما غیبؓ نے مقتل

میں مہلت دو بجھ کو دو رکعت نماز پڑھنے کی پس دو رکعت نماز پڑھی آپ نے سب سے پہلے

بوقت قتل نماز دو رکعت پڑھنے کا طریق غیبؓ نے جاری کیا پھر کچھ اشعار پڑھے جکا
مطلب یہ تھا کہ کچھ پروا نہیں جب میں سلمان شہید کیا جاتا ہوں۔

اشعار حضرت غیب رضی اللہ عنہ

قَبَائِلُهُمْ وَاسْتَجْمَعُوا كُلَّ عَجْمَةٍ

کفار کے قبیلوں کے اور جو جمع کئے تمام جمع

وَلَسْتُ أَبَا جِنٍّ أَقْتُلُ مُسْلِمًا

اور میں پروا کرتا میں جبکہ قتل کیا جاتا ہوں مسلمان

وَقَدْ قَرَّبُوا ابْنَاءَهُمْ

اور تحقیق پاس بولالیا اپنی اولاد اور عورتوں کو گناہ

إِلَى اللَّهِ أَشْكُو غُرْبَتِي بَعْدَ كُرْبَتِي

اسد کی طرف میں ظاہر کرتا اپنی بے وطنی بعد مصیبت کے

فَلَسْتُ بِمَبْدٍ لِلْعَدُوِّ تَخَشُّعًا

پس نہیں ہوں میں ظاہر کرنے والا دشمن سے عاجزی

وَلَسْتُ أَبَايَ حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

اور نہیں پروا کرتا میں جب قتل کیا جاتا ہوں مسلمان

وَقَرَّبْتُ مِنْ جَزَعٍ طَوِيلٍ مُسْتَعٍ

اور میں پاس کیا گیارہ رخت خزا طویل بار بار کے

وَمَا جَمَعَ الْأَحْزَابُ لِي عِنْدَ مُضْرَعٍ

اور جمع ہوا قبیلوں کا میری قتل گاہ پر

وَلَا جَزَعًا إِنِّي إِلَى اللَّهِ مَرْحُومٍ

اور نہ فریاد تحقیق میرا تو اسد کی طرف مرجع ہے

عَلَى أَبِي حَالٍ كَانَ وَاللَّهُ مُصْجِعٌ

جس حال پر ہی ہوا اور اس ہی ہے مجھ کو ملانے والا

پہر شہید کئے گئے سولی پر چڑھا کر اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ خبیب بن عدی نے

کہا کہ کوئی نہیں جو میرا سلام رسول امجد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا وے خدا یا تو

سلام پہنچا حضرت جبریل نے سلام خبیب کا پہنچا یا رسول امجد صلی اللہ علیہ وسلم کو

و آفتہ رجیع یہ تھا کہ عضل اور قرآء دیہات کے آدمی آئے جناب رسول امجد صلی

اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہمارے لوگ سلمان ہو گئے ہیں تعلیم کو پاس

کچھ لوگ ہمارے ساتھ کر دیجئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد بن ابی مرثد کو

سردار کر کے سات آدمی بھیجے اب رجیع پر جو کنارہ پر حجاز کے واقع ہے دغا کی گئی او

کفار نے اکثر شہید کئے دو گرفتار ہوئے =

سَيِّدُ نَاجِيْبٍ بِنِ الْيَسَّافِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کو روانہ ہو چکے تھے راہ میں
جاکر سلمان ہوا اور غزوہ بدر میں شریک ہوا اور اسمیہ بن خلف انکے اور حضرت بلال
کے ہاتھ سے اوس روز مارا گیا =

سَيِّدُ نَاجِيْبٍ بِنِ أَسَدِ بْنِ الْحَزْنَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
خاب بن ارسا نامیت میں تلوار بن بنایا کرتے تھے پر یقین ہو گئے اور نیچے
گئے قدیم الاسلام تھے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو لوگ عذاب کئے جاتے تھے
اور اپنے دین پر قائم رہتے تھے ان میں یہ حضرت بھی تھے آگ میں گرم کر لیا ہے
سے انکی پیٹھ داغی جاتی تھی یہ صاحب فاضل مہاجرین شمار ہوتے تھے جمع غزوئہ
میں شریک ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین و نہروان
میں تھے شکستہ ہجری میں وفات کو فہم پائی حضرت علی نے نماز پڑھی انکی انکی
سسرقت وفات ۲۷ برس کی تھی =

سَيِّدُ نَاجِيْبٍ مَوْلَى عُتْبَةَ بْنِ عَرْزَوَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت مع اپنے آقا عتبہ کے شریک غزوہ بدر تھے وفات پائی مدینہ میں ۱۹ سالہ میں

نازخانہ پڑبائی انکی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے =

سَيِّدُ نَاخِرَجَةٍ بَنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اور غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں
 شہید ہوئے اور اپنے چچا زاد بھائی سعد بن ربیع کے ساتھ ایک قبر میں دفن
 ہوئے یہ صاحب صحابہ کبار میں سے تھے انکے بیٹے زید بن خاریج بعد موت کے
 بولے تھے اور تعریف بیان کی حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان کی اور پھر
 اسی وقت چُپ ہو گئے خلافت حضرت عثمان میں وفات پائی =

سَيِّدُ نَاخِلِ بْنِ الْكَبِيرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت اور انکے بھائی آياس و عاتل و عامر شریک بدر تھے صفر ۳۷ ہجری میں
 واقعہ رجیع میں شہید ہوئے کچھ لوگ عضل و قرا کے آئے اور اسلام ظاہر کیا اور
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استاد عاکی کہ تعلیم امور دین کے واسطے کچھ
 آدمی ہمارے ساتھ کیجئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد بن ابی مرثد کو
 سردار کر کے سات آدمی بھیجے جب پانی پر جو حجاز کے کنارہ واقع ہے پہنچے جو کا
 نام رجیع ہے انکے ساتھ کفار نے دغا کی اور انہیں کفار عضل و قرا کے ٹوٹ پڑ
 صرف دو صاحب غیب بن عدی و زید بن دثنہ قید ہوئے باقی آدمی و شہید

ہوے یہ دو صاحب مکہ میں کفار کے ہاتھ بیچے گئے اور پھر شہید کئے گئے رضی اللہ
تعالیٰ عنہم =

سَيِّدُ نَاخَلِدُ بْنُ قَبِيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَيِّدُ نَاخِرَاشُ بْنُ الصَّمَّةِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
جنگ بدر و احد میں شریک تھے تیر اندازوں میں تھے بروز غزوہ احد انکے دشمن آئے تھے

سَيِّدُ نَاخِدَ بَعْمَةَ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت تمام غزوات میں شریک تھے اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب

عمار بن یاسر شہید ہوئے تو خدیجہ نے کہا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرمایا تھا عمار سے کہ جب کو گروہ باغی قتل کر گیا پہلی تلوار اور لڑے یہاں تک کہ شہید

ہوے شکہ عجمی میں =

سَيِّدُ نَاخَلَادُ بْنُ سَرَافٍ الْعَجَلَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

لے صحیح مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ جب خدیج غزوہ خندق میں گھومتے تھے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے اور سر پر ہاتھ پیرتے تھے عمار کے واسے شدت و محنت بیٹھ

نمیہ کے جب کو قتل کر گیا گروہ باغی فقہ حضرت عمار کی ان کا نام سمیہ باپ کا نام یاسر تھا ۱۱۲

ان حضرت کو صاحب استیجاب فی احوال الاصحاب نے بدریوں میں نہیں لکھا سیف النضر
میں بدری لکھا ہے۔

سَيِّدُ نَاحِلَادُ بْنُ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حضرت بیت عتقبہ میں شامل تھے اور غزوہ بدر واحد و خندق میں شریک تھے بنی قریظہ
کے غزوہ میں شریک ہوئے اور ایک پتھر انکے سر پر لگا اور شہید ہوئے ذیقعد ۳۸
میں بنی قریظہ یہود مدینہ منورہ کے ننھے اور شرکین کو جمع کر لائے تھے جسے غزوہ خندق
واقع ہوا ہنوز غزوہ خندق سے واپس ہو کر ہتھیار نہ کھولے تھے کہ حکم خدا واسطے
جہاد بنی قریظہ کے صادر ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نماز عصر
بنی قریظہ میں جا کر مسلمان پڑھیں اور انکو جاگیر خلافت بن سوید کے ایک عورت نے
پتھر مارا وہ شہید ہو گیا بعد محاصرہ یہودی راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ کریں
اوس پر ہم راضی ہیں سعد بن معاذ نے فیصلہ کیا کہ مرد لڑنے والے قتل کئے جاویں
عورتیں لونڈیاں بنائی جاویں چنانچہ مرد قتل کیے گئے اور ایک عورت جس نے حضرت
خلا کو شہید کیا تھا قتل کی گئی۔

سَيِّدُ نَاحِلَادُ بْنُ عَسْرٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت اور انکے بھائی معوذ و معاذ و ابوالہیثم شمر کاے بدر تھے اور غزوہ احد میں

حضرت خلا و اور ان کے باپ عمرو بن جوح اور ابوالمین شہید ہوئے۔

سَيِّدُ نَاحِلِيْدَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حضرت بدر و احد میں شریک تھے۔

سَيِّدُ نَاحِلِيْفَةَ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سَيِّدُ نَاحْنِيْسٍ بْنِ حَذِيْفَةَ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ طرہت مہاجرین اول میں سے تھے حضرت حفصہ بنت عمرؓ ان کے نکاح میں تھیں۔

حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے احد میں زخمی ہوئے اور مدینہ منورہ میں اسی
زخم کی وجہ سے وفات پائی بعد وفات ان کے حضرت حفصہ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔

سَيِّدُ نَاحْوَاتُ بْنُ جُبَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت عجلہ سواران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے مع اپنے بھائی عبداللہ بن

جُبَیْرٍ شریک بدر تھے ۱۰ عہد ہجری میں ۹۴ برس کی عمر میں وفات پائی۔

سَيِّدُ نَاحْوَلِيٍّ بْنِ أَبِي خُوَيْلَةَ الْجَعْفَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ صاحب اپنے بیٹے کے شریک بدر تھے اور کل غزوات میں شریک تھے خلافت

حضرت عمرؓ میں وفات پائی۔

اصْحَابُ الْبُكَدِ بِحَرْفِ الدَّالِ الْمَجْمُوعَةُ

سَيِّدُ نَاذِكُوَانِ بْنِ عَبْدِ الْقَيْسِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اور پھر مدینہ منورہ سے نکلا کہہ منظمین جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جا رہے تھے اور ہجرت کی پہلی
والفار دونوں میں شمار ہیں بدرواحد میں شریک تھے غزوہ اُحد میں شہید ہوئے
ابو الحکم بن انفس نے انکو شہید کیا تھا حضرت علی نے ابواسم کو قتل کیا۔

سَيِّدُ نَاذِكُوَانِ بْنِ الْخَزْرَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت غزوہ بدر میں دونوں ہاتھوں سے لڑتے تھے غزوہ اُحد میں شہید ہوئے
نام انکا عمیر کے باپ کا نام عبد عمرو تھا۔

اصْحَابُ الْبُكَدِ بِحَرْفِ الرَّاءِ الْمُهْمَلَةِ

سَيِّدُ نَارِفَاعَةَ بْنِ سَرِافِعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت مع اپنے بھائیوں غلام و مالک و باپ کے شریک بدر تھے اور حضرت علیؑ کے
ساتھ جنگ صفین و جبل میں تھے بعد شہادت حضرت علیؑ کے اول امارت معاویہ میں مر
ابو معاذ انکی کنیت تھی غزوہ بدر میں انکی آنکھ میں چوٹ آئی تھی جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ میں نہوٹ دیا فوراً اچھی ہو گئی۔

سَيِّدُ نَارِ فَاةَ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بیت عقبہ وغزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے انکو ابو الولید بھی کہتے تھے۔

سَيِّدُ نَارِ فَاةَ بْنِ حَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بقول ابن اسحاق بدر میں شریک تھے انکی والدہ کا نام عذرا تھا ان کے دو بہائی تھا ذاور معوذ شریک بدر اور قاتل ابو جہل کے تھے۔

سَيِّدُ نَارِ بَيْعَةِ بْنِ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر واحد و خندق و بدر میں شریک تھے اور غزوہ خیبر میں شہید ہوئے
میں شہید ہوئے عمر انکی ۳۵ برس کی تھی۔

سَيِّدُ نَارِ بَيْعَةِ بْنِ إِيَّاسِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ مع اپنے بھائی کے شریک بدر تھے۔

سَيِّدُ نَارِ بَيْعَةِ بْنِ أَبِي مَرَّافٍ الْجَلْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَيِّدُ نَارِ فَاةَ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت عقیقہ اعلیٰ و ثنائین شریک تھے اور مع اپنے بیٹوں علاء و رفاعہ کے شریک غزوہ بدر تھے۔

یہ حضرت غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُ نَارِافِعِ بْنِ الْمُعَلِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں عکرمہ بن ابی جہل کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

سَيِّدُ نَارِافِعِ بْنِ عُنَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت کی والدہ کا نام عجبہ تھا ان کے باپ کا نام عبدالحارث تھا یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق میں شریک تھے۔

سَيِّدُ نَارِافِعِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق و جملہ غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عثمان میں وفات پائی۔

سَيِّدُ نَارِافِعِ بْنِ نَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ صاحب غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُ نَارِحِيلَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت کے نام میں جیلہ اور رعیلہ بھی لکھا گیا ہے شریک بدر تھے۔

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الزَّاءِ الْمُجْمَعَةِ

سَيِّدُ نَا الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت زبیر بن عوام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی صفیہ کے بیٹے تھے اور
 بی بی خدیجہ کے حقیقی بیٹے تھے پندرہ برس کی عمر میں ایمان لائے تھے سہ اپنی ماں کے
 اور یہ حضرت عشرہ مبشرہ میں ہیں جنکے واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بشارت جنت کی فرمائی شیطان نے ایک مرتبہ یہ خبر مشہور کی کہ جناب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو کفار نے گرفتار کر لیا ہے ابوسوقت حضرت زبیر نے اپنی تلوار کھینچ لی اور
 آدمیوں کو اپنی تلوار دکھاتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر
 مکہ کی تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پوچھا کیا ہے اے زبیر حضرت زبیر نے
 بیان کیا کہ میں یہ سنا تھا ابوسوقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے واسطے
 دعا فرمائی اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زبیر ابن عمو میرا ہے
 اور میرا حواری ہے میری امت میں سے جمیع غزوات میں شریک تھے بروز غزوہ بدر
 عامہ زردانکے سر پر تھا اور جو ملا مکہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے انکے سر پر بھی زرد
 عامے تھے اور ایک خصوصیت ان حضرت کی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دو مرتبہ ایک غزوہ احد اور ایک غزوہ بنی قریظہ میں ان سے فرمایا اذم فدا اللہ
 ائنی وائتی حضرت زبیر کے ہزار ملک تھے جو خراج دیتے تھے اوس میں انکے گھر میں
 ایک درہم بھی نہیں جاتا تھا سب تصدق کر دیتے تھے حضرت زبیر جنگ جمل میں معاویہ کے

ساتھ تھے جب حضرت علی نے یاد دلایا کہ ایک وزیر اور تم منس رہے تھے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کیا انہو گے تم مخالف علی کے اور اس وقت ہو گے تم ظالم علی کے پس نادم ہو کر لوٹے لڑائی میں سے طرف مدینہ منورہ کے پس دیکھا عمر دین جرموز نے اور پیچھے ہوا اور قتل کیا حضرت زبیر کو جبکہ وہ نماز پڑھتے تھے اور لایا سراونکا حضرت علی کے پاس حضرت علی نے اپنے پاس نہیں آنے دیا اور فرمایا اذن چاہنے والے سے کہ خبر دے قاتل ابن صفیہ کو دوزخ کی حضرت زبیر قتل ہوئے روز پختنبہ دسویں جمادی الثانی ۳۷ھ ہجری میں جس روز جنگ جمل ہوئی عمر حضرت زبیر کی ۶۶ برس کی تھی۔

مَسِيْدُ نَا زِيْدُ بْنُ خَطَّابٍ اَلْعَدَوِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ
 حضرت زید بن خطاب حضرت عمر کے بھائی تھے حضرت عمر سے پہلے ایمان لائے تھے اور مہاجرین اولین میں تھے اور جملہ غزوات میں شریک تھے اور جہاد یمامہ میں جو سید کذاب پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مسلمان ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں تھا کچھ لوگ ہمارے گے یہ لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے حضرت عمر کو بہت رنج ہوا اور فرمایا مجھے پسند آیا اے اللہ! مجھ سے پہلے شہید ہوئے۔

یعنی ان شخص کے کما میں عمرو بن جرموز کے آنے کی اطلاع کی تھی اور پوچھا تھا کہ وہ کون ہے جو ۱۲

سَيِّدُ نَازِدٍ بَنُ حَارِثَةَ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ صاحب کسی وجہ سے قید ہو گئے تھے اور پھر نیچے گئے حکیم برادر زادہ حضرت بی بی خدیجہ نے حضرت خدیجہ کی پوچھا چار سو دہکم کو خرید کیا جب حضرت رسول امجدی صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح بی بی خدیجہ کا ہوا حضرت رسول امجدی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر کر دیا تھا جب زید کے باپ اوچھا کو غبر ہوئی آئے اور جناب سے عرض کیا کہ تم اثرائت ہو سہو دار قوم ہو مہر احسان کرو ہمارا لڑکا دید و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو بولایا اور پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیسا بڑا دُعا ہمارا ہے اونہوں نے تعریف کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو انکے ساتھ جاؤ زید نے انکار کیا اسوقت حضرت نے فرمایا کہ یہ میرا متنبی ہے جب سے حضرت کی بیٹے مشہور ہو چکے تھے قرآن شریف میں حکم آیا اُدْعُوهُمْ لِابَائِهِمْ بِرَاحۃً

۱۔ جناب رسول امجدی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح فاضلہ حبیبہ ام ایمن سے کر دیا تھا جبکہ بطن اسامہ پیدا ہوا اور پھر زید کا نکاح زینب بنت جحش سے ہو جناب رسول امجدی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام کلثوم بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں ہوا تھا جب زید وزینب میں ناموافقیت ہوئی زید نے طلاق دی بعد گزرنے عدت کے جناب رسول امجدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح خدیجہ بنت خویلد سے کر دیا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فِي مَثَلِ امِّ الْمُؤْمِنِينَ فَمَتَّاعَةً فِي بَيْتِهَا وَكَرَّمَ بَيْتَهَا فَكُنَّ بِهَا وَبِوَجْهِهَا كُنَّ كَافَّةً لَهَا فَمِنْ حَيْثُ كَانَتْ فَكُنَّ لَهَا وَفِي

اور گوشت و مہینہ لوگوں کو کھلایا۔ منافقون نے طعن کیا کہ باوجود حرام ہونے کے کھانا کھانے کے ساتھ

نکاح کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ جُنْدٍ لَّهِ جَاءَهُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَكَانَ الْبَرُّ
 الخ اور نازل فرمایا اَدْعُوهُمْ لَنَا وَنَحْنُ اَدْعُوهُمْ لَكُمْ وَلَئِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَكُونُوا رَاضِينَ
 یہ اعتراض کیا ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمال پر زینب کے عاشق ہو گئے اس سبب طلاق دلوں کر نکاح کیا
 یہ محض اقرار ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کی بیٹی تھیں عرب میں قبل زول آجہاب کے پردہ نہیں تھا
 پہلے ہی زید کے ساتھ کیون نکاح ہوتا ۱۲

سورہ احزاب میں ہے شہید ہو سے غزوہ موتہ میں شہہ ہجری میں حضرت اسامہؓ
 بیٹے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ سے بہت محبت فرماتے تھے مثل حضرات
 حسنین گو دین رکھتے اور پرورش فرماتے تھے =

سَيِّدُ نَازِكٍ بَنُ اسْمِ الْعَجَلَانِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بدر واحد میں شریک تھے ثابت بن اقرم کے چچا زاد بھائی تھے =

سَيِّدُ نَازِكٍ بَنُ الدَّثَنَةِ الْأَنْصَارِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 کتاب استیعاب فی احوال الصحابہ میں نام زید بن دثنہ نہیں ہے بلکہ زید بن عاصم
 الحارثی الانصاری ہے لہذا حاشیہ پر ان حضرت کا نام لکھ دیا پڑھنا چاہئے =

سَيِّدُ نَازِكٍ بَنُ عَامِرٍ الْحَارِثِي الْأَنْصَارِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -

یہ حضرت غزوہ امد میں مع اپنے دو لڑکوں حبیب اور عبداللہ اور اپنی زوجہ ام عمارہ کے شریک تھے ۱۲

سَيِّدُ نَازِيْدُ بْنُ وَدِيْعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے اور بعض نے کہا ہے کہ غزوہ
 اُحد میں بھی شریک تھے =

سَيِّدُ نَازِيْدُ بْنُ الْمُزَيْنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غزوہ بدر و اُحد میں شریک تھے =

سَيِّدُ نَازِيْدُ بْنُ كَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت مدینہ منورہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کے پاس رہے
 اور ہجرت کی انصاری و مہاجرین جملہ غزوات میں شریک تھے
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کو عامل کیا تھا ان کو
 اول امارت معاویہ رضی عنہ وفات پائی =

سَيِّدُ نَازِيْدُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت اور ان کے بھائی ضمہ بن عمرو شریک بدر تھے =

سَيِّدُ نَازِيْدُ بْنُ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بدر و اُحد میں شریک تھے =

سَيِّدُنَا زَاهِرُ بَنِ حَرَامٍ الْأَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت مجازی تھے مگر جنگل میں رہا کرتے تھے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے
 انکی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھے اور فرمایا کون اس غلام کو مول لیتا ہے جو سکو
 کرے حضرت زاہر پہچان گئے اور عرض کیا کہ اگر غلام یا رسول اللہ کو ملتا ہو تو فروخت
 کیجئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ تو خدا کے نزدیک رتیج ہے یعنی کھرا
 فائدہ مندیہ حضرت کو فہم میں جا رہے =

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ السَّيْنِ الْمُتَهَمَلَةِ

سَيِّدُنَا سَالِمُ بْنُ مَعْقِلٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت ملک فارس شہر اصطخر کے رہنے والے تھے بعد خریداری آزاد کیا سالم بن معقل
 کو ابو حذیفہ نے اپنے اہل نبی کیا تا جب تک آیت اُدْعُوهُمْ لِأَسْمَائِهِمْ نازل نہ ہوئی
 تھی ابو حذیفہ کے بیٹے کہلاتے تھے ابو حذیفہ نے اپنی بیٹی فاطمہ بنت ولید کے ساتھ لکھا
 نکاح کیا تا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیکھو قرآن شریف ابی
 بن کعب و معاذ بن جبل اور سالم مولى ابی حذیفہ اور ابی مسعود
 سے پس یہ صاحب ربی اللہ عنہم عمدہ قرآن شریف جانتے والے تھے شریک بدر و

فضلا سے صحابہ سے تھے حضرت سالم اور شہید ہوئے مع اپنے آقا ابوذر غفیرہ کے
 یہاں سے کمی لڑائی میں جو حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت میں سبیلہ کذاب سے سلمہ حیر
 میں ہوئی ایسے پاس پاس شہید ہوئے کہ ایک کا سر ایک کے پانوں کے پاس تھا
 سَيِّدُ نَاسٍ سَالِمُ بْنُ عُمَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت جملہ غزوات میں شریک تھے امارت معاویہ رضی عنہ وفات پائی۔

سَيِّدُ نَاسٍ السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ صاحب مع اپنے باپ اور عبد اللہ وقتا وہ اپنے چچاؤن کے مہاجرین اور سب
 شرکاء بدر میں جنگ یہاں سے سبیلہ کذاب میں سلمہ میں شہید ہوئے کچھ زیادہ
 تیس برس کی عمر میں۔

سَيِّدُ نَاسٍ سَبْعُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت مع اپنے بھائی عبادہ بن قیس کے شریک بدر اور غزوہ احد میں ہی شریک تھے۔
 سَيِّدُ نَاسٍ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حضرت سعد بن معاذ مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جب مدینہ منورہ کے لوگ مسلمان ہو گئے تھے تنہا دین کے واسطے حضرت مصعب کو
 مدینہ منورہ بھیجا تا سعد بن معاذ سردار مدینہ منورہ کے تھے جب سنا انہوں نے

کہ ایک شخص آئے اور سب لوگ اونکے معتقد ہوئے ہیں یہی حاضر ہوئے اور دین
 کی باتیں سن کر ایمان لائے یہ سب غزوات میں بدر و احد میں شریک ہوئے غزوہ
 خندق میں انکے تیر لگا اور بیمار ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز
 عیادت کو تشریف لجاتے تھے یہ حضرت بیمار تھے کہ نبی قرظہ پر سنروہ ہوا اور نبی ﷺ
 نے سعد بن معاذ کو حکم قرار دیا انہوں نے حکم دیا کہ لڑنے والے قتل کئے جاویں نہ
 قید کیا وین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکم کیسے موافق حکم اللہ
 کے پر ہٹانکے ٹوٹ گئے زخم کے اور وفات پائی ایک مہینے بعد غزوہ خندق کے
 شہر حیر میں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوئے جنازہ
 سعد بن معاذ پر ستر ہزار فرشتے جو کبھی زمین پر نہیں آئے تھے ترمذی میں حضرت
 انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب پہنچے جنازہ اوٹھایا تو کہا منافقین نے
 براہ طعن کیا ہلکا جنازہ ہے حالانکہ وہ بڑے موٹے آدمی تھے پس فرمایا جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے اوٹھائے ہیں جنازہ کو اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے کہ ہل گیا عیشیں خدا کا موت سعد بن معاذ سے یعنی خوشی میں اونکے
 استقبال کی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر کوئی شخص صغیر سے

بچتا تو سعد بن معاذ ہوتا =

سَيِّدُ نَاسِعَدُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ان حضرت نے تیاری اور قصد کیا تا غزوہ بدر کا کہ مرگے قبر انکی دار تارط کے پاس
 ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ لگایا غنیمت بدر میں اور بدریوں
 میں شمار ہیں =

سَيِّدُ نَاسِعَدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حضرت بدری ہیں حجۃ الوداع میں وفات پائی سنہ ۷ھ میں مکہ معظمہ میں بیمار ہوئے تھے
 سَيِّدُ نَاسِعَدُ بْنُ خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 سعد بن خثیمہ بدر میں شہید ہوئے اور انکے باپ غزوہ احد میں شہید ہوئے جب جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری کا حکم دیا واسطے حملہ کے قافلہ کشیش چلے
 وجہ سے یہ غزوہ بدر واقع ہوا تو خثیمہ نے اپنے بیٹے سعد سے کہا کہ تم عورتوں کی
 حفاظت کو رہو میں جاتا ہوں تو حضرت سعد نے کہا کہ سوائے جنت کے اور جو کم
 ہوتا بجا لانا میں اسبہ شہادت کی رکھتا ہوں چنانچہ شہید ہوئے اور انکو سعد انخیری
 کہتے ہیں یہاں تک کہ کتاب التیغاب میں تھا حضرت خثیمہ نے اوس شب کو جبکی صبح کو غزوہ
 احد واقع ہوا خواب میں اپنے بیٹے سعد کو دیکھا اچھی صورت میں اور جنت کے میوہ

کہاتے ہوئے سعد نے کہا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ پورا کیا تم ہی میرے پاس
 آؤ حضرت خیمہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں بوڑھا ہوں دعا
 فرمائیے کہ میں شہید ہو کر اپنے بیٹے سے ملوں چنانچہ حضرت نے دعا فرمائی اور خیمہ
 شہید ہوئے یہ کتاب زاد المعاد مولفہ ابن قیم جوزی میں ہے۔

سَيِّدُ نَاسٍ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 سعد بن الربیع یہ حضرت عقیقہ اولیٰ و ثانیہ میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے اور بدر میں
 شریک تھے احد میں زخمی ہوئے اور شہید ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کوئی ہے جو خبر لاوے سعد بن الربیع کی گئے ابی بن کعبؓ تلاش کرتے پایا ان کو
 کہ جان باقی تھی کہا ابی رضی نے کہ بیجا ہے مجھ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تمہاری خبر کو کہا سعد بن ربیع نے کہ عرض کرو میرا سلام بارہ زخم آئے ہیں میرے
 اور کہنا میری قوم سے کہ عہد کیا ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا
 نہ کہ حضرت پر کوئی صبر ہوا اور تم سے ایک ہی زندہ ہوا اور شہادت پائے یہ کہہ کر
 خبر کی ابی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے کہنے اور شہادت کی دفن
 کیے گئے خارجہ بن زید کے ساتھ ایک قبر میں۔ یہ ترجمہ انتیاب فی احوال اصحاب
 کا ہے اور کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد میں ابن قیم جوزی نے بجا ہے ابی

ابن کعب کے زید بن ثابت کو بیچنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے تلاش
سعد بن ربیع کے لکھا ہے باقی حال مطابق ہے۔

سَيِّدُ نَاسِعِدُ بْنُ عُبَاكَ ذَا الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ صاحب غزوہ بدر میں شریک تھے اور قادیسیہ میں شہید ہوئے
۶۴ برس کی عمر میں۔

سَيِّدُ نَاسِعِدُ بْنُ عُسْمَانَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ صاحب غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں بہاگے تھے اور پھر لوٹے تھے
انکی شان میں نازل ہوئی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى
الْجَمْعَانِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ
عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اسد تہاوی نے معاف فرمایا۔

سَيِّدُ نَاسِعِدُ بْنُ نَزْبِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت بدر و جملہ غزوات میں شریک تھے انہوں نے منات بنت اوس خزرج

کا ڈبایا تھا ۱۲ استیعاب

سَيِّدُ نَاسِعِدُ بْنُ سَهْلِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اسد خلافت حضرت عمر بن ابی بن جہاد ہوا تھا قادیسیہ پر لڑائی ہوئی تھی ۱۲

یہ حضرت بنی خبار میں سے تھے شریک بدر تھے۔

سَيِّدُ نَاسِعِدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

سعد بن ابی وقاص ساتویں تھے اسلام میں چہان سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور

اول تیر جو مسلمانوں کی طرف سے کفار پر چلا گیا سعد بن ابی وقاص کا تیر تیسویں صلی اللہ علیہ

وسلم نے انکے واسطے دعا فرمائی کہ یا اللہ قبول کر دعا انکی اور سیدہ اکبر تیر انکا۔ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ مستجاب لدعوات ہوئے قریش کے سواران

شجلیہ میں سے تھے غزوات میں حفاظت جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے تھے

حضرت عسکرمی وقت میں فارس ان کے ہاتھ پر فتح ہوا عقیق میں جو دستیل بدینہ منور

سے ہے جارہے تھے حضرت علی وسعد ویک کی لڑائیوں میں خانہ نشین رہے امارت

معاویہ میں ششم ہجری میں وفات پائی اور وصیت کی کہ جبہ صوف میں جو بر وزیر بن

پسینہ تھا کفنانا جنازہ انکا آدمیوں پر بدینہ منورہ میں لا کر جنت البقیع میں دفن کیا حضرت

عشرہ مبشرہ میں ہیں جنکے واسطے جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت جنتی

ہونے کی فرمائی =

سَيِّدُ نَاسِعِدُ بْنُ خُوَلِّ مَوْلَى حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

یہ حضرت مع اپنے آقا حاطب بن ابی بلتغہ کے شریک بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُنَا سَلِيمُ بْنُ عَسْرٍ وَالْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر میں شامل تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا سَلِيمُ بْنُ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بنی النجار میں سے شریک غزوہ بدر تھے =

سَيِّدُنَا سَلِيمُ بْنُ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت سلیم بن قیس جمیع غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عثمان میں وفات

پائی انکی بہن خولہ زوجہ حضرت حمزہ عسم رسول اللہ کی تھیں =

سَيِّدُنَا سَلِيمُ بْنُ مُلْحَانَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی حرام بن ملحان کے شریک بدر تھے حضرت انس کے ماموں تھے

غزوہ احد میں بھی شریک تھے واقعہ بدر معونہ میں صفر سنہ ہجری میں مع اپنے بھائی کے

شہید ہوئے = واقعہ بدر معونہ حال کعب جحرک میں مذکور ہے =

سَيِّدُنَا سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بیعت عقبہ جمیع غزوات میں شریک تھے شہدہ میں وفات پائی =

سَيِّدُنَا سَلَمَةُ بْنُ أَسْلَمٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت کل غزوات میں شریک تھے غزوہ بدر میں انہوں نے گرفتار کیا تھا ثابت بن علیہ

اور نمان بن عمرو کو واقعہ جبر ابو عبیدہ میں شوال ۳۱ھ میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاسِكَةٍ بَنُ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں یہ اور انکے بھائی عمر بن ثابت اور

ثابت انکے باپ اور رفاعہ بھائی ثابت کے سب شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاسِكَةٍ بَنُ حَالِبِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بدر و احد میں شریک تھے =

سَيِّدُ نَاسِكَةٍ بَنُ قَيْسِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے رمضان ۳۱ھ واقعہ جبر ابو عبیدہ

بن سعود میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاسِرَةِ بَنُ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے امارت معاویہ میں وفات پائی =

سَيِّدُ نَاسِرَةِ بَنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق و حیدیبیہ و خیبر میں شریک تھے غزوہ موتہ میں

میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاسِكَ بَنُ سَعْدِ الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی بشیر بن سعد کے شریک بدر تھے اور غزوہ احد میں بھی شریک تھے۔

سَيِّدُ نَاسِنَانَ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الْأَسَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے چچا حضرت عکاشہ کے شریک بدر تھے بیعت رضوان سب سے اول

انہیں نے کی تھی اور تمام غزوات میں شریک تھے۔

سَيِّدُ نَاسَوَادُ بْنُ غَزِيَّةٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

سَوَادُ بْنُ غَزِيَّةٍ غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے غزوہ بدر میں یہ صاحب صف

سے آگے بڑھے ہوئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی پیٹ میں لکڑی

لگائی کہ صف میں برابر ہو جاویں انہوں نے عرض کیا کہ میرے درد ہو گیا حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیٹ کھولو انہوں نے پیٹ کھولا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے بوسہ دیا انکی پیٹ پر انکو عامل مقرر کیا تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ پر

سَيِّدُ نَاسَوَادُ بْنُ عَرِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بدر واحد میں شریک تھے۔

سَيِّدُ نَاسَوَيْطُ بْنُ سَعْدِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت سويط بن سعد قریشی شریک بدر تھے انکے مزاج میں ٹھٹھاہت تھا حضرت

سے درو کا بہانہ صرف حصول اس نعمت عظمیٰ حضور کا منہ پیٹ پر لگانے کے واسطے کیا تھا ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حضرت ابو بکر تجارت کے واسطے گئے تھے
 نعمان اور سو بیٹا ساتھ تھے ناشتہ نعمان کے پاس تھا حضرت سو بیٹے نے کہا فے کو
 مانگا نعمان نے انکار کیا کہ جب تک حضرت ابو بکر نہ آویں میں نہ دوں گا سو بیٹے نے کہا
 کہ میں تن کو غصہ دلاؤں گا پھر شہر میں جا کر لوگوں سے کہا کہ ایک غلام بھیجتا ہوں اور
 نعمان کو کہا کہ یہ غلام ہے نعمان نے کہا کہ میں جڑ ہوں جب حضرت ابو بکر نے
 اون لوگوں سے کہا کہ یہ منہی کرتے ہیں اور یہ قصہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بیان کیا اور حضرت سال بہر تک اس قصہ کو یاد کر رہا کرتے تھے =

سَيِّدُ نَاسِهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بدر واحد و سبع غزوات میں شریک تھے احد میں ثابت قدم رہے تھے
 حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں تھے ۳۵ میں وفات پائی حضرت علی نے ان کی
 نماز جنازہ پڑھائی =

سَيِّدُ نَاسِهْلُ بْنُ عَيْنِكَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَيِّدُ نَاسِهْلُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ السَّلَمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاسِهِمِلْ بِنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک بدر تھے اکا اور انکے بھائی سہل کا ایک مکرر تھا یعنی ایک میدان
 جس میں چوارہ خشک کئے جاتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد
 کے واسطے بیچ چاہا انہوں نے خدا کی واسطے دیا جس میں مسجد نبوی نبی - خلافت حضرت
 عمر میں وفات پائی =

سَيِّدُ نَاسِهِمِلْ بِنُ بَيْضَاءِ الْقُرَيْشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک بدر تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں نبی یاد
 عمر کے تھے مدینہ منورہ میں وفات پائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی
 نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی =

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الشَّيْنِ الْمُبْتَدِئَةِ

سَيِّدُ نَاسِهِمِلْ بِنُ عُمَانَ الْخَزَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بدر واحد میں شریک تھے احد میں شہید ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ داہنی طرف اور بائیں طرف جس طرف نگاہ جاتی تھی شمس کی تلوار چلتی دیکھتا
 تھا انکو مدینہ منورہ میں لائے اور رقی جان باقی تھی جب دم نکل گیا پھر حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے سرکہ کی جگہ بھیج کر اونہیں کپڑوں میں دفن کرایا۔

سَيِّدُ نَاشِجَاءِ بْنِ أَبِي وَهَبٍ الْأَسَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی عقبہ بن ابی وہب کے ساتھ شریک بدر تھے اور کل غزوات میں شریک رہے جنگ یمامہ میں بمقابلہ سید کذاب طلحہ بن شہید ہو بوقت شہادت، عمر انکی کچھ اگلی چالیس برس کی تھی۔

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ

سَيِّدُ نَاصِصِ بْنِ سِنَانِ الرَّؤُوفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت مصیب بن سنان اجلہ صحابہ میں سے تھے دارا رقم کے دروازہ پر عمار بن یاسر اور صہیبؓ ایک نے دوسرے سے بیان کیا کہ ہم سلام قبول کرنے آئے ہیں پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور ایمان لائے اور بعد ہجرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت مصیب نے بھی ہجرت کی حضرت مصیب کے پاس مال بہت تنہا ہجرت کر کے چلے کفار قریش انکی پیچھے ہوئے مصیب نے کہا کہ اگر مجھ کو روکو گے تو جس قدر تیر میرے پاس ہیں وہ سب تم پر لگاؤں گا پھر تلوار سے لڑوں گا اور اگر صرف مال سے غرض ہو تو مال لے لو اور مجھ کو حضور اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و خدمت کو جانے دو کفار مال لینے پر راضی ہوئے اور عہد کیا حضرت مصیب نے کل مال حوالہ کیا اور خالی بشوق خدمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے جب حضور میں حاضر ہوئے فرمایا جانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نفع کی تجارت صہیب نے کی اور اللہ تعالیٰ نے یہ
 آیت وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ نَزَلَ اللَّهُ فَرْمَانِي
 اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایمان لایا اللہ اور قیامت پر
 پس چاہے کہ وہ محبت رکھے صہیب سے جس طرح مان اپنے بیٹے سے جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کینیت ابو یحییٰ رکھی تھی اور یہ صاحب کمانا ساکین کو بہت کہلاتے
 تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ تم نے اپنی کینیت ابو یحییٰ رکھی اور
 تمہارے کوئی بیٹا نہیں اور تم عرب ہی نہیں اور کمانا بہت کہلاتے ہو یہ اسراف ہے
 جواب دیا صہیب نے کہ کینیت میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اور سب کے
 بار بہن میں لڑکپن میں قید ہو گیا تھا جھکوا اپنی اہل مسووم نہیں اور کمانا کہلاتے ہیں جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر تم کو یہ ہے جو کمانا کہلاوے اور سلام کا
 جواب دیو پس اس سبب میں کمانا کہلاتا ہوں ان کے فضائل بہت ہیں حدیث سابقہ میں
 ہوئے صہیب کے ذکر حضرت بلال میں مذکور ہے ان حضرت نے شوال ۳۱ء میں مدینہ منورہ
 میں ستر برس کی عمر میں وفات پائی بقیع میں دفن ہوئے =

سَيِّدُ نَاصِفُونَ بَنُ أُمَيَّةَ بْنِ عُمَرَ وَالسَّلَامِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت اور ان کے بھائی مالک بن اُمیہ شریک بدر تھے دونوں بھائی جنگ یرامین، بقیاع

اور صہیب
 سے لکھا
 ہے جو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا
 کہ جو شخص
 ایمان لایا
 اللہ اور قیامت
 پر چاہے کہ وہ
 محبت رکھے
 صہیب سے جس
 طرح مان اپنے
 بیٹے سے جناب
 رسول اللہ

مسید کذاب سلمہ عجمی میں شہید ہوئے =

أَصْحَابُ لُبْدٍ رَجَفِ الضَّادِ الْمُجَمَّةِ

سَيِّدُنَا الصَّخَّاءُ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بیعت عقبہ میں شریک تھے اور غزوہ بدر و احد میں مع اپنے بھائی نعمان کے شریک تھے =

سَيِّدُنَا الصَّخَّاءُ بْنُ حَارِثَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے =

سَيِّدُنَا خَمْرَةُ بْنُ عَمْرِو حَلِيفِ بْنِ طَرِيقٍ مِّنَ الْخَزْجِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے =

أَصْحَابُ لُبْدٍ رَجَفِ الطَّاءِ وَالظَّاءِ

سَيِّدُنَا حَلِيفُ بْنُ عَمْرِو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چوپائی اور ولی کے بیٹے تھے جب یہ اپنی ماں

کے پاس گئے اور بیان کیا کہ میں ایمان لایا وہ خوش ہوئیں اور کہا تو قوت بازو ہوا اپنے

بھائی کا اگر عورتیں بھی کر سکتیں جو مرد کر سکتے ہیں تو میں ہی نفع دیتی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو یہ حضرت مہاجرین اولین و شریک بدر میں خیار صحابہ میں سے ہیں =

سَيِّدُنَا الطُّفَيْلُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے انکے بھائی عبیدہ و حصین بھی شریک
 بد رتھے۔ عبیدہ بدر میں شہید ہوئے باقی دو بھائی ۳۲ ہجری میں مرے۔

سَيِّدُنَا الطُّفَيْلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ خَسَاءِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

انکے والد کا نام نعمان بن خنسا ابی کہا گیا یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے
 احد میں تیرہ زخم لگے اور زندہ رہے غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُنَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت طلحہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے انکی کنیت ابو محمد تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے انکو طلحہ ایضاً فرمایا یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک نہیں تھے بلکہ تجارت شام سے

اوسی روز واپس آئے تھے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اکھا حصہ غنیمت میں

لگایا اور شل شرم کاے بدر شمار ہوئے مہاجرین اولین میں سے تھے بروز غزوہ احد

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محافظت کرتے تھے اور روکتے تھے جربات کو یہاں تک

کہ ہاتھ اوٹنا کھائے ہو گیا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز احد اپنے اوپر سوار

کر کر صفحہ پر لے گئے تھے اور حضرت طلحہ تمام غزوات میں شریک تھے اور فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دیکھے شہید کو کہ زمین پر چلتا ہے وہ دیکھے طلحہ کو جنگ جمل

میں معاویہ کے ساتھ تھے اور نادم ہو کر علیحدہ ہوئے تھے کہ مروان نے تیر مارا
 عرق النساء میں لگا خون بند نہیں ہوا ۳۷ سال ۶۴ برس کی عمر میں انتقال کیا۔
 سَيِّدُ نَاطِلِ هَيْدَرِ بْنِ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ان حضرت کو اور انکے بھائی منظر کو مصنف استیعاب فی احوال الاصحاب نے بدرین
 میں نہیں لکھا ہے صاحب سیف النصر نے لکھا ہے =

أَصْحَابُ لَبْدٍ بِحَرْفِ الْعَيْنِ الْمُهِمَّةِ

سَيِّدُ نَاعِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت دارا رقم میں اول سلمان بک اور یہ اور انکے بھائی ایاس و عامر و خالد
 شریک بدر تھے حضرت عاتل کا نام غافل تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عاتل نام رکھا یہ حضرت غزوہ بدر میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاعِلِ بْنِ مَاعِصِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت مع اپنے بھائی معاذ بن ماعص کے شریک بدر تھے بقابلہ سید کذاب
 جنگ یمانہ میں ۳۷ ہجری میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاعِلِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَنْزِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مکہ معظمہ میں ایمان لائے تھے پھر ہجرت کی تھی مع اپنی زوجہ کے اور جمیع غزوہ

بین شریک تھے ۱۳۰ ہجری میں بعد شہادت حضرت عثمان کے وفات پائی =

سَيِّدُنَا عَامِرُ بْنُ فَهْرٍ مَوْلَى ابْنِ بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غلام طفیل کے تھے جب ایمان لائے حضرت ابوبکر صدیق نے خرید کر کے آزاد
 کیا یہ حضرت اور حضرت ابوبکر صدیق رضیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت
 میں تھے واقعہ بیر معونہ میں صفر ۱۳۰ ہجری میں شہید ہوئے اور انکی لاشیں مقتولین
 میں نہ ملی گمان یہ ہے کہ زشتیوں نے انکو دفن کیا واقعہ بیر معونہ کا ذکر حال کعبہ
 میں حضرت کاف میں بیان ہوگا =

سَيِّدُنَا عَامِرُ بْنُ الْبُكَيرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت مع اپنے بہائیوں عاقل و خالد و ایاس کے شریک بدر تھے اور یہ حضرت
 بتقابلہ سیدہ کذاب جنگ یمامہ میں ۱۳۰ ہجری میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا عَامِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّجَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد میں ہی شریک تھے اور شہید ہوئے =
 سَيِّدُنَا عَامِرُ بْنُ أُمَيَّةَ التَّجَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا عَامِرُ بْنُ سَلْمَةَ الْبَلَوِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکے نام میں عمرو بن سلمہ بھی لکھا گیا ہے۔

سَيِّدُنَا عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے واقعہ رجب میں صفر ۳۳ء میں شہید ہوئے جیسا کہ حال

ضعیف وزیر بن دشمن بیان ہوا ان حضرت نے بروز غزوہ بدر بہت سے غلط

سوار قریش قتل کئے تھے اور نامی آدمی تھے اس سبب کفار نے چاہا کہ انکا سر

اور تار کر قریش کے پاس بھیجیں اور انہوں نے دعا کی تھی کہ یا اللہ مشرک کا ہاتھ

بہتر بعد موت نہ پونچھے سوا اللہ تعالیٰ نے برترین یعنی زبورین متعین کر دیں کہ

کفار اونکی لاش پر قادر نہ ہوئے اور رات کو مینہ برسا اور پانی سیلاب کا اون کی

لاش بہا لے گیا پتہ نہ چلا اور کفار کے ہاتھ سے لاش محفوظ رہی۔

سَيِّدُنَا عَاصِمُ بْنُ قَبِيْسٍ الْعَوْفِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر واحد تھے۔

سَيِّدُنَا عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ الْعَجَلَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت جمیع غزوات میں شریک تھے اور ۳۳ھ ہجری میں ایک سو بیس برس کے

ہو کر بدر سے انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بجانب مدینہ منورہ کے لوٹا دیا

تاکسی کام کو مگر حصہ انکو غنیمت میں عطا فرمایا بدریوں میں شمار ہوئے۔

سَيِّدُنَا عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت نقیب تھے اور تین مرتبہ مدینہ منورہ سے مکہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور بیعت کی یہ حضرت جمیع غزوات میں شریک تھے انکو حضرت عمرؓ نے قاضی اور سلم شام میں مقرر کیا تھا معاویہ وہاں حاکم تھے معاویہ ان پر باتوں میں کچھ غصہ ہوئے یہ مدینہ کو چلے آئے حضرت عمرؓ نے پھر انکو ہیجا اور معاویہ کو لکھا کہ ان حضرت پر تمہاری حکومت و امارت نہیں ہے ۲۷ھ میں ۲۲ برس کی عمر میں وفات پائی انکا مزار بیت المقدس میں مشہور ہے

سَيِّدُنَا عِبَادُ بْنُ عَبِيدِ بْنِ التَّيْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَيِّدُنَا عِبَادُ بْنُ قَلْبِ بْنِ عَامِرِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَيِّدُنَا عِبَادُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے جمیع غزوات میں شریک تھے کعب بن اشرف یہودی کو جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتا تھا ان صاحب نے قتل کیا افضل صحابہ سے تھے ایک مہتر

اندھیری رات میں یہ صاحب اور اُسید بن حفصہ رضی اللہ عنہما نے سواصلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے گہروں کو چلے عباد بن بشر کا عصا روشن ہو گیا اس کی روشنی میں چلے پہر جب اُسید بن حفصہ ان سے علیحدہ ہوئے تو اوں کا عصا بھی روشن ہو گیا ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کو اٹھے اور نماز کو کھڑے ہوئے تو آواز سنی حضرت نے فرمایا کہ آواز عباد بن بشر کی ہے حضرت بی بی عائشہ نے فرمایا کہ ہاں اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی یا اللہ بخش اس کو۔ اور عباد بن بشر جہاد سید کذاب یمامہ بن اللہ ہجری میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا عَبْدُ بَنِّ عَيْشَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
ان حضرت کو عباد بن قیس بن عیشہ بھی کہا گیا یہ حضرت مع اپنے بھائی سَمِيع کے شریک بدر تھے غزوہ موتہ میں شہید ہوئے شہدائے حسین =

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ابن ام عبد یعنی مان کے نام سے بھی مشہور تھے ان کے فضائل بہت ہیں اور بہت سی احادیث صحیحہ ان کے فضائل میں وارد ہیں سب سے لکھنے کی گنجائش نہیں کچھ احادیث کا ترجمہ لکھتا ہوں فرمایا رسول اللہ

سَيِّدُ نَاعِدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ احادیث استیعاب میں ہیں۔ ۱۔ یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے۔
 ۲۔ کیونکہ حدیث صحیح بخاری شریف باب جامع المناقب لشکوۃ شریف میں ہے این علیہ السلام۔ ۳۔ صحیح بخاری شریف میں حدیث برایت خلیفہ
 ہے کہ تحقیق منابر آئمہ کا از رو طریقہ و سیرت و عادت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن ام عبد ہے۔

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے انکے بھائی بجاث بن ثعلبہ بھی شریک بدر تھے =

سَيِّدُ نَاعِبِدُ اللّٰهِ بْنِ جَبْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے سردار تیر اندازوں

پر تھے انکے بھائی نَوَات بن جبیر بھی شریک بدر تھے =

سَيِّدُ نَاعِبِدُ اللّٰهِ بْنِ الْحَمِيرِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی حارثہ کے جنگا نام حمزہ اور خاریجہ بھی کہا گیا ہے شریک بدر

لئے اور غزوہ احد میں بھی شریک تھے =

سَيِّدُ نَاعِبِدُ اللّٰهِ بْنِ سَرَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن رواحہ شاعر تھے فی البدیہہ شعر کہتے تھے یہ صاحب اور حضرت

حسان اور ان کفار کا جو ایذا پہنچاتے تھے شعر و کلام اپنے سے جناب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو جواب شعر سے دیتے تھے بدر واحد و خندق میں شریک تھے غزوہ

موتہ میں شہید ہوئے شہید ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی تھی ان کو

کہ اللہ تعالیٰ تم کو ثابت قدم رکھے سو یہ حضرت ثابت قدم رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے

اور یہ حضرت کا تب عیسیٰ منشی بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے =

سَيِّدُ نَاعِبِدُ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت بیعت عقبہ وغزوہ بدر میں شریک تھے =

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَارِقِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و اُس میں شریک تھے یہ صاحب واقعہ رجیع بین سات آدمیوں

کے ساتھ تھے حضرات مرثد بن ابی مرثد و خالد بن ولید و عاصم بن ثابت توجیب بن

دغاک لگی اوسی وقت لڑکر شہید ہوئے خُصیب و عبد اللہ بن طارِق و زید بن وثنہ کوفہ

سے گرفتار کیا خُصیب و زید کا حال اونکے ناموں کے ساتھ بیان ہوا عبد اللہ

بن طارِق اُن لوگوں سے آپ کو چڑھ کر لڑے مرنظران میں شہید ہوئے حضرت

میں وہیں ان حضرت کی قبر ہے =

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے اور محافظ غنائم جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے مقرر کیا تمام غزوات میں شریک تھے مدینہ منورہ میں سلمہ ہجری

میں وفات پائی حضرت عثمان نے نماز جنازہ پڑھائی =

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَطْعُونِ الْحِمْيَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت نے حبشہ کو ہجرت کی اور انکے بھائی عثمان اور قدامہ اور ہنیجہ سائب بن

عثمان سب شریک تھے یہ حضرت سلمہ میں مدینہ منورہ میں ۶۰ برس کی عمر میں مرے

حضرت یسعت عقبہ وغزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں سب سے پہلے شہید ہوئے
 انہوں نے بشر بن عبد المذہب کو خواب میں دیکھا تا کہ وہ کہتے ہیں کہ تم جلد ہمارے پاس آئے
 والے ہو عبد اللہ نے پوچھا بشر سے کہ تم کہاں ہو بشر نے کہا کہ جنت میں عبد اللہ نے
 کہا کہ تم تو بدر میں شہید ہوئے تھے بشر نے کہا کہ ہاں مگر خدا نے مجھے پھر زندہ کیا یہ
 خواب عبد اللہ بن عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تعبیر دی شہادت کی جو واقع ہوئی بعد شہادت کے جاہل زمانہ بیٹے عبد اللہ
 بن عمرؓ نے عرض کیا حضور میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میرے باپ
 شہید ہو اور ان کے عیال ہے اور قرظن ہے حضرت نے فرمایا کہ میں تجھے خوشخبری
 سناتا ہوں جیسے تیرا باپ ملا خدا سے عرض کیا فرمائیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اللہ تعالیٰ نے زنا کیا تیرے باپ کو اور روبرو کلام کیا اور کسی سے خدا تعالیٰ
 نے روبرو کلام نہیں کیا ہے فرمایا خدا تعالیٰ نے جو تیری تمنا ہو میرے بندے وہ
 میں تجھ کو دوں تیرے باپ کے کہا کہ تمنا ہے کہ پھر دنیا میں مجھ کو بھیجے پھر تیری راہ میں
 دوبارہ شہید ہوں فرمایا خدا نے یہ پہلے حکم میرا ہو چکا ہے کہ پھر دنیا کو لوٹنا نہیں ہوگا
 عرض کیا کہ میرے پس ماندوں کو خبر کی جاوے پس نازل ہوئی یہ آیت و کلام
 تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أحيَاءُ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ =

۱۴۹
 حضرت یسعت عقبہ
 کو خواب میں
 اللہ کی راہ میں
 زندہ کیا گیا
 ہے

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ الْخَزَنَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ صاحب شریک غزوہ بدر تھے =

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکے باپ سعد غزوہ بدر میں شہید ہوئے انکے دادا خثیمہ غزوہ احد میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت کا نام زمانہ جاہلیت میں حکم تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ نام رکھا انکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ مدینہ میں کتابت سکھائیں یہ بڑے خوش نویس تھے غزوہ بدر میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ الْجَلَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَدَّادِ السَّلَاسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور شریک غزوہ احد بھی تھے =

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَجَّشٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہو کی بیٹہ تھے غزوہ بدر اور

میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہو اور انکو بھی مثل حضرت حمزہؓ نہ مل سکے کیا گیا۔

استیاب ان حضرت نے دعا مانگی تھی کہ یا اللہ میں شہید ہو جاؤں میرا بیٹ چاک کیا جاوے ناک کان کاٹے جاوین جب تو مجھ سے پوچھے تو کہوں تیری راہ میں یہ

حال ہوا ۱۲ زاد المعاد ان حضرت کی بہن ام المومنین زینب بنت جحش تھیں =

سَيِّدُ نَاعِبِدُ اللّٰهَ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے بروز غزوہ خندقؓ میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاعِبِدُ اللّٰهَ بْنَ سَهْلٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے جب واپس آئے مکہ کو تو انکے باپ نے پکڑ کر کہا پھر انکے

باپ کفار قریش کے ساتھ بدر کو آئے اور یہ بھی ساتھ تھے یہ صاحب کفار میں سے

ہاگ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں اور جمع غزوات

میں شریک ہوئے اور بوقت فتح مکہ انکی سفارش سے انکے باپ کو امان دی گئی

یہ حضرت جنگ یدکذاب میںؓ ہجری میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاعِبِدُ اللّٰهَ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

یہ حضرت بیعت عقبہ وغزوہ بدر و احد میں شریک تھے ان حضرت نے خواب میں الفاظ

اذان دیکھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم فرمایا اؤ نہیں الفاظ

اذان کا جو عبدالسید بن زید نے خواب میں دیکھے یہ خواب ۱۰۰ عجمی میں بعد بنائے
 مسجد نبوی کے دیکھا تھا بروز فتح مکہ ۱۰۰ علم نبی حارث کا انہیں حضرت کے ہاتھ میں تھا
 ۳۲ عجمی میں وفات پائی ۶۴ برس کی عمر میں حضرت عثمان نے غار جنازہ پڑھائی انکی
 سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ مَنَافٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسِ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت مع اپنے بھائی سعد بن قیس کے شریک غزوہ بدر تھے اور غزوہ احد میں بھی
 شریک تھے۔

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسِ بْنِ خَالِدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُرْمَةَ الْفَرَنْجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ان حضرت نے دو مرتبہ ہجرت کی غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے جہاد بامین
 بنقابہ میں کذاب ۱۰۰ ہر میں شہید ہوئے یہ صاحب بڑے فاضل و عابد تھے بروز
 جہاد بامین بھی روزہ دار تھے عبداللہ بن عمر انکے پاس آئے اون سے پوچھا کہ افطار کا
 وقت ہو گیا عبداللہ بن عمر نے کہا ہاں تو اون پانی مانگا جب عبداللہ بن عمر پانی لیکر آئے تو

دم کل چکانتا۔

سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَرَفَةَ الْخَزَجِيُّ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت شریک بدر تھے اور انہوں نے حضرت جعفر بن ابوطالب کے شخصیتہ کو پجری تھی
سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَقِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
ان حضرت کے نام کو عبد اللہ ہی کہا گیا ہے یہ صاحب شریک بدر تھے۔

سَيِّدُنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حضرت عبد الرحمن بن عوف کا نام جاہلیت میں عبد عمرو تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن نام رکھا یہ حضرت قصہ اصحاب فیل سے دس برس بعد پیدا ہوئے
تھے اور قبل اس سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارا رقم میں تشریف لیا جو میں
مسلمان ہوئے تھے دو نون ہجرت کیں انہوں نے یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع
غزوات میں سوائے غزوہ تبوک کے شریک تھے غزوہ تبوک میں نہ شریک ہونے کی
تلافی یہ کہی کہ اول چار ہزار دینار پہر چالیس ہزار دینار راہ خدا میں تصدق کئے
اور سوار کیا راہ خدا میں پانسو گھوڑوں پر اور پانسو اونٹنیر مجاہدین کو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد الرحمن! میں سے آسمان میں اور میں سے زمین
میں اور فرمایا عبد الرحمن! ہر دار ہے ہر دار مسلمانوں میں سے اور نماز پڑھی سفر

یہ حضرت شریک بدر تھے آخر خلافت حضرت عمرؓ میں وفات پائی بہت بوڑھے تھے۔
 سَيِّدُ نَاعِبِ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بیت عقبہ وغزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ اصد میں بھی شریک تھے۔

سَيِّدُ نَاعِبِ بْنِ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بہائی عبداللہ بن مسعود کے تھے یہ حضرت سب غزوات میں شریک تھے مدینہ
 منورہ میں خلافت حضرت عمرؓ میں اپنے بہائی عبداللہ سے پہلے مرے حضرت عبداللہ
 روئے اور کہا میرا بہائی تھا اور میرے ساتھ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 سَيِّدُ نَاعِبِ بْنِ غَزْوَانَ الْمَكَزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت ساتویں شخص تھے اسلام لانے میں پہلے ہجرت کے طرف حبشہ کے پہر ہجرت
 کی مدینہ منورہ کو بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے حضرت عمرؓ نے انکو بصرہ کو بھیجا
 تھا بصرہ فتح کیا وہاں مسجد بنائی پھر حج کو گئے اور استعفا دیا حکومت بصرہ سے
 حضرت عمرؓ نے منظور نہیں کیا مکہ سے پھر بصرہ کو لوٹے تھے گرسے سواری سکاوا
 مر گئے ۳۱ ہجری میں۔

سَيِّدُ نَاعِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بیت عقبہ وغزوہ بدر میں شریک تھے۔

سَيِّدُ نَاعِثَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے پہلے مینائی کلمہ تمی پھر و بر و رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے اندھے ہو گئے تھے مسجد میں آنے سے منع و رہے جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے گہر میں جا کر نماز پڑھی تاکہ وہ جگہ نماز کی تفریق کر لیں

سَيِّدُ نَاعِثِيكَ بْنِ التَّيْهَانِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت مع اپنے بھائی ابوالہیثم کے شریک بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے

سَيِّدُ نَاعِثَانَ بْنِ مَطْعُونِ الْقَرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت چودہویں شخص تھے اسلام لانے میں ہجرت کی دو مرتبہ اور مع اپنے بھائی

عبداللہ و قدامہ اور بیٹے سائب کے شریک بدر تھے بعد غزوہ بدر کے سبہ جری

بین مدینہ میں وفات پائی جب غسل کفن دیا گیا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

انکی آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور انکی قبر پر نہر کہا پچان کیواسطے جنتہ البقیع

میں سب پہلے سلمان یہی حضرت دفن ہوئے اسکے بعد حضرت ابراہیم بن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت نے فرمایا ایل سلف صالح عثمان بن مظعون

کے ساتھ انھیں پر جب لوگ روئے حضرت نے فرمایا جو رونا آنکھ سے ہو وہ اللہ

کی طرف سے اور رحمت سے ہے اور جو زبان اور ہاتھ سے ہو شیطان کی طرف سے

سَيِّدُ نَاعِدِي بُرِّ الرَّغْبَاءِ حَلِيفُ بَنِي النَّجَّارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق اور تمام غزوات میں شریک تھے انکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ ابوسفیان کی تلاش میں بھیجا تھا جسکے سبب سے غزوہ بدر واقع ہوا خلافت حضرت عشرین وفات پائی۔

سَيِّدُ نَاعِبِدَّةِ بْنِ الْحَارِثِ الْقَرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت ابن عم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور دس برس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے تھے دارا رقمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے سے پہلے مسلمان ہوئے اور ہجرت کی پہلا سہیلہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی واسطے روانہ کیا وہ عبیدہ بن الحارث کو سردار کر کے بھیجا تھا جس انہی سوار تھے اور سب مہاجرین تھے کوئی انصار نہ تھا انکی بڑی قدر و منزلت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ حضرت مع اپنے بہائیوں طفیل و حصین کے شریک بدر تھے غزوہ بدر میں انکا پانوں کٹ گیا تھا صفراء میں انتقال کیا پھر ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے مقام صفراء میں پہنچے اصحاب نے عرض کیا کہ یہاں غوشہ بوشک کی آتی ہے حضرت نے فرمایا یہاں قحط ابو معاویہ کی ہے ابو معاویہ کینیت حضرت عبیدہ کی تھی =

سَيِّدُ نَاعِبِيدُ بْنُ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک بدر تھے انہوں نے چار شخص گرفتار کر کر ایک رسی میں باندھے تھے
 عقیل بن ابوطالب عباس و نوفل اور ایک اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نیزی اعانت کی فشر تکریم نے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا
 مقرر =

سَيِّدُ نَاعِبِيدُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَيِّدُ نَاعِبِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بدر و احد و خندق کے غزوات میں شریک تھے =

سَيِّدُ نَاعِصَةَ بْنِ الْحَصِينِ بْنِ وَبَقَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک بدر تھے =

سَيِّدُ نَاعِصَةَ بْنِ الْأَشْجَعِ التَّجَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت تمام غزوات میں شریک تھے امارت معاویہ میں وفات پائی انکے نام کو
 عَصِیہ بھی کہا گیا ہے =

سَيِّدُ نَاعِطِيَّةُ بْنُ نُؤَيْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَيِّدُنَا عُقْبَةُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت مع اپنے بھائی شجاع بن وہب کے شریک بدر تھے۔

سَيِّدُنَا عُقْبَةُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ كُلْدَةَ الْغَطَّانِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت عقبہ اول ذنابین شریک بیعت تھے انصار میں سب سے پہلے آیا

لائے مکہ معظمہ میں حضور اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہے
پھر ہجرت میں شریک ہوئے حضرت انصاری و مہاجر و دونوں ہیں غزوہ احد میں
بھی شریک تھے غزوہ احد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خساروں
مبارک میں سے حلقہ زرہ کے جو گھس گئے تھے اونکے نکالنے میں حضرت ابو عبیدہ بن
جراح کے ساتھ شریک تھے۔

سَيِّدُنَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے اور جمیع غزوات میں شریک رہے
جہاد یامہ میں بمقابلہ سیدکذاب شہید ہوئے ۲۷ھ ہجری میں۔

سَيِّدُنَا عُقْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَيِّدُ نَاعِقْبَةَ بْنِ عَثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت مع اپنے بھائی سعد بن عثمان کے شریک بدر تھے اور احادیث میں بھی شریک
 تھے احد سے بھاگے اور پھر لوٹ آئے =

سَيِّدُ نَاعِكَاشَةَ بْنِ مُحْصِنٍ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حضرت عکاشہ فضلاء صحابیہ میں سے تھے غزوہ بدر میں انکی تلوار ٹوٹ گئی جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ سوکھی انکے ہاتھ میں دیدی وہ تلوار ہو گئی
 تمام غزوہ میں اس سے لڑے ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے
 پس حضرت عکاشہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا حضرت دعا فرمائیے کہ میں اونہیں
 سے ہوں حضرت نے فرمایا تم اونہیں میں سے ہو پھر ایک اور شخص کھڑے ہوئے
 کہ میرے واسطے بھی دعا فرمائیے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 عکاشہ پہلے ہو چکا کہا گیا ہے کہ اخیر شخص منافق تھا حضرت عکاشہ اور ثابت بن اقرم
 السلامین و تدون داعی نبوت علیہ وغیرہ سے جہاد میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاعِمَارِ بْنِ يَاسِرٍ الْمُهَاجِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حضرت عمار بن یاسر انکی والدہ کا نام سمیۃ تھا حضرت ابو حذیفہ کی لونڈی تھیں حضرت

یاسر سے انکا کاح کر دیا تھا یہ سب عذاب دئے جاتے تھے اللہ تعالیٰ کے
 دین قبول کرنے کی وجہ سے عمار کو آگ سے کفار جلاتے جب جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اونپر گذرتے فرماتے او آگ ٹھنڈی ہو جا اسپر جیسے حضرت
 ابراہیم پر ٹھنڈی ہوئی تھی حضرت عمار نے ہجرتین کین دونوں قبلہ کی طرف
 نماز پڑھی سب غزوات میں شریک ہو کر روز جہاد یمامہ بمقابلہ سیلہ کذاب کا
 کٹ گیا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کے ایمان پانوں تک بھرا ہوا
 ہے اور جن اصحاب نے بیعت رضوان کی تھی اونہیں سے آٹھ سو جنگ صفین میں
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جنہیں سے ۶۳ شہید ہوئے اونہیں میں
 عمار بن یاسر تھے غزوہ خندق میں جب عمار خندق کو درہے تھے تو جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے ابن ہمیۃ تجھ کو قتل کر گیا کروہ باغی
 یہ بھڑہ تھا اور پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی ^{بی} بیعت النبی
 شلمہ میں شہید ہوئے بلا غسل و کفن دفن کئے گئے۔

سَيِّدُنَا تَمَّازَةُ بْنُ حَرْمٍ الْحَزْرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے بروز جہاد یمامہ بمقابلہ سیلہ
 کذاب سلمہ ہجری میں شہید ہوئے۔

لے اور تال
یہ تال انکسین
اولی جاری
تین آنسوؤں
سے

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفَتِي عَالِمِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے اور غزوہ تبوک جانے کیواسطے بوجہ ناداری کے روئے
اور انکے اور لوگوں کی شان میں جو مثل انکے بوجہ ناداری غزوہ تبوک میں
نہ جاسکے اور روئے تھے یہ آیت نازل ہوئی تُوَلُّوْا أَعْيُنَكُمْ عَنِ مَسْجِدِ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ
یہ حضرت مدینہ منورہ میں لاؤ لدا امارت معامیہ میں مرے =

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي الْأَنْصَارِ الْيَمَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت قہم انصار کے تھے اصل انکی مین سے ہے شریک غزوہ بدر واحد تھے
انکے بھائی ورقہ اور ربیع تھے =

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِ الْبَجَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بدر واحد مین شریک تھے =

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ سُرَاقَةَ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر و جمیع غزوات مین تھے خلافت حضرت عثمان مین وفات
پائی انکے بھائی عبدالمدین سراقہ تھے =

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَوْحٍ الْقُرَشِيِّ الْفَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت کا نام معمر ہی کہا گیا ہے شریک بدر تھے سنہ ۱۰ ہجری مین وفات پائی انکے

بہائی و بہ بن ابی سرح ہی شریک بدر تھے =

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ مَعْبَدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے انکے نام کو عمر بن سعید ہی کہا ہے اکثر عمر بن سعید ہی مشہور

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ الْجُمُوحِ السَّلَمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع بیٹوں معاذ و معوز و غلا و ابوالمین کے غزوہ بدر میں شریک تھے

غزوہ احد میں یہ حضرت اور سواے معاذ و معوز کے دو بیٹے شہید ہوئے چھ

اخرج تھے انسے کہا ہی گیا کہ تم غزوہ مین مت شریک ہو مگر یہ حضرت شریک ہو

اور دعا کی کہ یا اللہ مجھ کو شہادت عطا فرما چنانچہ شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ عَفَّةٍ الْأَنْصَارِيُّ الْخَزَنَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے انکے بہائی ثعلبہ بن عمنہ تھے =

سَيِّدُنَا عَمْرُو بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی سعد بن معاذ کے شریک بدر تھے غزوہ احد میں ۳۲ برس

کی عمر میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا عَمِيرُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَيِّدُنَا عَمِيرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مولبرس کے بوقت غزوہ بدر تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چوٹے ہولوٹ جاؤ جب یہ روئے اجازت دی اڑے اور شہید ہو گئے بانی سعد بن ابی وقاص تھے۔

سَيِّدُنَا عَمِيرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نہ تم اسکی جیسے اختیار میں ہے جان محمد کی شخص آج لڑیگا اور شہید ہوگا اور منہ نہ پیہ پکا ضرور وہ جنتی ہے عمیر بن حمام جو اسے کہا ہے تھے جو اسے پسینہ کر خوب اڑے اور شہید ہوئے۔

سَيِّدُنَا عِيَادَةُ بْنُ حَسَّاسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت کا نام عباد ہی کہا گیا ہے انکے باپ کے نام میں بجائے حائے حملہ کے ناسے مجھ دو نوں جگہ کہا گیا ہے حضرت مجذبان زیاد کے چچا زاد اور اخیا بنی بانی تھے غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہو مجذرب کے ساتھ ایک قبر میں دفن ہوئے۔

سَيِّدُنَا عَنَزَةُ حَلِيفُ بَنِي سَوَادٍ السَّلَمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاعُوفُ بْنُ عَفْرَاءَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

انکا نام معوذی کہا گیا انکے بھائی معوذ تھے دونوں بھائیوں نے ابوہل کو قتل

کیا تاہم کرمہ بن ابوہل نے انکو شہید کیا عفرہ انکی ماں کا نام تھا باپ کا نام حارث تھا =

سَيِّدُ نَاعُوفُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت سیت عقیبہ اور غزوہ بدر اور غزوات احد و خندق میں شریک تھے حیات

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وفات پائی =

سَيِّدُ نَاعِيَاضُ بْنُ زُهَيْرٍ الْقُرَشِيُّ الْفَهْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مہاجرین حبشہ سے تھے غزوہ بدر میں شریک تھے فتوح شام میں انہوں نے

بہت جرات سے حملہ کئے شام میں ہی وفات پائی =

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْغَيْنِ الْمَعْبُورَةِ

سَيِّدُ نَاعْمَانُ بْنُ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت اصحاب بدر میں ہیں بالاتفاق =

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْفَاءِ

سَيِّدُ نَاعْمَانُ بْنُ عِمْرٍ وَالْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے =

سَيِّدُنَا الْفَاكِهَ بْنُ يَسْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت کے والد کے نام میں بے بضم باو سکون سین مملہ ہی کہا گیا ہے یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے =

أَحْبَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْقَافِ

سَيِّدُنَا قُدَامَةُ بْنُ مَطْعُونٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مامون حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے تھے مع اپنے بھائیوں عثمان و عبداللہ کے ہجرت کی اور شریک بدر اور جمیع غزوات کے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بین شہادت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر و دوسرا قبیلہ اور انکی زوجہ ہند بنت الولید کی اپنی شہادت پینے کی لگائی گئی مسلمہ میں ۶۸ برس کی عمر میں وفات پائی =

سَيِّدُنَا قُدَامَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت قتادہ بن نعمان شریک غزوہ بدر و جمیع غزوات کے تھے انکی آنکھ غزوہ اہد میں زخم سے کل پڑی تھی رخسارہ پر لوگوں نے کہا کہ کاٹ ڈالنا چاہئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے حدیث آنکھ میں رکھ دیا اور دعا فرمائی کہ یا اللہ خوبصورت کر جمال پس وہ آنکھ اچھی ہو گئی مرتے وقت تک روشنی رہی ایک روز زہد پیری را

تھی اور ترشح بھی ہو رہا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا کے واسطے
تشریف لے جاتے تھے حضرت قتادہ کو دیکھا آواز دی قتادہ نے عرض کیا کہ رات
کی نماز کے شاہد کم ہوتے ہیں میں نے چاہا کہ میں شاہد ہوں حضرت رسول اللہ صلی اللہ
صلیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد سے لوٹو میرے پاس آنا چنانچہ قتادہ حاضر ہوا
انکو ایک لکڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی اور فرمایا کہ
یہ لکڑی اندھیرے میں دس گز آگے اور دس گز پیچھے روشنی دے گی فضیلت انکی
تفاسیر میں شان نزول آیت ^۱ وَلَا تَجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَلُونَ أَنفُسَهُمْ
میں مذکور ہے حضرت قتادہ نے وفات پائی ۳۲ ہجری میں نماز پڑھائی جنازہ کی
حضرت عمرؓ نے قبر میں اوتارا ابو سعید خدریؓ انجانی بہانی قتادہ رضی اللہ عنہ =

۱۔ ایک شخص طعن بن ایرق نے آٹھ مین رکھی ہوئی زرہ حضرت قتادہ کی چورالی تھی اور پہلو کو
زین نام یہودی کے پاس رکھ آیا آٹھ کا نشان طعمہ کے گہر تک مسلوم ہوا تلاش لی گئی
زرہ نہ نکلی تو پھر زید یہودی کے گہر تک پتہ لگایا زرہ نکلی تو طعمہ کے رشتہ داروں نے
یہ مشورہ کیا کہ طعمہ کی بریت کی گواہی دین گے یہودی کو چوٹھرا دین گے
اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورہ فاطر پارہ پنجم رکوع ۱۵ میں ہیں نازل فرمائی
اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو آگاہ کیا کہ طعمہ چور ہے ۱۱

سَيِّدُ نَاقِيسَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُ نَاقِيسَ بْنِ مُحْصِنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے انکے والد کا نام محسن بھی کہا گیا ہے۔

سَيِّدُ نَاقِيسَ بْنِ إِصْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر اور احد کے تھے۔

سَيِّدُ نَاقِطِبَةُ بْنُ عَامِرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت قطب غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے غزوہ احد میں و زخم انکے لگے

تھے یہ حضرت بہاء صغریٰ قبیلہ شمر پر چ بیس آدمیوں کے بھیجے گئے تھے خوب لڑے اور

مال و اسباب عورتیں قبیلہ شمر کی لیکر مدینہ کو چلے قبیلہ کے لوگوں نے تعاقب

کیا اللہ تعالیٰ نے ایک سبیل بھی یا وہ دیکھتے رہ گئے اور یہ حضرت اونکلی گاہ سے

غائب ہوئے اور مدینہ منورہ پہنچ گئے خلافت حضرت عثمان غنی میں وفات پائی۔

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحُفِّ الْكَافِ

سَيِّدُ نَاكِبِ بْنِ زَيْدِ الْجُمَحَارِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت کعب بن زید غزوہ بدر میں شریک تھے واقعہ بیر معونہ میں تتر اصحاب رسول انکے تھے

اون میں سے اُنتہر شہید ہوئے اکیسے یہ حضرت شدید زخمی مقتولین میں پڑے رہے اور زندہ رہے غزوہ خندق میں ششہ ہجری میں شہید ہوئے واقعہ بیر معوتہ یہ ہوا تھا کہ ابو براء ایک شخص بناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کو دعوت اسلام کی گئی وہ اسلام نہیں لایا اور نہ انکار کیا اور عرض کیا کہ اگر حضرت اپنے اصحاب کو اہل نجد کے پاس بھیجیں تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ سب مسلمان ہو جائیں گے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل نجد سے خوف ہے ابو براء نے کہا کہ میں نکاحا ضامن ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسند بن عمر کو مدد مقرر کر کے ستر اصحاب پر جو فضلاء و قراء و بہتر و سردار تھے روانہ کیا صفر سکہ ہجری میں بیر معوتہ تک کنوین کا نام ہے درمیان زمین بنی عاد و جرہ ابی سلیم کے وہاں یہ سب اترے اور حضرت حرام بن ملحان کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیکر عامر بن طفیل کے پاس بھیجا اور نسخ نامہ مبارک کو نہ دیکھا اور پیچھے سے حضرت حرام بن ملحان کے حربہ مارا اور پھر عامر بن طفیل نے بنی عامر کو باقی اصحاب کے قتل کا حکم دیا انہوں نے اس سب سے قبول نہیں کیا کہ ابو براء ضامن ہوا تھا پھر بنی سلیم کو حکم دیا انہوں نے اگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیر لیا پس لڑے اور سب شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم =

سَيِّدُ نَاكِبِ بْنِ حَمَّازِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت ہم قسم بنی ساعدہ کے انصارین سے تھے غزوہ بدر میں شریک تھے جہاد
یامین میں مقابلہ سبیلہ کذاب سلمہ ہجری میں شہید ہوئے۔

أَصْحَابُ الْبَدْرِ جَرَفِ الْيَدِ

سَيِّدُ نَامَالِكِ بْنِ قُدَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت اورانکے بہائی منذر بن قدامہ شریک بدر تھے۔

سَيِّدُ نَامَالِكِ بْنِ رَافِعِ الْعِجْلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بہائیوں غلام اور فاع کے شریک بدر تھے۔

سَيِّدُ نَامَالِكِ بْنِ عَمْرِو السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی مدلاج بن عمرو کے شریک بدر تھے اور جہاد یامین میں سلمہ

ہجری میں شہید ہوئے اسی روز بہائی ہی انکے یقف شہید ہوئے۔

سَيِّدُ نَامَالِكِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَمْرِو السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے جہاد یامین میں سلمہ ہجری میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُ نَامَالِكِ بْنِ مَسْعُودِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت چچا زاہد بہائی ابواسید رضی اللہ عنہ کے تھے غزوہ بدر واحدین شریک تھے۔

سَيِّدُنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي خُوَلَيْبٍ الْعَجَلَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی بن ابی خولہ کے شریک بدر تھے =

سَيِّدُنَا مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِمِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے =

سَيِّدُنَا مَالِكُ بْنُ عُثَيْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ بنی نضیر کے والدہ کا نام مسید تھا باپ کا نام ثابت تھا غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد

میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا مُبَشَّرُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بھائی ابو لبابہ کے شریک غزوہ بدر تھے اور شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَلِيفُ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت کا نام عبداللہ ہی تھا غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید

ہوئے حارث بن سوید نے شہید کیا تھا بعد فتح مکہ کے حارث بن سوید مسلمان ہو کر

آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص مجذربن زید کو قتل کیا استیجاب

فی احوال الاصحاح میں ایسا ہی لکھا ہے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی قاتل

حضرت حمزہ کو جب وہ ایمان لایا قتل نہیں فرمایا تھا حضرت مجذربن زید نے چھاپا زور انجانی بھائی

عبادہ بن مسحاس کے ساتھ ایک قبر میں دفن کئے گئے =

سَيِّدُنَا حُرَيْرُ بْنُ نُضْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

محرر بن نضلہ غزوہ بدر واحد و خندق میں شریک تھے غزوہ غابہ میں شہید

ہوئے غزوہ غابہ یہ تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مویشی موضع غابہ

میں جو قریب مدینہ کے پہرے چرتے تھے عیینہ بن حصین نے اسکو لوٹ لیا چرواہے

کو مار ڈالا اسکی عورت کو لگیجا جب خبر ہوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

نیا کی اول مقدار بن عثم کو بھیجا اور فرمایا ہم پیچھے سے آتے ہیں ذی قرد ایک موضع

ہے مدینہ منورہ سے دو منزل وہاں سب مویشی اون غارتگران سے چھین لی =

سَيِّدُنَا حُرَيْرُ بْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

الحکام استیعاب میں محرز لکھا ہے یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے جس میں غزوہ

اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد فرمایا اسدن وفات پائی =

سَيِّدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

محمد بن مسلمہ صحابی ہیں سے تھے غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک ہوئے ان

حضرت نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا جنگ صفین و جمل میں غازیہ بن ربیع

شہید ہوئے برسی مدینہ وفات پائی اسوقت حاکم مدینہ منورہ کامروان تھا =

سَيِّدُنَا مِلَاجُ بْنُ عَمْرِو السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 انکا نام بیچ نہی کہا گیا ہے یہ حضرت غزوہ بدر میں مع اپنے بھائی مالک بن عمرو کے
 شریک تھے اور جمع غزوات میں شریک تھے نہ مین مرے =

سَيِّدُنَا مَرْثَدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت اورانکے باپ شریک کا غزوہ بدر تھے یہ حضرت لڑا کر کر صفر سنہ ہجری
 میں دیہات عضل و قراکو مع چہ آدمیوں کے بھیجے گئے تھے جب حبشہ پہنچے ان سے
 دو غلامی گئی اور سواے ضیب و زید کے کہ یہ قید ہوئے اور بعد کو شہید کئے گئے اور
 سب شہید ہوئے جیسا کہ ذکر ضیب رضی اللہ عنہ میں بیان ہو چکا ہے =

سَيِّدُنَا مَرَاثَةُ بْنُ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے اور یہ اون تین اصحاب میں تھے جو غزوہ تبوک
 میں نہیں گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انکی توفیق کی اور قرآن میں معانی نازل ہوئی
 سَيِّدُنَا مَسْطَعُ بْنُ أَنَاثَةَ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 انکا لقب مسطح تھا نام عوف تھا خاندان زہد بانی حضرت ابوبکر کے تھے حضرت ابوبکر صدیق
 انکی پرورش کرتے تھے قصہ بہتان حضرت عائشہ میں یہ بھی شریک تھے جب آیہ تطہیر نازل
 ہوئی انکو بھی حد لگائی گئی اور حضرت ابوبکر نے جو دیتے تھے وہ دینا بند کر دیا تا مہاجر

کئی نہ حضرت صدیقہ نے کچھ بات کہی منافق عبداللہ بن ابی بن سلول نے اس پر
 باتیں ملائیں حضرت خاموش رہے جب تک آیتہ تظہیر نازل ہوئی اور خداوند عالم نے
 اپنے حبیب کی حبیبہ کی معصومیت و طہارت ارشاد فرمائی جو لوگ مسلمان ہوئے تھے اور
 عبداللہ بن ابی کے بھکلام ہوئے تھے ان کو حد لگائی گئی عبداللہ بن ابی چونکہ منافق
 تھا اس کے قلب میں ایمان نہ تھا اس کو دنیا میں حد نہیں لگائی اس تمام قصہ سے مومنین
 کامل کو اطمینان ہو گا اور مخالفین کے قول کی تردید قلاً و نقلاً ثابت ہوتی ہے۔ حضرت
 مسطح صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے شمشیر بھری مین وفات پائی =

سَيِّدُ نَاصِعُ دُونُ عَبْدِ سَعْدِ الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ خیبر میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاصِعُ دُونُ سَعْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت ہدرواحد میں شریک تھے بیرعونہ پر صفر ۳ھ میں شہید ہوئے قصہ بیرعونہ
 حال حضرت کعب بن کاف میں شرح تحریر ہوا ہے =

سَيِّدُ نَاصِعُ دُونُ أَوْسِ الْجَنْجَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے اور جمع غزوات میں شریک تھے بعض نے کہا کہ حضرت عمر کی خلافت میں
 وفات پائی کبھی نے کہا ہے صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے =

سَيِّدُنَا مَسْعُودُ بْنُ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت شریک بدر تھے۔

سَيِّدُنَا مَسْعُودُ بْنُ رَبِيعَةَ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت قارہ موضع کے رہنے والے تھے قبل تشریف لیمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دار ارقم میں ایمان لائے تھے غزوہ بدر و احد میں شریک تھے سترہ عین وفات پائی۔
سَيِّدُنَا مُصْعِبُ بْنُ عُمَيْرٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
سمرات مصعب بن عمیر اجلہ صحابہ اور افاضل سے تھے پہلے حبشہ کو ہجرت کی بعد مدینہ
منورہ کو واسطے تعلیم و ہدایت انصار کے بھیجے گئے کہ قرآن پڑھاویں اور دین کے ارکان
سکھاویں قبل ہجرت کے مدینہ منورہ میں جمعہ قائم کیا یہ حضرت مکہ معظمہ کے جوان تھا
جمال خوش لباس اور رئیس تھے جب انکو معلوم ہوا کہ دار ارقم میں ہدایت ہوتی ہے
وہاں گئے اور سلمان ہوئے اور اپنے مان باپ سے اسلام چپاتے تھے عثمان
بن طلحہ نے انکو نماز پڑھتے دیکھ لیا اور انکی قوم کو خبر کی انکو قید کیا اور حضرت علی اللہ
علیہ السلام کے پاس آنے سے روکایہ محبوس رہے جب تک کہ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ
حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے انکے پاس اسقدر نہ تھا
کہ ملواریاں دو لون ڈھک جاتے سر ڈھکتے تو پانوں کھل جاتے پانوں ڈھکتے

کاٹا تھا اسکے باپ اور دو بہائی غزوہ احد میں شہید ہوئے بھائیوں کے نام جو غزوہ احد میں
 شہید ہوئے خلا اور ابو امین تھے چوتھے بھائی معوذ بن عمرو بھی شریک غزوات بدر و احد تھے
 یہ حضرت خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں مرے =

سَيِّدُ نَاعِمًا بَنُ جَبَلِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حضرت معاذ بن جبل فضلاء علمائے صحابہ سے تھے بیعت عقبہ میں ستر آدمیوں میں شریک
 تھے جمیع غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے زیادہ جاننے والا حلال و حرام کا معاذ بن جبل ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے آو گیا معاذ بن جبل روز قیامت کے آگے علما کے تھے حضرت معاذ بن جبل
 جوان خوش رو اور خرچ کرنے والے قرضہ لونیہ بہت ہو گیا تھاپس عرض کیا جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بلایا قرضہ لونیہ کو او نہوں نے انکار کیا چھوڑنے
 قرضہ سے پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مال اور نکاح قرضہ میں بیچ ڈالا
 اور کھڑے ہوئے معاذ بن جبل کی شہادت کے جو باقی ہو۔ یہ حضرت بت نبی سلمہ کے توڑنے میں
 شریک تھے اور مقرر کیا انکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بروج حصہ ملک میں کیا
 ہے کہ سکھائیں قرآن شریف اور احکام شرع اور قاضی کا کام کریں یعنی احکام نافذ کریں اور
 صدقات لیا کریں اور سرچ کریں پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس طرح

حکم کیا کرو گے عرض کیا موافق حکم قرآن کے فرمایا اگر قرآن میں نہ تو عرض کیا موافق
 سنت یعنی ارشاد حضور کے فرمایا اگر میرا قول ہی دیا یا تو عرض کیا موافق اپنی رائے کے
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَوَسَّیْتُ نَبِیَّکَ یَا کَیْیَا رَسُوْلَ اللہ رَسُوْلُ
 جب وفات ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عمرؓ نے کہا حضرت ابوبکرؓ سے کہ معاف
 سے حساب طلب کرو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا
 ہے واسطے خیر کرنے کے میں حساب نہیں طلب کروں گا پھر حضرت عمرؓ نے معاذ سے یہ ذکر
 کیا معاذ نے کہا کہ میں ہرگز کچھ نہ دوں گا پھر حضرت معاذؓ حضرت عمرؓ سے ملے اور کہا
 میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ڈوبتا ہوں آپ نے مجھ کو نکالا ہے اب جو آپ فرماؤ میں کوں گلا
 اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں کچھ نہیں چھپاؤں گا آپ لیجئے حضرت ابوبکرؓ نے
 لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میں بخشا حضرت معاذؓ نے دین و بائے طاعون میں مرے
 اس وقت عمر انکی مہم پر کسی تھی =

سَيِّدُنَا مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجُمُوحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 مع اپنے تین بھائی معاذ و خلا و ابوالین کے شریک بدر تھے اور احد میں بھی شریک
 تھے انکے بھائی خلا و ابوالین اور ثاربت غزوہ احد میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

انکی والدہ کا نام عفراتہ والدہ کا نام حارث یہ حضرت مع اپنے دو بہائی عوف
 معوذ کے غزوہ بدر میں شریک تھے انکے دو بہائی شہید بدر میں یہ حضرت خلافت
 حضرت علی رضی اللہ عنہ میں مرے =

سَيِّدُنَا مَعُوذُ بْنُ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت مع اپنے دو بہائی عوف و معاذ کے شریک بدر تھے انہوں نے ابول فزحون
 امت کو قتل کیا اور خود بھی شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا مَعْصُومُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غزوہ بدر و احد و خندق میں شریک تھے جس روز رحلت حضرت کی ہوئی لوگ
 روتے تھے اور کہتے تھے کہ کاشکے ہم پہلے مر جاتے تو معن نے کہا کہ میں اس سبب
 زندگی پسند کرتا ہوں کہ جیسا آپ کی حیات میں تصدیق آپ کی کرتے تھے ویسی ہی آپ کے
 بعد تصدیق کریں یہ حضرت سلمہ بن جہاد یا مدین شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا مَعَاذُ بْنُ مَاعِظٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے ابو عیاش جب گھوڑے سے گرنا انکو گھوڑا
 مر محنت ہوا تھا بدر میں جرح لگا تھا مدینہ میں وفات پائی اونکی زخم سے =

سَيِّدُنَا مَعْمَرُ بْنُ الْحَارِثِ الْحِمْيَرِيُّ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت قبل تشریف لیجانے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں
مسلمان ہو چکے تھے حضرت عثمان بن مظعون کے ہمارے بھائی انکے بھائی صاحب بن حارث
تھے غزوہ بدر و احد میں شریک تھے خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفات پائی =

سَيِّدُنَا مَعْبُدُ بْنُ وَهَبِ الْعَبْدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت شریک بدر تھے اور دو تلواروں پر لڑتے تھے =

سَيِّدُنَا مَعْبُدُ بْنُ قَيْسِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت بن اپنے بھائی کے شریک غزوہ بدر تھے اور غزوہ اح میں بھی شریک تھے =

سَيِّدُنَا مَعْبُدُ بْنُ عَبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
انکی کنیت ابو عبیدہ تھی شریک غزوہ بدر تھے =

سَيِّدُنَا مَعْتَبُ بْنُ الْحُمْرَاءِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے ۶۰ برس کی عمر میں مکہ شہر ہجری میں =

سَيِّدُنَا مَعْتَبُ بْنُ عَبْدِ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
ان حضرت کا نام منیث بھی کہا گیا ہے شریک غزوہ بدر تھے =

سَيِّدُنَا مَعْتَبُ بْنُ عَوْفِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت شریک بدر و احد تھے بیت عقبہ میں بھی شریک تھے =

سَيِّدُنَا مَقْدَانُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 مقداد بن عمرو کو اسود نے متبنی کیا تا اس سبب سے مقداد بن اسود بھی مشہور تھے
 یہ اون سات صحابیوں میں تین جنہوں نے اول اسلام قبول کیا ہجرت کی وسعت
 نہ تھی مکہ میں رہ گئے تھے یہ حضرت ابو جحشہ عتبہ بن غزوہ بن عبیدہ بن حارث
 کو جہاد کے واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا اور دوسری
 طرف سے عکرمہ بن ابوجہل آیا تا یہ حضرات کفار قریش کے ساتھ آئے لڑائی نہیں ہوئی
 تھی صرف حضرت سعد بن ابی وقاص نے ایک نیر چلایا تا مقداد اور عتبہ مسلمان ہوئے
 ہباگ آئے اسی سال شہر یک غزوہ بدر ہوئے حضرت کبار صحابہ اور اخبار میں تھے
 حضرت علی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کو خدا
 تعالیٰ نے سات وزیر رافعا بنجیا عطا فرمائے اور جبکو چودہ عطا ہوئے حمزہ جعفر
 ابوبکر عمر علی حسن حسین عبداللہ بن مسعود سلمان عثمان رضی اللہ عنہ ابوذر مقداد بلال
 اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ حکم دیا خدا نے چار شخصوں کی صحبت کی
 اور خدا انکو دوست رکھتا ہے علی و مقداد و سلمان و ابوذر یہ حضرت جبرئیل
 علیہ السلام کے مکر مدینہ منورہ میں دفن ہوئے ۔

۱۔ جبرئیل ایک موضع ہے تین کو س مدینہ طیبہ سے ۱۲

سَيِّدُنَا مَكِيلُ بْنُ وَبَرَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سَيِّدُنَا الْمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں بیسہ پرتعین تھے غزوہ احد میں ہی شریک و بیعت عقبہ میں ہی

شریک تھے واقعہ بیر معونہ میں جس کا مفصل ذکر کعب رضی اللہ عنہ کے احوال میں

حرف کاف میں بیان ہوا سرور مقرر کر کے بھیجے گئے تھے سوائے کعب کے سب شہید ہو

اور انہیں شہداء میں مندر بن عمرو میں واقعہ بیر معونہ صفر ۳۷ میں ہوا تھا ۶۶ صحابہ فتنہ

شہید ہوئے تھے۔

سَيِّدُنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے بیر معونہ پر صفر ۳۷ ہجری میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُنَا الْمُنْذِرُ بْنُ قُدَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے۔

سَيِّدُنَا مَعْقِلُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوہ بدر میں مع اپنے بھائی زید بن منذر کے شریک تھے۔

سَيِّدُنَا مَجْمَعُ بْنُ صَالِحٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے اور حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شہید ہوئے شہیدین =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ النُّونِ

سَيِّدُنَا نَاجِيَاتُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
ان حضرت کا نام بچا تھا ہی کہا گیا اور حزن با مین مذکور ہوئے =

سَيِّدُنَا أَنْصَرُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
ان کے والد ہی صحابہ مین سے تھے یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے =

سَيِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو النَّجَّارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت مع اپنے بھائی اضمحاک کے شریک بدر غزوہ احد میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَصْرِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت غزوہ بدر، وجميع غزوات میں شریک تھے سالہ ہجری میں جہاد یا مسیلمہ کذاب میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ بِلَالٍ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَزَرَجِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ ہم بیشک جنت میں جاویں گے حضرت نے

فرمایا کس جہ سے عرض کیا کہ اس وجہ سے کہ ہم کہتے ہیں اشہد ان لا الہ الا
 اللہ و اشہد انک رسول اللہ اور اٹائی میں نہیں بہا گین گے فرمایا حضرت نے
 سچے ہو تم پر اے احد میں اور شہید ہوے =

سَيِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي خَزْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ان حضرت کے باپ کا نام خزیمہ حائے مہملہ سے ہی کہا گیا ہے غزوہ بدر واحد میں شریک
 سَيِّدُنَا النُّعْمَانُ بْنُ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بدر واحد میں شریک تھے =

سَيِّدُنَا نَعِيمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالتَّجَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت قدماے صحابہ میں تھے اور کبار میں سے تھے انکی اور طلحہ کی شان میں شہرین
 شہادت کلام مجید میں آیہ وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ
 عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ سُوْرہ احزاب رکوع ۳ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
 وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ اُن حضرت کے مزاج میں ظرافت بہت تھی ان حضرت سے جو ظرافت

موسیط نے کی تھی حال حضرت موسیطہ بن ابی سہیل میں بیان ہوئی۔ ایک مرتبہ ایک اعرابی
 جناب ہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں آیا اونٹ باہر کھڑا کیا سبھا جوں نے
 نییمان سے کہا اونٹ کا گوشت کھاتے انہوں نے خر کیا اور گوشت بانٹا جبہ اعرابی

ایا اونٹ نہ پایا حضرت نعیان ایک جگہ جا چپے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوگون
نے بتا دیا ان سے فرمایا کہ کیا ہوا تمکو کہ تم نے اونٹ ذبح کیا عرض کی جن کو گوگون نے
مجھے بتایا اونہوں نے ہی مجھ سے کہا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اعرابی کو دام پیرے
مدینہ میں جو چیز ابھی دیکھتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مول لے آتے
اور کہتے یہ ہدیہ ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہا لیتے اور صاحب مال دام طلب کرتا تو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دیتے اور عرض کرتے میرا جی چاہا کہ حضور کہاؤں
مگر دام میرے پاس تھے چار مرتبہ شراب پینے میں حد لگانی گئی ایک شخص نے کہا
لنت ہے شراب پیتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو منع کیا
کہ مت لنت کریہ خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے حضرت معاویہ کی امارت میں فاطمہ پائی
سَيِّدُ النَّوْفَلِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے غزوہ احد میں شہید ہوئے =

اَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْوَاوِ

سَيِّدُ نَاوِدِيعَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت شریک بدر و احد تھے =

سَيِّدُ نَاوَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيُّ الْبَكْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت قبل تشریف لوجانے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں سلمان
 ہوئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہویں مہینے ہجرت سے عبد اللہ
 بن جحش کو غلہ کی طرف بھیجتا تھا واقداونکے ساتھ تھے عمرو بن حفصی مشرک جو قبیلہ
 قریش میں تھا حضرت واقد نے اسکو قتل کیا اول مشرک جو مسلمان کے ہاتھ سے مارا
 گیا عمرو بن حفصی تھا اول قاتل واقد تھے رجب کا مہینا تھا مشرکوں نے حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ مہینے حرام میں تمہارے صحابی نے ہمارے
 آدمی کو کیوں مار ڈالا یہ آیت نازل ہوئی یَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
 قَتَل فِيهِ قُلٌ قَالٍ فِيهِ كِبِيرٌ وَصَدَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكَفَر بِهِ
 وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامِ وَخَرَجَ أَهْلُهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْقِتَّةُ الْكَبْرُ مِنَ الْقِتَلِ
 مرا اس تمام آیت سے یہ ہے کہ نکال دینا وطن سے اور مہینہ یہ تو قتل سے بڑھ کر
 ہے تنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رہنے نہیں دیا قتہ و فساد کیا اس قتل پر مہینے
 کی حشر کا لحاظ ہے یہ حضرت خلافت حضرت عمر میں مرے

سَيِّدَنَا وَرَفِئَةُ بْنُ أَبِي الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بدر واحد تمام غزوات میں شریک تھے ۳۰ مہینے عجمین شہید ہوئے

اَصْحَابُ الْبَدْرِ جَرَفِ الْهَاءِ

اور نکال دینا وطن سے
 اس کے کا اول سے
 بہت بڑا آدمی اور بزرگ
 اللہ کے اور فرستہ
 بہت بڑا آدمی
 مار ڈالنے سے

سَيِّدُ نَاهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک بدر تھے یہ نخلہ اون تین اصحاب کے ہیں جو غزوہ تبوک میں جاسکے
یہ بچے رہ گئے تھے اور جنکی معافی اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نازل فرمائی ہے

زمانہ حضرت عمر میں جہاد قادسیہ ایران ۶۳۷ء میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَاهِلَالِ بْنِ الْمُعَلِّیِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت مع اپنے بہائی رافع بن المعلی کے شریک بدر تھے =

أَصْحَابُ الْبَدْرِ جُرُفِ الْيَاءِ الثَّانِيَةِ

سَيِّدُ نَابِزِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر میں شہید ہوئے =

سَيِّدُ نَابِزِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان حضرت کو صاحب سیف النصر نے بدر یوں میں لکھا ہے کتاب استیعاب میں نام نہیں
پایا گیا مگر متقل رض کے ذکر میں استیعاب میں لکھا ہے کہ مع اپنے بہائی زید بن منذر کے

شریک بدر تھے =

سَيِّدُ نَابِزِيدِ بْنِ قَيْشِ الْقَرْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

کتاب استیعاب فی احوال الاصحاب میں زید بن زکعہ لکھا ہے اور لکھا ہے کہ زید بن قیش

انکے نام میں شیخ نہیں ہے مصنف سیف النصر نے یزید بن قیس لکھا ہے جاہلیت
میں ان صاحب کے مشورہ لیا جاتا تھا کوئی اہم کام بغیر انکے مشورہ کے نہ ہوتا تھا
یہ حضرت غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ جنین میں شہید ہوئے =

اصحابِ الْکُتَبِ

یعنی جنکی کنیت مشہور ہے عرب میں دستور ہے کہ بیٹے یا باپ کے نام سے کنیت
مقرر کر لیتے ہیں بعض کا نام بالکل ہی نہیں مشہور ہوتا صرف کنیت ہی مشہور ہوتی
ہے بعض کا نام زیادہ مشہور ہوتا ہے =

سَيِّدُنا اَبُو حَذِيفَةَ بْنِ عُبَيْةِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
حضرت ابو حذیفہ کا نام ہاشم و رستم کہا گیا ہے فضلا سے صحابہ سے تھے دونوں
ہجرت تک کین دونوں قبلہ بیت المقدس و کعبہ کی طرف نماز پڑھتی تھی بدر و احد و خندق
و خیبر و جدیہ جمیع غزوات میں شریک تھے ۳۰ ہجری میں یمامہ میں بمقابلہ سید
کذاب شہید ہوئے اس وقت عمر انکی ۵۴ برس کی تھی =

سَيِّدُنا اَبُو لُبَابَةَ رِفاعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُظْذِرِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
حضرت ابو لبابہ بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے غزوہ
تبوک میں نہیں گئے تھے اور پہنچا دم ہوئے اور کہا اپنا چوڑ دیا اور آپکو ستون مسجد

بند ہوا دیا کہ جہنک اللہ تعالیٰ توبہ نہ قبول کرے گا نہ کہاؤنگا نہ پیوئگا یونہی مر جاؤنگا
جب سات دن گزر گئے بے آب و دانہ بیہوش ہو گئے اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کی
اور یہ بات مشہور ہوئی اسے بھی کہا گیا کہ تمہاری توبہ قبول ہوئی انکو یقین نہ آیا اور عرض
کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھکوا نگر کہو لیں اگر توبہ قبول ہوئی ہے
چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کہو لا او سوقت انہوں نے عرض
کیا کہ یا حضرت میں اس گنہ کو اور مال کو جسکی وجہ سے یہ معصیت واقع ہوئی اسکی
راہ پر دیتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تائی مال دینا کافی ہے انکے
حق میں یہ آیت نازل ہوئی **وَآخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ** الخ یہ حضرت
خلافت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مرے مسجد نبوی میں اب تک ستون
ابو لہب یا مشہور ہے =

سَيِّدُنَا ابُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حضرت ابو طلحہ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں اور جمیع غزوات میں شریک تھے
بروز غزوہ حنین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو مسلمان
جس کا فکرو مارے اسکا اسباب قاتل کو ملے ابو طلحہ نے غزوہ حنین میں بیس
کا فکریل کئے اور سب کا اسباب لیا یہ حضرت بڑے تیر انداز تھے جناب نوال اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے کہ میری جان آپ کی جان پر قربان اور میرا
 منہ آپ کے جمال پر صدقہ اور رڑتے تھے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ لشکر میں آواز ابو طلحہ کی بہتر ہے سو مردوں کی آواز سے ان حضرت نے سلسلہ
 میں ستر برس کی عمر میں وفات پائی ہے انکی بی بی ام سلیم تین پہلے ام سلیم کا نکاح
 مالک سے ہوا تھا مالک مشرک مارا گیا پھر ابو طلحہ نے اونکو پیغام نکاح کا دیا ام سلیم
 نے بوجہ مشرک ہونے ابو طلحہ کے انکار کیا جب ابو طلحہ کو ہدایت اللہ نے کی وہ
 وہ مسلمان ہو گئے تو نکاح کیا ام سلیم نے مہرا پنا ابو طلحہ کا اسلام ہی مقرر کیا تھا
 بی بی کی نسبت صحیح مسلم میں حدیث بروایت جابر رضی اللہ عنہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھکو دکھائی گئی جنت اوسمیں سینے زوجہ ابو طلحہ کو دیکھا
 صحیحین میں ابی ہریرہؓ روایت ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں محتاج ہوں کچھ دو مجھکو حضرت نے ازواج مطہرات
 کے پاس بھیجا کسی کے پاس کچھ نہ تھا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون
 اسکی ضیافت کرتا ہے اللہ اوپر رحم کرے ابو طلحہ اٹھ اور عرض کیا کہ میں پر لیکے
 اور سکوا پنے گھر اور اپنی زوجہ سے پوچھا کہ کچھ ہے اور انہوں نے کہا کہ صرف بچوں کا دودھ
 ہے ابو طلحہ نے کہا کہ بھلا کچھ بچوں کو سلا دے ممان کو کہانے پر بٹھانا کہ اوسکو معلوم ہو کہ ہم

بھی کاتے مین چراغ سنبھالنے کے بہانے سے گل کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا مہمان
نے کہایا اور دونوں میان بیوی اور بچے بہو کے سور ہے جب صبح کو حضور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا کہ البتہ تحقیق مہنسا اللہ
یعنی راضی ہوا ابو طلحہ اور اسکی بیوی سے پس نازل ہوئی یہ آیت وَلَوْ تَرَوُنَّ
عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ يَلْمُوْهُمْ خَصَاصَةٌ

سَيِّدُنَا أَبُو سَيِّدٍ مَّا لَكَ بِنِ رِيعَةِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات مین شریک تھے انکی آنکھیں جاتی رہی تھیں
انہوں نے سہل بن سعد سے کہا کہ اگر میری آنکھیں ہوتیں تو میں چلکر نکلتا مگر کن
شعب سے ملا کہ آئے تھے غزوہ بدر مین ان حضرت کی وفات سننے مین ہوئی اور
اصحاب بدر کا انکی وفات سے دنیا سے خاتمہ ہوا۔

سَيِّدُنَا أَبُو عَيْسَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت غزوہ بدر مین ۴۸ برس کی عمر مین شریک تھے انہوں نے کعب بن اشرف
اور ابورافع بن ابوحقیق یہودیوں کو جو ایذا دیتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو قتل کیا ۳۷ مین ستر برس کی عمر مین وفات پائی۔

سَيِّدُنَا أَبُو دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خُرَشَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

سید
ابو طلحہ
اور اسکی
بیوی
بہو
کے
سور
ہے
صبح
کو
حضور
جناب
رسول
اللہ
صلی
اللہ
علیہ
وسلم
مین
حاضر
ہوئے
حضرت
نے
فرمایا
کہ
البتہ
تحقیق
مہنسا
اللہ
یعنی
راضی
ہوا
ابو
طلحہ
اور
اسکی
بیوی
سے
پس
نازل
ہوئی
یہ
آیت
وَلَوْ
تَرَوُنَّ
عَلَى
أَنْفُسِهِمْ
وَلَوْ
كَانَ
يَلْمُوْهُمْ
خَصَاصَةٌ

حضرت ابو جحانہ غزوہ بدر میں شریک تھے نہایت تجار تھے بروز غزوہ احد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حربات دُفع کرنے میں یہ اور حضرت مصعب بن عمیر تھے حضرت مصعب شہید ہوئے اور انکے بہت خیمے آگے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے بروز احد لڑتے تھے سلمہ بن جہاد یامہ بن بعد قتل کرنے مسید کذاب کے خود شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا أَبُو عَقِيلٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَدُوٌّ لِّاَلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
و شہید ہون کے
 ان حضرت کا نام جابلیت میں عبدالعزیٰ تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ ان عداؤدان نام رکھا غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے جہاد یامہ سلمہ ہجری میں شہید ہوئے =

سَيِّدُنَا أَبُو سَلِيحٍ أَسْبَنُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے ان سے حدیث ممانعت کہانے گوشت گدھے کی مروی ہے =

سَيِّدُنَا أَبُو حُثَيْثٍ سُوَيْدُ بْنُ حُثَيْثٍ الطَّائِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے =

سَيِّدُنَا أَبُو بَرٍّ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت ابویوب کا نام خالد بن زید تھا شریک بیعت عقبہ تھے اور غزوہ بدر و جمعہ غزوات میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پہلے جب ہجرت فرما کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے ہیں انہیں کے یہاں فرکوش ہوئے تھے جب تک مسجد نبی ان کے مکان میں تشریف رکھی حضرت ابویوب حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل و صفین میں تھے امارت معاویہ میں قسطنطنیہ پر جہا کیوں بیڑی بھی لگائی حضرت جہا کیوں تشریف لگے تھے جب بیمار ہو تو وصیت کی کہ میں مجاؤں تو جھکوا اپنے ساتھ لیجو جب لڑائی کفار سے شروع ہو تو جھکوا اپنے قدموں کے نیچے دفن کرنا چنانچہ اب تک قبر حضرت کی مشہور ہے آپ کی قبر پر مریض شفا پاتے ہیں دعا قبول ہوتی ہے ۲۵ھ میں وفات پائی۔

سَيِّدُنَا أَبُو الْحَمَاءِ مَوْلَى آلِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سَيِّدُنَا أَبُو خَالِدٍ حَارِثُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت غزوہ بدر و جمعہ غزوات میں ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بیعت عقبہ میں ہی شریک تھے جہاد یمامہ میں بمقابلہ مسلمانہ کذاب جبکہ خالد بن ولید کے ساتھ تھے زخمی ہوئے تھے وہی زخم شروع خلافت حضرت عمر فرمیں وفات پائی۔

سَيِّدُنَا أَبُو كَبْشَةَ سَلِيمٌ الدَّوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 یہ حضرت غلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے جنکو آزاد کر دیا تھا
 شریک غزوہ بدر تھے خلافت حضرت عمر فاروق میں وفات پائی۔

سَيِّدُنَا أَبُو خُرَيْمَةَ بْنُ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت ہمامی مسعود بن اوس کے تھے غزوہ بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے
 خلافت حضرت عثمان غنی میں وفات پائی۔

سَيِّدُنَا أَبُو مُلَيْلٍ الضَّبْعِيُّ بْنُ الْأَعْرَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سَيِّدُنَا أَبُو الْمُنْذِرِ بَزِيدُ بْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد میں شریک تھے۔

سَيِّدُنَا أَبُو غَمَلَةَ عَمْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے سلطنت عبد الملک بن مروان
 میں وفات پائی۔

سَيِّدُنَا أَبُو الْأَعْوَرِ كَعْبُ بْنُ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و احد میں شریک تھے =

سَيِّدُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ الْفَهْرِيُّ الْقُرَشِيُّ
أَمِينُ الْأَمَّةِ وَالْوَفَّارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت ابو عبیدہ کا نام عامر تھا یہ حضرت شریک بدر تھے اور احد میں حلقہ زور
جو خسار مبارک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گھس گئے تھے
انہوں نے اپنے دانتوں سے نکالے کہ انکے اگلے دو دانت گر گئے جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت میں ایک امانت دار ہوتا ہے اس امت کے
امانت دار ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔ یہ حضرت عشرہ مبشرہ میں اور کبار و فضلاء
صحابہ میں سے ہیں وہ بڑے طاغون میں ششمین ۶۵ برس کی عمر میں وفات پائی
اردن ملک شام میں الحاکمزار ہے فضائل آپ کے بہت ہیں اس مختصر میں گنجائش
نہیں ہے =

سَيِّدُنَا أَبُو مُسْعَوْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَقِيْبَةُ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت بدر کے ہی رہنے والے تھے غزوہ بدر میں شریک تھے ۴۲ میں وفات پائی
سَيِّدُنَا أَبُو فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور شہید ہوئے

شہین =

سَيِّدُنَا أَبُو بَكْرٍ دَهَّانِي بْنُ نِيَّارِ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ان حضرت نے عقبہ ثانیہ میں بیعت کی تھی بدر و جمیع غزوات میں شریک تھے برو
 فتح مکہ علم نبی حارثہ کا ان کے ہاتھ میں تھا حضرت علی کے ساتھ جملہ لڑائیوں میں تھے
 اول امارت معاویہ میں وفات پائی =

سَيِّدُنَا أَبُو سِنَانِ بْنِ مُحْصِنٍ الْأَسَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت بہانی حضرت عکاشہ کے تھے یہ دونوں بہانی اور سنان بیٹے ابی سنان کے
 سب شتر کا سہ بدر تھے بیعت رضوان نیچے درخت کے اول ان کے بیٹے سنان اور انہوں
 نے کی تھی =

سَيِّدُنَا أَبُو دَاوُدَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَازِنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حضرت ابو داؤد کا نام عمرو اور عمیر بن مالک کہا گیا ہے یہ حضرت بدر واحد میں شریک
 تھے یہ حضرت فراتے تھے کہ ایک مشرک کے بیٹے غزوہ بدر میں تلوار مارنے کا ارادہ کیا
 قبل اس سے کہ میری تلوار اس کے سر تک پہنچے مراد سکاٹ کر گر پڑا پس میں نے جانا کسی او
 نے قتل کیا ملائکہ نے قتل کیا تھا =

سَيِّدُنَا أَبُو سُلَيْمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہوپی برہ کے بیٹے تھے تو بیہ لونڈی ابولہب کا دیوہ انہوں نے بھی پایا تھا مع اپنی زوجہ ام سلمہ کے جلوس کو سب اول ہجرت کی تھی دس کے بعد گیارہویں یہ تھے جو ایمان لائے تھے غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ احمیں زخمی ہوئے تھے زخم بہا آتا ہا ہر ٹوٹ گیا تیسری جمادی الثانی سال کو وفات پائی بوقت موت دعا کی تھی یا اللہ میرے پیچھے میرے اہل میں میرے یہ دعا قبول ہوئی حضرت ام سلمہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ام المؤمنین ہوئیں اور پرورش کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی اولاد عمر و اور سلمہ اور زینب کی =

سَيِّدُنَا أَبُو سَيِّدَةَ الْقُرَشِيِّ الْعَامِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت ابو سلمہ کے بھائی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپی برہ کے بیٹے تھے غزوہ بدر واحد و جمیع غزوات میں شریک تھے خلافت حضرت عثمان میں وفات پائی =

سَيِّدُنَا أَبُو سَيِّدَةَ بْنِ أَبِي تَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے واقعہ بدر میں صفر ۳ ہجری بمجلد ۶ صحابہ کے شہید ہوئے ذکر بفضل حال کعب حرف کاف میں لکھا ہے =

سَيِّدُنَا أَبُو ضُبَيْحِ بْنِ نَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یہ حضرت غزوہ بدر و خندق و حیدیبیہ میں شریک تھے غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔
سَيِّدُنَا أَبُو الْحَارِثِ بْنُ قَلْبِ بْنِ مُخَلَّدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت شریک غزوہ بدر تھے۔

سَيِّدُنَا أَبُو حَبَّةِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
ان حضرت کے نام میں ابی حنہ بالنون ہی کہا گیا ہے غزوہ بدر میں شریک تھے غزوہ
احمد میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُنَا أَبُو الْهَيْثَمِ مَالِكُ بْنُ النَّبَّاحِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر میں شریک تھے جنگ صفین میں حضرت علیؑ
کے ساتھ تھے اسی ارٹائی میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُنَا أَبُو الْبَيْسِرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
یہ حضرت بیعت عقبہ و غزوہ بدر میں شریک تھے انہوں نے غزوہ بدر میں نیزہ
علم شہر کہین کا ابی غزیر بن عمر کے ہاتھ سے چھین لیا تھا عباس کو انہوں نے گرفتار
کیا تھا حالانکہ یہ کوتاہ قد اور عباس قد آور تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ مدد کی تیری گرفتاری عباس میں فخر ہے کہ تم نے حضرت جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے

ساتھ تھے شہدائے وفات پائی۔

سَيِّدُنَا أَبُو زَيْدٍ الْقَارِي قَلَسُ بْنُ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 کینت سے سفت نام شریک تھے انہوں نے حیات جناب رسول اللہ
 یہ حضرت غزوہ بدر اور جمیع غزوات میں شریک تھے انہوں نے حیات جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن شریف جمع کیا تھا سلسلہ میں جہاد و فاد و سیارہ ان پر خلافت
 حضرت عمر فاروق میں شہید ہوئے۔

سَيِّدُنَا أَبُو مُرَّةٍ الْغَنَوِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یہ حضرت اور ان کے بیٹے مرند شتر کاے بدر تھے مرند واقعہ رجیع میں شہید ہوئے تھے
 یہ حضرت جمیع غزوات میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے سلسلہ ہجرت و خلافت
 حضرت ابوبکر میں وفات پائی۔

سَيِّدُنَا أَبُو شَرَّاحٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ان حضرت کا نام اصحاب بدر میں صاحب سیف النفر نے لکھا ہے کتاب استیعاب
 فی احوال الاصحاب میں نہیں پایا گیا۔

بِالْحَمْدِ لِلَّهِ

طَرِيقُ الْإِسْتِعَانَةِ بِأَسْمَاءِ أَهْلِ الْبَيْتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجُحْمَةِ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا شَفِيعِ
 الْمُذْنِبِينَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى الْهَادِي الْمُنْتَقَى
 الْمَلِكِ الْمُهَاجِرِ الْمَدَنِيِّ خَيْرِ الْوَرَى نُورِ الْهُدَى رَسُولِ اللَّهِ
 إِلَى خَلْقِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ ابْنِ قُحَافَةَ ابْنِ بَكْرِ بْنِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ الْأَعْدَوِيِّ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عُمَانَ بْنِ عَقَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ الْمُطَّلِبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَصْحَابُ لُبْدٍ بِحَرْفِ الْأَلِفِ
 وَلِسَيِّدِنَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا أَبِي بِنِ مُعَاذِ التَّجَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا إِيَّاسَ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا إِبْنِ بِنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا النَّسَبِ بْنِ مُعَاذِ التَّجَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَوْسِ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَوْسِ بْنِ خُوَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَسْعَدِ بْنِ يَزِيدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا الْأَرْقَمِ بْنِ أَبِي الْأَرْقَمِ الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا الْأَسْوَدِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ بْنِ وَرْقَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَنَسَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْبَاءِ

وَبِسَيِّدِنَا لَيْلٍ بْنِ رِيحٍ مَوْلَى بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 وَبِسَيِّدِنَا جَبْرِ بْنِ أَبِي الْجَبْرِ الْجُهَنِيِّ التَّجَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا نَجَاحِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا بَسْبَسَةَ بْنِ عَمْرِو الْخَزَرَجِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا بَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا شَيْبَرِ بْنِ سَعْدِ الْخَزَجِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ جُفَى لِقَاءِ الْمُنْتَكَاتِ

وَلِسَيِّدِنَا قَلْبُورِ بْنِ يَعَارِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا قَيْمُومُولَى بْنِ غُلَامِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا قَيْمُومُولَى خِرَاشِ بْنِ الْعَقَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ جُفَى لِقَاءِ الْمُنْتَكَاتِ

وَلِسَيِّدِنَا ثَابِتُ بْنُ الْحُزَعِ الَّذِي هُوَ ثَعْلَبَةُ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا ثَابِتُ بْنُ هَرَالِ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا ثَابِتُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا ثَابِتُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا ثَابِتُ بْنُ خُنْسَاءِ النَّجَّارِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا ثَابِتُ بْنُ أَقْرَمِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا ثَابِتُ بْنُ عُكَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرِو النَّجَّارِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا ثَقِيفُ بْنُ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْجِيمِ

وَلِسَيِّدِنَا جَابِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا جَبْرِ بْنُ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا جَعْفَرُ بْنُ يَاسٍ الْأَنْصَارِيِّ الرَّقِيقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا جَلْبَرُ بْنُ عَتِيكَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْحَاءِ

وَلِسَيِّدِنَا سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا حَبِيبُ بْنُ الْأَسْوَدِ مَوْلَى الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا حُرَيْثُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا حَارِثَةُ بْنُ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ أَبُورِاسٍ

شَيْبَانَا حَارِثُ بْنُ حُمَيْرٍ الْأَسْجَمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا حَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا حَارِثُ بْنُ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا حَارِثُ بْنُ أَنَسِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا حَارِثُ بْنُ الصَّمَّةِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَتِيكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا حَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ الْقَلْبَسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا حَارِثُ بْنُ خَزْمَةَ الْحَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا حَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا حَارِثُ بْنُ عَرْفَجَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا حَاطِبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَتِيكٍ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا حَاطِبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الشَّهْرِ الْعَامِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا الْحَكَمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّهْشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا الْحَصِينُ بْنُ حَارِثِ الْمُطَّلِبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَشَيْبَانَا حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ النَّجَّارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِكَرْفٍ لِحَاءِ الْمَجْمَعَةِ

وَلِسَيِّدِنَا خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خُبَيْبُ بْنُ الْيَسَافِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خُبَابُ بْنُ أَرْتِ الْخُزَاعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خُبَابُ بْنُ مُوَلَّى عُثْبَةَ بْنِ عَمْرٍوَان رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خَالِدُ بْنُ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خَرَّاشُ بْنُ الصَّمَّةِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خَدِيجَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خَلَادُ بْنُ رَافِعٍ الْعُجْلَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خَلَادُ بْنُ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خَلَادُ بْنُ عِمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خَلِيدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خَلِيفَةُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا خُنَيْسُ بْنُ حُذَيْفَةَ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا خُوَلَّى بْنُ أَبِي خُوَلَّى الْعُجَلِيِّ الْجَعْفَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الذَّالِ الْمُجْمَعَةِ

وَلِسَيِّدِنَا ذُكْوَانُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا ذِي الشَّامِلَيْنِ الْخَزَاعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الرَّاءِ الْمُجْمَعَةِ

وَلِسَيِّدِنَا رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا رِفَاعَةُ بْنُ عِمْرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا رِفَاعَةُ بْنُ حَارِثٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَكْثَمِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا رَبِيعُ بْنُ لِيَاسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا رَبِيعُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ الْعُجَلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا رَافِعُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْمُعَلَّى الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ عُجْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا رُخَيْلَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الزَّاءِ الْمَجْمُوعَةُ

وَبِسَيِّدِنَا الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ خَطَّابِ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ أَسْلَمِ الْعِجْلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ الدَّثَنَةِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ النَّجَّارِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ وَدِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ الْمُزَيْنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ كَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا زَيْدُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا زَاهِرُ بْنُ خَرَامٍ الْأَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ السَّيْرِ الْمُهْمَلَةِ
 وَلِسَيِّدِنَا سَالُو بْنُ مَعْقِلٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَالُو بْنُ عُمَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا السَّائِبُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سُبَيْعُ بْنُ قَبَسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَعْدُ بْنُ عَبَّادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خُوَلَيْدٍ مَوْلَى حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَلِيمِ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَلِيمِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَلِيمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَلِيمِ بْنِ عُكَّانٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ حَلْبِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سَلِيطِ بْنِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا لُقْمَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا سَمَاءُ بْنُ سَعْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانِ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا سَوَادُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا سَوَادُ بْنُ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا سُوَيْطُ بْنُ سَعْدِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا سَهْلُ بْنُ حُثَيْفِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا سَهْلُ بْنُ عَتِيكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا سَهْلُ بْنُ قَيْسِ الْأَنْصَارِيِّ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا سُهَيْلُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا سُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَخْبَابُ لُبْدِ بْنِ جَرْفِ الشَّيْبَانِيِّ الْمُحَمَّمِيَّةِ
وَلِسَيِّدِنَا ثَمَامُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا ثَجَاعُ بْنُ أَبِي وَهْبٍ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَخْبَابُ لُبْدِ بْنِ جَرْفِ الصَّادِ الْمُحَمَّمِيَّةِ

وَلِسَيِّدِنَا صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ الرَّوْمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ بْنِ عَمْرِو السَّكَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحُرُوفِ الصَّادِ الْمُعْجَمَةِ

وَلِسَيِّدِنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا الضَّحَّاكُ بْنُ حَارِثَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا خَمْرَةَ بْنُ عَمْرِو حَافِيٍّ لِلنَّوْطِيِّ مِنَ الْخَزَرَجِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحُرُوفِ الطَّاءِ وَالظَّاءِ

وَلِسَيِّدِنَا طَلَبُ بْنُ عَمْرِو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا الطُّفَيْلُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا الطُّفَيْلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ خُشَاءِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا ظَهْرُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحُرُوفِ اللَّيْنِ الْمُمَلَّةِ

وَلِسَيِّدِنَا عَاقِلُ بْنُ الْبُكَيرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا عَائِدُ بْنُ مَاعِصِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

الْعَزِيزِ

وَلِسَيِّدِنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَزِيزِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَامِرُ بْنُ قَهْبَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَامِرُ بْنُ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَامِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَامِرُ بْنُ أُمَيَّةَ النَّخَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَامِرُ بْنُ سَلَمَةَ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَامِرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَامِرُ بْنُ قَيْسٍ الْعَوْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَامِرُ بْنُ عَدِيٍّ الْجَلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبَادُ بْنُ عَمِيدٍ بْنِ النَّبَّهَانِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبَادُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبَادُ بْنُ بَشَرَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبَادُ بْنُ عَيْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَنْدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَمِيرِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَارِقِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطْعَرٍ الْجُهَنِيِّ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْسَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سِحْرَامِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ حَيْثَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَجَلَانِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحِجْدِ السَّامِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَجَّزٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ مَنَاوٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ صَخْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ خَالِدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُرْمَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْفَةَ الْخَزْرَجِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ حَقٍّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا عَبْدِ يَالِيلِ بْنِ نَاشِبٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَيْسَى بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عُثْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عُثْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عُثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عُثْبَانَ بْنِ الْبُتَّارِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَدِيَّ بْنِ الرَّبِيعِ حَلِيفِ بْنِ النَّجَّارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عُيَيْنَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عُيَيْنَةَ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عُيَيْنَةَ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عُيَيْنَةَ بْنِ أَبِي عُيَيْنَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَصْمَةَ بْنِ الْحَصِينِ بْنِ وَرَّةٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا عَصَةَ بْنِ الْأَشْعَمِ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا عَطِيَّةُ بْنُ نُؤَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَقْبَةُ بْنُ وَهَبِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَقْبَةُ بْنُ وَهَبِ بْنِ كُلَّةِ الْغَطَّانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَقْبَةُ بْنُ عَامِرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَقْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَقْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَكَشَةُ بْنُ حُصَيْنِ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرِ الْمُهَاجِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَمَّارَةُ بْنُ جَزْمِ الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَمْرُ بْنُ عَوْفٍ خَلِيفَ بَنِي عَامِرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَمْرُ بْنُ أَبِي الْأَنْصَارِيِّ الْيَمَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَمْرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْجَبَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَمْرُ بْنُ سُرَّاقَةَ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَمْرُ بْنُ أَبِي سُكْرَةَ الْقُرَشِيِّ الْفَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا عَمْرُ بْنُ مَعْبِدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا عِمْرُو بْنِ الْجَمُوحِ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا عِمْرُو بْنِ عَمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا عِمْرُو بْنِ مُعَاذِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ أَحْمَدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا عَبَادَةَ بْنِ حَمَّاسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا عَنُتْرَةَ حَلِيفِ بْنِ سَوَادٍ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا عَوْفِ بْنِ عَفْرَاءِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا عَوْيَبِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا عِيَّاضِ بْنِ زُهَيْرٍ الْقُرَشِيِّ الْقَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَصْحَابُ لَبْدٍ بِحَرْفِ الْغَيْنِ الْمُحْجَمَةِ
 وَبِسَيِّدِنَا غَنَامِ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَصْحَابُ لَبْدٍ بِحَرْفِ الْفَاءِ
 وَبِسَيِّدِنَا فَارَ وَثَةَ بْنِ عِمْرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا الْفَاكِهِ بْنِ إِسْرَافِيلَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْقَافِ

وَلِسَيِّدِنَا قُدَامَةُ بْنُ مَطْعُونٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ حُصَيْنٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا قُطَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الْكَافِ

وَلِسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ زَيْدٍ الْحِمْيَارِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ جُمَارٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ الْبَدْرِ بِحَرْفِ الِيسِيمِ

وَلِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ قُدَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ سَرَاخِمِ الْعَجَلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ عَمْرِو السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عُمَرَ وَالسَّلَامِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ أَبِي خُوَيْلٍ الْعَجَلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ الدُّخَيْثِمِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ مُبَيْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُؤَذَّرِ الْأَوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا الْحَدِيدِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَلِيفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا حُرْزِ بْنِ نَضْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا حُسَيْنِ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَرْجَانِ بْنِ عُمَرَ وَالسَّلَامِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَرْثَدَ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَرَارَةَ بْنِ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مِسْطَرِ بْنِ أَثَاثَةَ الْقُرَيْشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُودِ بْنِ عَبْدِ سَعْدِ بْنِ خَزِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُودِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُودِ بْنِ أَوْسٍ الْجَحَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُودِ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَسْعُودِ بْنِ سَرِيعَةَ الْقَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مُظَرِّمِ بْنِ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجُمُوحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ جَبَلِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مُعَوَّذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجُمُوحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مُعَوَّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ مَاعِصِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مُعَمَّرِ بْنِ الْحَارِثِ الْحُجِيِّ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا مَعْبُدِ بْنِ وَهَبِ الْعَبْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا مَعْبُدُ بْنُ قَبَسٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا مَعْبُدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا مُعْتَبُ بْنُ الْحُمَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا مُعْتَبُ بْنُ عُيَيْدٍ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا مُعْتَبُ بْنُ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا مُقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْكُنْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا مُبَيْلُ بْنُ وَبَرَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا الْمُتَذِّرُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا الْمُتَذِّرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا الْمُتَذِّرُ بْنُ قُدَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا مُعْقِلُ بْنُ الْمُتَذِّرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا مُهَجَّرُ بْنُ صَالِحٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

أَصْحَابُ بَيْتِ جُرْفِ النُّوْبِ

وَلِسَيِّدِنَا نَجَاتُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَلِسَيِّدِنَا نَضْرُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عُيَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَلِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَصْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَزَرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي خَزَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ سِنَانِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرِو النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا ثَوْفَلِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ لُبْدٍ بِحَرْفِ الْوَاوِ

وَلِسَيِّدِنَا وَدِيعَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا وَقْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُبَيْيِّ الْيَرْبُوعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا وَرَقَةَ بْنِ إِيَّاسِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ لُبْدٍ بِحَرْفِ الْهَاءِ

وَلِسَيِّدِنَا هَلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَلِسَيِّدِنَا هَلَالِ بْنِ الْمُعَلَّى الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصْحَابُ لُبْدٍ بِحَرْفِ الْيَاءِ الثَّانِيَةِ

وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ رُقَيْشٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَصْحَابُ الْكُتُبِ

وَبِسَيِّدِنَا أَبِي حُدَيْفَةَ بْنِ عَيْنَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي لُبَابَةَ رِفَاعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي طَلْحَةَ زَيْدِ بْنِ سَهْلِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي عَيْسَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَدْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا ابْنُ جَانَةَ سَهْمٍ بْنِ خَرْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي عَقِيلٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَدُوَّ الْأَوْثَانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي سَلِيطٍ أُسَيْبَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا ابْنُ مَخْشَنٍّ سُوَيْدِ بْنِ مَخْشَنٍّ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا ابْنُ أَبِي أُوبَى الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْحَكَمِ مَوْلَى آلِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي خَالِدٍ حَارِثِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي كَبْشَةَ سَلِيمِ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي خُرَيْمَةَ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي مُلَيْلٍ الضَّبْعِيِّ بْنِ الْأَزْعَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْمُنْذِرِ رِزِيدِ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي مُكَلَّمٍ مَارِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْأَعْوَرِ كَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجُرَّاحِ الْفَهْرِيِّ الْقُرَشِيِّ أَمِينَ الْأُمَّةِ
ذِي الْوَفَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَقْبَةَ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي فُضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي بَرْدَةَ هَانِي بْنِ نُبَيْلِ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا أَبِي سِنَانِ بْنِ مُحْصِنِ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَبِسَيِّدِنَا أَبِي دَاوُدَ الْأَنْصَارِيِّ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي سُلَيْمَةَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي سَبْرَةَ الْقُرَشِيِّ لُغَامِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي شَيْخٍ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي ضَبَّاحٍ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْحَارِثِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْحَبَّةِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْهَيْثَمِ مَالِكِ بْنِ لَيْثٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْيُسْرِكَيْبِ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي زَيْدٍ الْقَارِيِّ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي مُرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَبِسَيِّدِنَا أَبِي شَرَّاهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ

نہیں کوئی عبور سوائے اللہ برادر بخش کر نیا لے کے پاک ہے اللہ پروردگار عرض

نہار حاجت
چن ہی دوا
مادی ہو کر
کوئی حاجت ہو
یہی حاجت ہو
کے حاجت ہو
پیشہ ہو کر
اور جو کچھ
کی حاجت ہو
پیشہ ہو کر
نہار حاجت
چن ہی دوا
مادی ہو کر
کوئی حاجت ہو
یہی حاجت ہو
کے حاجت ہو
پیشہ ہو کر
اور جو کچھ
کی حاجت ہو
پیشہ ہو کر

الْعَظِيمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِمَ

بڑے کا سب تو یوں اندک دیا سٹھے ہے جو مرد و گارہے تمام جہان کا یمن لگتا ہوں تجھ فریدی تیری رحمت کے اور وسیلے

مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ

تیری بخشش کے اور بچنا ہر ایک گناہ سے اور حاصل کرنا ہر ایک نیکی سے اور محفوظ رہنا

مِنْ كُلِّ اٰمَةٍ لَاتَدْعُوْا ذَنْبًا اِلَّا اَغْفَرْتَهُ وَلَا اٰمَةً اِلَّا اَفْرَجْتَهُ وَلَا

ہر گناہ سے رست چھوڑ تو میرا کوئی گناہ مگر بخشتے اوسکو اور نہ کوئی رنج مگر دور کر اوسکو اور نہ

كُرْبًا لِّلْأَنْفُسِ، وَلَا دِينًا لِّلْأَقْصِيَّةِ، وَلَا حَاجَةً لِّكَ رِضًا

کوئی تکلیف مگر کمزور ہو اور نہ کوئی قرض مگر ادا کر دے اور نہ کوئی حاجت مگر تیری مرضی ہو

الْأَقْصَى يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

مگر رہا اگر اب کم اسے بڑے رحم کرنے والے محمد کریم اللہ بن کے اور رحمت کاملہ تارا کرے اللہ تعالیٰ

عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

اور بہترین خلق اپنے محمدؐ اور ان کے آلؑ اور اصحابؑ سے

برائے دفعہ ہم و خزن

اللَّهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِي

یا اللہ بیشک میں تیرا بندہ ہوں اور بیٹا تیرے بندے اور تیری لونڈی کا تقدیر سیری

بِيَدِكَ مَا ضِىَ فِي سَحْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ

تیرے ہاتھ میں ہے نافذ و جاری ہر مہم میں حکم تیرا ہے انصاف میرے حق میں تیرا ہی حکم ہے میں تجھ سے مانگتا ہوں ہر

اِسْمِ هُوَ لَكَ سَمَّيْتُ بِهِ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ اَوْ

نام کے جو تیرے جو تو نے خود اپنا وہ نام رکھا ہے یا جو نام تو نے اوہ تارای اپنی کتاب قرآن میں یا

عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اسْتَاثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ

جو نام سکھایا تو نے کسی کو اپنی مخلوق میں سے یا جو نام مقبول کیا تو نے علم غیب میں

عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ رِبْعَ قَلْبِي

اپنے نزدیک یہ کہ کر تو قرآن بڑے کو تسکین دل میرے کی

وَنُورَ بَصَرِي وَجِلَاءَ حُرْنِي وَذَهَابَ هَمِّي هـ

اور چمک بیانی میری کی اور دور نہناغم میرے کا اور جاتا رہنا غم و فکر میرے کا

اَوْ عِيَّةِ اَوَا سَ قَرْض

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ

یا اللہ کفایت کر مجھ کو اپنے حلال سے بچا کر حرام اپنے سے اور بے پروا کر مجھ کو

بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ هـ

بوجہ اپنے فضل کے غمیرا اپنے سے

بعد نماز عورت
بارائیل از سر
درد پیدا کرے
اواسے دین کی
جویر ہا

دیکھ

اللَّهُمَّ فَارِجِ أَلْهَمِ كَاشِفِ الْغَمِّ مُجِيبِ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ

اے اللہ دو کر نیوالے رنج کے کوٹنے والے غم کے قبول کرنے والے دعا مضطربوں کے

رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَرَحِيمَهَا أَنْتَ تَرْحِمُنِي فَأَرْحَمْنِي رَحْمَةً تَغْنِيْنِي

مہربان دنیا کے رحم کر نیوالے اسکے تو ہی رحم کیگا مجھ پر پس رحم کر مجھ پر ایسا رحم کہ بے پروا کر دے

بِهَاعَنْ رَحْمَةً مِنْ سِوَاكَ اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمَلِكُ تُؤْتِي الْمَلِكَ

بوج اپنی رحمت کے رحم ماسوا اپنے سے یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہے تو ملک

مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مِنْ تَشَاءُ وَتُعْزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ

جسکو چاہتا ہے تو اوچھین لیتا ہے تو ملک جسے چاہتا ہے تو اور عزت دیتا ہے تو جسکو چاہتا ہے اور ذلت دیتا ہے تو

مَنْ تَشَاءُ يَبِيدُكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

جسکو چاہتا ہے تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے

رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تُعْطِيْ مَا مِنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِي

مہربان دنیا اور آخرت کے دیتا ہے تو دنیا اور آخرت جسکو چاہتا ہے تو رحم کر مجھ پر

رَحْمَةً تَغْنِيْنِي بِهَاعَنْ رَحْمَةً مِنْ سِوَاكَ

ایسی رحمت جو بے پروا کر دے مہربانی ماسوا تیرے سے

دعا شفاے مرض

برائے دفع تب

بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْوَقٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

ساتھ نام اسد کے پناہ لگتا ہوں اللہ بڑے کے برائی ہر رنگ کو دے والی سے اور برائی گرمی دوزخ سے

برائے دیگر امراض مریض کے سر پر ہاتھ پیر کر پڑے

اللَّهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشفِهِ وَاَنْتَ

یا اللہ دور کر شدت مرض کو اسے پروردگار آدمیوں کے شفا دے او کو اور تو ہی ہے

الشَّيْءُ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقْمًا

شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی شفا جو نہ چھوڑے بیمار می کو

دیگر

بِسْمِ اللَّهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ

ساتھ نام اسد کے عمل پڑتا ہوں تجھ پر ہر شر سے جو ایذا دے تجھ کو اور برائی

كُلِّ شَيْءٍ اَوْعَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

ہر شر سے یا نظر بد حاسد سے اس شفا دے تجھ کو ساتھ نام اسد کے عمل پڑتا ہوں تجھ پر

دعا وسوقت کی جب خون کسی حاکم یا ظالم کا ہو

یہ دعا کثرت دعا ہے
میں اس دعا میں بھی لکھا ہے
حضرت عاتقہ زہرا کے یہ ہے
میں اس دعا میں بھی لکھا ہے
نہی اور ابن عباس نے بھی لکھا ہے
میں اس دعا میں بھی لکھا ہے

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَ

اللہ بڑا ہے اللہ بڑا غالب ہے اپنی تمام خلق سے اللہ بڑا غالب ہے جس چیز سے میں ڈرتا ہوں

أَحْذَرُ أَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُسْكُ السَّمَاءِ

تزد کرتا ہوں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود سوا اوس کے روکنے والا آسمان کا ہے

أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَ

اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر اوس کے حکم سے شر بندہ تیرے فلا نے اور

جُنُودِهِ وَاتِّبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ اللَّهُمَّ كُنْ لِي

اوس کے لشکر اور اوس کے تابع داروں اور گروہوں قسم جن اور آدمی سے یا اللہ ہو تو میرا

جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ جَلِّ شَنَاءُكَ وَعَزِّ جَارِكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ۝ تین مرتبہ

مجاہدان شراؤں کے سے بزرگ ہے شائری اور غالب ہے پناہ تیری انہیں کوئی معبود سوا تیرے۔

واسطے ترقی ہر قسم کے

اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَآكِرْمَنَا وَلَا تُهِنَّا وَاعْظِمْنَا وَلَا تَحْزِمْنَا

یا اللہ زیادہ کر ہم کو اور مت کم کر ہم کو اور معزز کر ہم کو اور مت ذلیل کر ہم کو اور عظماء ہم کو اور مت محدود کر ہم کو

وَإِثْرَنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا

اور قبول کر ہم کو اور مت متاثر کر ہم کو اور راضی کر ہم کو اپنے سے اور راضی ہو ہم سے

یہ دعا جس شخص کو چاہے
یہ دعا روزانہ
عامی قرآن مجید
میں چاہے اور جناب
مولانا غافل رحمہ
صاحب دامن رحمہ
نے مجھ کو دیا ہے
پڑھنے کے ارشاد
فرمائی ہے

استغاثہ مشہور جو امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ
عمنہ کی طرف منسوب ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا مَنْ يُبْرِئُ مَا فِي الضَّمِيرِ وَيُكْمِعُ

اے وہ کہہ دیکھتا ہے جو چھپکے دل میں ہوا رستہ ہے

يَا مَنْ يُرْجَى لِلشَّدَادَةِ كُلِّهَا

اے وہ کہ جس سے امید کی جاوے واسطے منع تمام خفیوں کے

يَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِهِ فِي قَوْلِ كُنْ

اے وہ کہ خزانے اس کے رزق کے ایک لفظ کن میں ہیں

مَا لِي سِوَى فَقْرِي إِلَيْكَ وَسِيلَةٌ

نہیں مجھ کو سوا اپنی محتاجی کے میری طرف در کوئی وسیلہ

مَا لِي سِوَى قُرْعِي لِبَابِكَ حِمْلَةٌ

نہیں مجھ کو سوا تیرے دروازے کے کھانے کے کوئی حید

وَمَنْ أَلْزَمَنِي ادْعُوا وَاهْتَفِ بِاسْمِ

اور کون ہے جس کو کچا روئے اور چوں و کنا نام

أَنْتَ الْمَعْدُّ لِكُلِّ مَا يُتَوَقَّعُ

تو ہی امید گاہ ہے ہر اوس امر کے واسطے جس کی امید کی جاوے

يَا مَنْ إِلَيْكَ الْمُشْكَلُ وَالْمُفْرَعُ

اے وہ جس کی طرف ہے بیان مصیبت اور زاری

أَمِنْ فَإِنَّ الْحَجَرَ عِنْدَكَ أَجْمَعُ

احسان کر پس تحقیق نیکی تیری تیرے پاس بہت ہے

فِي الْإِفْتِقَارِ إِلَيْكَ فَقْرِي أَدْفَعُ

پس جو تیری طرف اپنی محتاجی ظاہر کر نیکی اپنا فقر دور کر دے گا

فَلَمَّا طُرِدْتُ فَأَيُّ بَابٍ أَقْرَعُ

پس اگر دھکا دیا گیا پہر کون دروازہ کھکاؤں

إِنْ كَانَ فَضْلُكَ عَنْ فَقِيرِكَ يَمْنَعُ

اگر تیرا فضل تیرے فقیر سے روک دے گا تو

حَاشَا لِحُجْرِكَ أَنْ تَقْطَعَ عَاصِيَا

بمید و تیزی بزرگی سے یہ کہ مجرم کو گنہگار کو

بِالذِّلِّ قَدْ وَاقَعْتُ بِأَبْكَ عَالِمًا

نہیں ہو کر تحقیق کٹر امون کی دروازے پر رہا تھا ہوں

وَجَعَلْتُ مُعْتَدِي عَلَيْكَ تَوَكُّلًا

اور کرتا ہوں اپنا اور میرے پیغمبر پر توکل کرنا

فِيحَقِّ مَنْ أَحْبَبْتَهُ وَبَعَثْتَهُ

پس حق اس کے جسکو تو بھیجتا ہے اور جسکو تو بھوت کیا

اجْعَلْ لَنَا مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا

کردے ہمارا ہر تنگ سے نکاس

ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْإِلَهِ

پھر درود نبی کریم اور او کی آل پر

الْخَيْرِ أَجْرًا وَالْمَوَاهِبُ أَوْسَعُ

تیری نیکی نجات پر تر ہے اور بخششیں نہایت وسیع ہیں

إِنَّ التَّوَكُّلَ عِنْدَ بَابِكَ أَنْفَعُ

بیگانگی کے ساتھ تیرے دروازے پر تکیا بہت نفع دے

وَبَسَطْتُ كَفِّي سَائِلًا أَنْ تَضَرَّعَ

اور پھیلاتا ہوں اپنا دست سوال درازی کرتا ہوں

وَأَجَبْتَ دَعْوَةَ مَنْ يَسْتَشْفِعُ

اور قبول کرتا ہوں دعا اس شخص کی جو اپنا توشیح لاتا ہے

وَالطُّفْ بِنَا يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمَرْجِعُ

مہربانی کر ہم پر اے وہ کہ جس کی طرف ہم لوٹنا

خَيْرُ الْخَلَائِقِ شَافِعٌ وَمُسْتَقْعُ

بہترین مخلوق کے ہیں شفاعت کرنے والے و مقبل

تمام شد

تقریظ من تصنیف مہر پر علوم صوری و معنوی ملک الشعراء
 شیرین گفتار عالی خاندان و الاتبار رشک انوری و طالب
 ارشد تلامذہ حضرت غالب جناب الانامولوی غلام سہیل احمد صاحب
 المختص پسرل محمدی حنفی نقشبندی مجیدی منطری بریلوی
 ربہ القوی

سرور سینہ و جان برادر	سی قدس و بستان برادر
دینا افتخار خاندان شد	رئیس قوم و فخر کجھان شد
نگویم نازش ہندوستان ست	بعلم و فضل بخیاں جهان ست
بجگتی مسند آراءے حکومت	بعقبی ناب سرخیل است
مورخ خوش بیان راوی اخبار	سراپا محسن اخبار و آثار
محیط موج زن در سلم منقول	نہنگ ترم موج معقول
امین و حامی دین محمد	فداے دین و آئین محمد
ز علم دین لبالب سینہ او	ہمین نقد و ہمین گنجینہ او
کلاش سحر و خود جاد و زبا	غلط گفتم غلط معجزی نے
نوشہ در سیر دلکش کتابے	نمودہ از کتب انتخابے

زککاف و نشان چون ملک گوهر
 سلسل ہجوز لعل ماہر و یان
 بیاض روئے حوران سمن بو
 تعالی شانہ آن نور دیدہ
 نگویم ہست این ام الکتابے
 ید بیضا اگر بن السطور ست
 بیاضش قبلہ گاہ مہر تابان
 بیاضش سجدہ گاہ ماہ انور
 بیاضش مطلع انوار حیر
 بیاضش روز روشن غیرت بدر
 بیاضش نور ایمان جلو طور
 بیاضش سینہ پر نور ابرار
 بیاض اوضیائے شمع کا نور
 بیاضش لمعہ مصباح بے دود
 بیاض او جبین نہ جبینان

رستم و حال اصحاب پیہر
 نوشتہ از مداد مشک افشان
 گرفتہ دام بہر کا غذا و
 رگ جانم پے سطر کشیدہ
 مگر گویم کتابے لاجوابے
 سواد سطر او کیوئے حور ست
 سوادش جسد نے زلف پریشان
 سوادش خال خوابان سمن بر
 سواد او سواد سنگ اسود
 سوادش شب لبیکن لیدۃ القدر
 سوادش توتیا ی مدین حور
 سوادش نافہ آہوئے تاتار
 سواد او سوادے دل حور
 سواد او نگاہ سرہ آلود
 سوادش قرۃ العین حسینان

بیاض او بیاض گردن حور بیاض اختر و ننه اختر من بیاضش موج نور و سک گوهر سواد خط او خط پر یزاد ستودم لیک و صفش حسب و نخوان بحمد الله برادر زان ما عجب بود چنان برخود بالم چه سازم شکر این انعام حمید خداوند اکر یساکار سازا عزیزم را منی گویم که آن ده	سواد او سواد سر به طور سوادش نقطه ننه زو فتر من تقالی شانہ الله اکبر برائے طائر دل دام صیاد نیامد است در تحریر بابت ندارد در جهان امروز ہمتا نگم در زمین و آسمان ہم کہ پیدا شدہ سین فخر ابجد حیم و مہربان عاجز نوازا شوم تیر بان تو آن دہ کہ کن بہ
تمایخ تالیف کتاب	
کر و تالیف کتاب مرغوب والہ سید و آل و محاب سال تاریخ ز دل پسیدم	ولہ طالب خالق و مطلوب جهان عاشق صادق و محبوب جهان گفت بے ساختہ مرغوب جهان

تاریخ آغاز طبع کتاب

وله

چو شد این نسخه دچسب مطبوع
 سن آغاز به وقت برآید
 نهاد انگشت فوراً بر ردیفه
 بگوای هم نشین تاریخ محمود
 شود آسان چنین تاریخ محمود
 بگما هست این تاریخ محمود

تاریخ اتمام طبع کتاب

وله

چو خوش گفتمی دلا تاریخ محمود
 نگو گفتمی نکوتر باز خواهم
 چو حرف دل نشین بر صفو دل
 کند تسخیر جان نکته سخنان
 بگوید نکته چین احسن به قصد
 نگوید تا قیامت بازین کس
 سن اتمام زمان بکعبه برآید
 روان شد بزفاک فکر فکاک سیر
 بگو خوشتر ازین تاریخ دچسب
 کلام دل نشین تاریخ دچسب
 شود نقش نگین تاریخ دچسب
 چو رود به مهین تاریخ دچسب
 شود سحر آفرین تاریخ دچسب
 بجز روح الامین تاریخ دچسب
 بود ایدل چنین تاریخ دچسب
 که آرد بر زمین تاریخ دچسب

بگھٹا از کسین تاریخ دچسپ ۱۳۱۰ھ	سروش غیب بس بے محابا
خاتمہ کتاب تطاب موسوم بذکر احوال اصحاب البر از کریم الدین حسن صاحب ملازم عدالت جمعی اگر ہ	
سجود میٹوں کردن درو و میٹوان گفتن	ترلاف حمد و نعت اعلیٰ است بر خاک و خشتن
بعد اسکے دستہ اراں اصحاب بول مقبول کو تو نیکو رہ روزان بابا قبول کو شرف سعادت بجا و شکر نیکو بشارت سے منتظر و نیکو اشارت کہ ان ایام میں نہایت انجام میں یہ کتاب نظر بخشش میں وہ اولوالباب بنی صلوات ایمانی پر آریہ نلاق روحانی شایان منزلت و قابل قدر موسوم بہ اہم تاریخ ذکر احوال اصحاب البر تالیف الطیف حضرت سرایانہ و برکت فارس میا دین اصناف فنون عارج معارج علوم و قلموں عزت افزائی بزرگی بزرگی بخشش متراکی بلجا آقاصی وادانی قبلہ آمل ایمانی ستر اور محمد و مناقب سیدی و مولائی مولوی محمد فدا حسین صاحب نصف دلم است ظلمہ العالی الی مملایام اللیالی مطیع فیض اعجاز محمدی آگہین طبع ہو کر طبع طبع اہل دین مقبول خاطر ارباب صدق و یقین ہوئی ششغز	
آخر آپس پردہ وقت دیر پدید	منا محمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست
تسحان اندیہ کتاب ہر جسکی شوق میں دل بیتاب ہر صاحب بدر کا تجوہ الحال ہر تالش اسکی بالا تر خیال ہر فی الواقع نیامہ لائق دید و قابل شنید ہر حق تویہ ہر کہ سامع کانوروز باصرہ کی محبت خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے اسکے پڑھنے سننے والو کو بسودی داریں کرامت فرمائے و ہر	

عالمی قدر کو مدارج علیہ الدین پہنچائے بجز تر النون الصاویہ عازمین از جملہ جہان آمین باد

قطعة تاریخ سنہ

یہ رسالہ سہ دید کے متابل	شکستین اس میں کچھ کلام نہیں
جماعہ اصحاب بدر کا احوال	ہو گیا اس سے صاف نہیں نشین
خالق انس و جان مؤلف کو	دسے جزائے جمیل و اجر جہین
مصرع سال طبع ہے یہ کرتیم	ذکر اصحاب بدر زبیرہ دین

قطعة تاریخ آغاز طبع تاریخ فکر جناب اشعار تعلیم انصار میں ۱۳۱۰ھ میں طبع

نسخہ در وصف اصحاب کبار	کرد چون تالیف والا منزلت
از پے تاریخ صدق نکتہ سنج	ہاں بگو شمع رواق منقبت

ولہ

بہترین مجموعہ صدق وصفنا	منظر از کار اصحاب عنزنا
صدق نکتہ سنج تاریخش بگو	بس بین گلبستہ طاقش

قطعة تاریخ منشی عبدالعزیز صاحب متخلص بن ضیا ساکن قصبہ مارہرہ

مولوی و منصف و بحر علوم	کرد تالیف کتابے مہر و
ماہ سالش ز آسمان گرفت	طبع گشتہ قصہ اصحاب بدر

جب ہونی مطبوع یونٹن کتاب تہا رجال الغیب سے امداد جو دیکھتا کیا ہوں کہ با شان و شکوہ اے ضیا کدے زروے انبساط	منکر تاریخ کی مجسکو ہونی بیخودی سی گونہ مجھ پر چھا گئی کہ رہا ہوا ایک مرد اجنبی ذکر اصحاب کبار احمدی
قطعہ تاریخ طبع کتاب زمولوی سید محمد جمیل احمد صاحب جمیل مودودی نقوی سہسوانی ملازم ریاست بھوپال	
ہونی مطبوع بیٹال کتاب لکھو تاریخ طبع اسکی جمیل	سچ ہے ثابان صفت قدیریہ چیدہ حال عنزاقہ بدریریہ
قطعہ تاریخ نبی وادخان صاحب تخلص بفتنا ساکر قصیدہ بارہ شریف فدا حسین کو کیا علم حق نے بخشا ہے لکھی بحال صحابہ جو اک کتاب جدید بنور و غرض فنا نے پے سن جبری	
قطعہ تاریخ طبع از سید نقوی میر ہون حسین صاحب صفی امرہ می کام وضع احوال بدیر ایشا آرختہ من نورم متعجباً کلمعہ کالشمس الضحی فیضانہ ایضی بدرا طبعہ لمعانہ	

صحت نامہ کتاب ذکر باحوال صحابہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۵	۱۲	۱۱	۷	۱۵	۱۲	۱۱
۱۱	۱۲	۱۵	۱۰	۱۱	۱۲	۱۵	۱۰
۱۲	۳۶	۱۰	۳۶	۱۲	۳۶	۱۰	۳۶
۳۶	۱۲	۱۲	۱۲	۳۶	۱۲	۱۲	۱۲
۳۹	۳۹	۱۲	۳۹	۳۹	۳۹	۱۲	۳۹
۴۲	۴۲	۳	۴۲	۴۲	۴۲	۳	۴۲
۵۱	۵۱	۳	۵۱	۵۱	۵۱	۳	۵۱
۵۳	۵۳	۱۱	۵۳	۵۳	۵۳	۱۱	۵۳
۱۵	۱۵	۷	۱۵	۱۵	۱۵	۷	۱۵
۱۶	۱۶	۸	۱۶	۱۶	۱۶	۸	۱۶
۱۸	۱۸	۱۵	۱۸	۱۸	۱۸	۱۵	۱۸
۲۰	۲۰	۵	۲۰	۲۰	۲۰	۵	۲۰
۲۳	۲۳	۱۲	۲۳	۲۳	۲۳	۱۲	۲۳
۲۳	۲۳	۸	۲۳	۲۳	۲۳	۸	۲۳
۴۰	۴۰	۱۴	۴۰	۴۰	۴۰	۱۴	۴۰
۴۰	۴۰	۱۵	۴۰	۴۰	۴۰	۱۵	۴۰
۴۲	۴۲	۱۲	۴۲	۴۲	۴۲	۱۲	۴۲
۴۲	۴۲	۳	۴۲	۴۲	۴۲	۳	۴۲
۴۴	۴۴	۵	۴۴	۴۴	۴۴	۵	۴۴

ثعلبۃ بن حاطب ثعلبۃ بن حاطب

قادر قادس

امام حسین امام حسین

اس میں ابو عبیدہ انیسوی ابو عبیدہ

صفحہ سطر	غلط	صحیح	صفحہ سطر	غلط	صحیح	صفحہ سطر
۱۰۳	۹	ربیع	۱۳۰	۱۱	کھاؤ	صحیح
۱۰۶	۱۲	عرفجہ	۱۳۱	۲	سلامۃ	سلامۃ
۱۰۹	۳	مضجع	۱۳۲	۱	شوال	رضان
۱۱۰	۴	غابریہ	۱۳۳	۵	غزبہ	الانصاری
۱۱۱	۸	بن الکبیر	۱۳۴	۴	بہتیا ہوں	بہتیا ہوں
۱۱۶	۱۲	ربیع	۱۳۵	۲	کے ساتھ شریک	کے شریک
۱۱۷	۴	عجبدۃ	۱۳۶	۱۳	امیہ	امیہ
۱۱۸	۱۲	ثعلبہ	۱۳۷	۶	حارثہ	حارثہ
۱۱۹	۱	حارثہ	۱۳۸	۸	حلیف	حلیف
۱۲۱	۱۲	حضرت واقعہ صفر	۱۳۹	۹	طلوہ الفیاض	طلوہ الفیاض
۱۲۲	۱۲	نام زید بن زید	۱۴۰	۱۲	ربیعہ	ربیعہ
۱۲۳	۶	عثمان	۱۴۱	۲	فہرۃ	فہرۃ
۱۲۴	۶	خولۃ	۱۴۲	۹	عیشہ	عیشہ
۱۲۵	۸	خیمۃ	۱۴۳	۱۲	ثعلبہ	ثعلبہ
۱۲۶	۳	عبادۃ	۱۴۴	۱۳	رواحۃ	رواحۃ
۱۲۷	۴	سۃ	۱۴۵	۸	البحی	البحی
۱۲۸	۴	عثمان	۱۴۶	۱۳	خیمۃ	خیمۃ
۱۲۹	۴	بلتۃ	۱۴۷	۱۰	سلمۃ	سلمۃ
			۱۴۸	۱۱	فخرۃ	فخرۃ
			۱۴۹	۲	عرفطۃ	عرفطۃ
			۱۵۰	۱۱	مخرج	مخرج
			۱۵۱	۲	دھنجر	دھنجر
			۱۵۲	۲	دھنجر	دھنجر
			۱۵۳	۲	دھنجر	دھنجر
			۱۵۴	۲	دھنجر	دھنجر
			۱۵۵	۲	دھنجر	دھنجر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۵	۸	غزوان	غزوان	۱۶۶	۳	ربیعۃ	ربیعۃ
۱۵۷	۱	حلیف	حلیف	۱۶۷	۶	حضرت نے	عقرب علیہ السلام
۱۵۸	۱۰	وبرق	وبرق	۱۶۹	۱۰	طاغون	طاغون
۱۵۹	۱۵	نوبرۃ	نوبرۃ	۱۷۱	۸	عبادۃ	عبادۃ
۱۶۰	۲	ربیعۃ	ربیعۃ	۱۷۳	۱	وبرق	وبرق
۱۶۱	۴	کلۃ	کلۃ	۱۷۵	۱۱	قدامۃ	قدامۃ
۱۶۲	۱۴	ربیعۃ	ربیعۃ	۱۷۷	۱۱	ثعلبۃ	ثعلبۃ
۱۶۳	۱	عثمان	عثمان	۱۷۹	۴	خزَمۃ	خزَمۃ
۱۶۴	۱	حلیف	حلیف	۱۸۱	۱	امیۃ	امیۃ
۱۶۵	۹	ثعلبۃ	ثعلبۃ	۱۸۳	۱۰	الْمُنْذِرِ	الْمُنْذِرِ
۱۶۶	۱۱	سراقۃ	سراقۃ	۱۸۵	۸	عتبۃ	عتبۃ
۱۶۷	۹	عنما	عنما	۱۸۷	۱۳	رفاعۃ	رفاعۃ
۱۶۸	۱۴	ثعلبۃ	ثعلبۃ	۱۸۹	۶	عبدالرحمن بن	عبدالرحمن بن
۱۶۹	۱۵	عنترۃ	عنترۃ	۱۹۱	۶	الاوثان بن	الاوثان بن
۱۷۰	۵	ساعۃ	ساعۃ	۱۹۳	۱۰	بن	بن
۱۷۱	۵	صنعة	صنعة	۱۹۵	۱۳	بن	بن
۱۷۲	۵	قدامۃ	قدامۃ	۱۹۷	۱۲	حارث بن	حارث بن
۱۷۳	۱۲	امیۃ	امیۃ	۱۹۹	۹	ابوسیرۃ	ابوسیرۃ
۱۷۴	۵	نمیلۃ	نمیلۃ	۲۰۱	۱۵	ربیع	ربیع
۱۷۵	۱۰	الانصار	الانصار	۲۰۳	۱	الغزنی	الغزنی
۱۷۶	۱۲	مسلة	مسلة	۲۰۵	۳	ابی حولی	ابی حولی
۱۷۷	۲	واليعفوا واليصفوا	وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفُوا				
۱۷۸	۱	خلدۃ	خلدۃ				

